قرآن پاک رسول ﷺ کی آواز ہے۔۔

اس کتاب کے دو حصے ہیں۔

حصہ اول

قرآن پاک رسول ﷺ کی آواز ہے۔اس کا جواب اور تفصیل قرآن پاک سے۔

حصہ دوم

رسول ﷺ غیب کا علم لائے۔یعنی قرآن پاک لائے۔مختصر جائزہ۔

حصہ اول

قرآن پاک رسول ﷺ کی آواز ہے۔اس کا جواب اور تفصیل قرآن پاک سے۔

تمہید

خواتین وحضرات

جب کوئی مرجاتا ہے تو لوگ کہتے ہیں۔کہ ہاتھ اُٹھاؤ کہ مرنے والے لے لیے فاتحہ پڑھ لیں۔ابھی میں آپ کے سامنے سورہ فاتحہ کا ترجمہ پیش کرتی ہوں۔مجھے صرف یہ بتائیں۔کہ سورہ فاتحہ کا مرنے والے کے ساتھ کیا تعلق ہے۔کیا کام ہے۔اس میں تو زندہ انسان کے ہدایت کی بات ہورہی ہے۔مرنے والے کا ہدایت اور گمراہی سے کیا کام۔وہ ہدایت والا تھا یا گمراہ تھا۔وہ تو اپنے انجام کو پہنچ گیا۔اب تو بس حساب کتاب ہونا ہے۔

اب تو صرف اس کے لیے دعا ہی کی جاسکتی ہے۔ساری زندگی قرآن پاک سے اندھوں اور بہروں والا رویہ رکھنے کے بعد جب وہ مرجاتا ہے۔پھر اندھوں بہروں کی طرح اُس کی ہدایت کے لیے دعا مانگی جاتی ہے۔یہ سب کیا ہے۔

سورہ فاتحہ پارہ 1

پناہ مانگتی ہوں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے۔شروع اللہ تعالیٰ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔

1۔ سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے

2۔ جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔

3۔ دین کے دن کا مالک ہے۔

4۔ ہم تیری بندگی یعنی غلامی کرتے ہیں اور تجھ سے مدد مانگتے ہیں۔

5۔ہمیں سیدھے راستے کی ہدایت دے۔

6۔اُن لوگوں کے راستے کی جن پر تونے اپنا انعام کیا۔جن پر تیرا غضب نہیں ہوا اور جو گمراہ نہیں تھے۔آمین

خواتین وحضرات

ان آیات میں صرف وہ عنوان ہیں۔جن پر تمام قرآن پاک مشتمل ہے۔یہ سوالات ہیں اور قرآن پاک میں ان سب کے جوابات ہیں۔
سورہ فاتحہ میں جو موضوعات ہیں۔یہ تمام قرآن پاک کا خلاصہ ہیں۔اس میں انسان کو سب سے بہترین دعا ہدایت کے بارے میں سکھائی گئی ہے۔

خواتین وحضرات

ان آیات کا تعلق آپ مرے ہوئے انسان سے کس طرح جوڑتے ہیں۔یعنی یہ میسج کس طرح بھیج رہے ہیں۔۔اور ہدایت کے اس میسج کا اُس نسان کے ساتھ کیا تعلق ہے۔وہ کس طرح ہدایت حاصل کرسکتا ہے۔

خواتین وحضرات

جب آپ قرآن پاک کو سمجھیں گے۔تو آپ دیکھیں گے۔کہ قرآن پاک میں تین قسم کے بیان ہیں۔ایک اللہ تعالیٰ کے خطاب ہیں۔جو وہ ڈائریکٹ انسان کے ساتھ کرتا ہے۔یعنی حکم دیتا ہے۔دوسرے رسول ﷺ کے خطاب ہیں۔جو قیامت تک آنے والے لوگوں کے نام ہیں۔ان میں رسول ﷺ قیامت تک آنے والے لوگوں تک اللہ تعالیٰ کے پیغام پہنچاتے ہیں۔اس کو قرآن پاک میں اس طرح بیان کیا جاتا ہے۔کہہ دو۔یعنی آپ ﷺ کہہ دو۔ان خطاب میں رسول ﷺ اللہ تعالیٰ کا پیغام یا حکم لوگوں تک پہنچاتے ہیں۔تیسرے قسم کے خطاب اللہ تعالیٰ رسول ﷺ اور دوسرے رسولوں سے کرتے ہیں۔ان کا مقصد قیامت تک آنے والے لوگوں کو رسولوں اور ان کے واقعات کے بارے میں بتانا ہوتا ہے۔یا ان کے دین کے بارے میں بتانا ہوتا ہے۔یا ان کی تبلیغ کے بارے میں بتانا ہوتا ہے۔
قرآن پاک کو اللہ تعالیٰ نے رسول ﷺ کا کلام کہا ہے۔قرآن پاک کو اللہ تعالیٰ نے رسول ﷺ کی آواز کہا ہے۔قرآن پاک کے بارے میں اللہ تعالیٰ رسول ﷺ سے کہتے ہیں۔خبردار کردو۔خوشخبری سنادو۔یا ڈرادو۔یا اس طرح کہتے ہیں۔پڑھ کر سنادو۔یا اس طرح کہتے ہیں۔کہ آپ کا کام پیغام پہنچا دینا ہے۔یا اس طرح کہتے ہیں۔کہ آپ اللہ تعالیٰ کی طرف بلانے والے ہیں۔قرآن پاک میں اسطرح کی آیات بھی ہیں۔کہ وہ آپ ﷺ کو دیکھتے ہیں۔مگر وہ آپ کو نہیں دیکھتے۔یہ آپ ﷺ کے دور میں جو لوگ آپ کے پاس ہوں گے۔اُن میں سے بھی کسی کے لیے یہ بات کہی گئی ہوگی۔مگر اب قیامت تک یہ آیات اُن لوگوں کے بارے میں ہیں۔جو بظاہر تو قرآن پاک کھول کر بیٹھے ہوتے ہیں۔مگر وہ بغیر سمجھے پڑھتے ہیں۔یا اپنے نام نہاد مفسروں کو پڑھتے ہیں۔ہمیں یاد رکھنا چاہیے کہ رسول ﷺ ہمارے پاس قرآن پاک لائے ہیں۔

خواتین وحضرات

میں تمام آیات کا احاطہ تو نہیں کر رہی۔البتہ ضروری آیات پیش کر رہی ہوں۔البتہ اصل چیز قرآن پاک آپ کے پاس ہے۔اس میں غور کریں۔تو آپ کو اس طرح کی آیات ہی نظر آئیں گی۔مثلاً چاروں قل اس طرح شروع ہوتے ہیں۔قل یعنی آپ ﷺ کہہ دو۔اگر ہم قرآن پاک کو غور سے سنیں گے۔تو ہم رسول ﷺ کی آواز کو غور سے سنیں گے۔ان کے کہے کو سنیں گے۔

- سورہ انبیاء آیات 45 پارہ 17

آپ ﷺ کہہ دو کہ بے شک میں تمھیں وحی کے زریعے خبردار کر رہا ہوں۔اور بہرے پکار کو نہیں سنا کرتے جب انہیں خبردار کیا جاتا ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ رسول ﷺ قیامت تک آنے والے لوگوں سے خطاب کر رہے ہیں۔رسول ﷺ فرماتے ہیں۔کہ بے شک میں تمھیں وحی کے زریعے خبردار کر رہا ہوں۔اور بہرے پکار کو نہیں سنا کرتے جب انہیں خبردار کیا جاتا ہے۔

خواتین وحضرات

لوگ اپنے فرقوں میں اس طرح مست ہو چکے ہیں۔کہ رسول ﷺ نے جس وحی کے زریعے انہیں خبردار کیا تھا۔اس سے فرقہ پرستوں نے بہروں والا طریقہ اختیار کر رکھا ہے۔اور وہ قرآن پاک کو سنتے ہی نہیں۔اسی طرح جب کسی بہرے کو خبردار کیا جائے تو اسے کیا پتہ چلے گا۔کہ اُس سے کس کے بارے میں بات ہو رہی ہے۔فرقہ پرست اسی طرح اندھوں اور بہروں کی طرح قرآن پاک پڑھتے ہیں۔انہیں کیسا پتہ چلے گا۔کہ رسول ﷺ نے وحی کے زریعے انہیں کیا بتایا ہے۔یعنی قرآن پاک کے زریعے انہیں کیا بتایا ہے

- سورہ الحاقہ آیت 40 پارہ 29

بیشک یہ ایک معزز رسول ﷺ کا کلام ہے۔

خواتین وحضرات:

آپ نے اللہ تعالیٰ کا خطاب پڑھا۔ جوتمام لوگوں کے نام ہے۔ کہ بیشک یہ ایک معزز رسول ﷺ کا کلام ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کو رسول ﷺ کا کلام کہا۔ اس کے علاوہ کسی بات کا نام نہیں لیا۔

سورہ انعام آیات 115 تا 116 پارہ 8

اللہ تعالیٰ کی باتیں سچائی اور انصاف کے اعتبار سے مکمل ہیں۔ کوئی اُسکی باتوں کو بدلنے والا نہیں ہے۔ اور وہ سننے والا علم والا ہے۔ اور اگر آپ دنیا کے اکثر لوگوں کی اطاعت کرتے رہے۔ تو یہ لوگ آپکو اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے گمراہ کر دیں گے۔ یہ صرف گمان کی اطاعت کرتے ہیں۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے رسول ﷺ کی آواز سنی۔ رسول ﷺ فرمارہے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ کی باتیں سچائی اور انصاف کے لحاظ سے مکمل ہیں۔ کوئی اسکی باتوں کو بدلنے والا نہیں۔ اور اگر آپ دنیا کے اکثر لوگوں کی اطاعت کرتے رہے۔ تو یہ لوگ آپکو اللہ تعالیٰ کے راستے سے گمراہ کر دیں گے۔ یہ صرف گمان کی اطاعت کرتے ہیں۔ کیونکہ قرآن پاک کی باتوں کو تو کوئی بھی نہیں بدل سکتا۔

خواتین وحضرات۔

رسول ﷺ فرمارہے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ کی باتیں سچائی اور انصاف کے اعتبار سے مکمل ہیں۔ کوئی اُسکی باتوں کو بدلنے والا نہیں ہے پھر یہ نام نہاد مفسر اللہ تعالیٰ کی باتوں کو بدلنے والے کون ہوتے ہیں۔ اگر آپ نے لوگوں کی اطاعت کی۔ تو یہ اس طرح اللہ تعالیٰ کی باتوں کو بدل دیں گے۔ کہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے گمراہ کر دیں گے۔ جیسا کہ آج کل کے فرقہ پرستوں نے کیا ہوا ہے۔۔

سورہ نمل آیات 79 تا 81 پارہ 20

بس اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھیں۔ یقیناً آپ ﷺ واضح سچ پر ہیں۔ بے شک آپ مردوں کو نہیں سنا سکتے اور نہ بہروں کو اپنی آواز سنا سکتے ہیں۔ جب وہ پیٹھ پھیر کر چل دیں۔ اور نہ آپ اندھوں کو ہدایت دے کر کر گمراہی سے بچا سکتے ہیں۔ آپ ﷺ صرف اسے سنا سکتے ہیں۔ جو ہماری آیات پر ایمان رکھتے ہیں۔ بس وہی مسلم ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ قرآن پاک رسول ﷺ کی آواز ہے۔ جسے صرف ایمان والے سن کر مسلم یعنی اللہ تعالیٰ کے فرمابردار بن جاتے ہیں۔ اور جو مسلم نہیں بنتے یعنی فرمابردار نہیں بنتے۔ وہی اندھے بہرے اور مردہ ہیں۔ اور رسول ﷺ کی آواز یعنی قرآن پاک سے نا آشنا ہیں۔ اور ان پر رسول ﷺ کی آواز بے اثر ہے۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں رسول ﷺ کی پکار ہے۔ ان کے جواب میں ایمان والوں کی پکار ہے۔ اور ایمان والوں کے جواب میں اللہ تعالیٰ کی پکار ہے۔

سورہ آل عمرآن آیات 193 تا 195 کا پہلا حصہ پارہ 4

ے ہمارے رب بے شک ہم نے ایک پکارنے والے کو سنا۔ جو ایمان کے لیے پکار رہا تھا۔ کہ اپنے رب پر ایمان لے آؤ۔ تو ہم ایمان لے آئے۔ اے ہمارے رب ہمارے گناہوں کو بخش دے۔ اور ہماری برائیوں کو ہم سے دور کر دے۔ اور نیک لوگوں کے ساتھ ہمیں وفات دے۔

اے ہمارے رب ہمیں وہ عطا کر۔ جو تو نے اپنے رسولوں کے زریعے وعدہ کیا ہے۔ اور قیامت کے دن ہمیں رسوا نہ کرنا۔ بیشک تو اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا۔ تو ان کے رب نے ان کی دعا قبول کر لی۔ کہ بیشک میں تم میں سے کسی کرنے والے کا عمل مرد ہو یا عورت۔ اس کا اجر ضائع نہیں کرتا۔ تم سب ایک دوسرے سے ہو۔

خواتین وحضرات!

یہ پکار رسول ﷺ کی ہے۔ جو قیامت تک آنے والے لوگوں کو ایمان لانے کے لیے پکار رہے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں۔ کہ اپنے رب پر ایمان لے آؤ۔ اب جو لوگ رسول ﷺ کی پکار پر ایمان لے آئیں گے۔ تو وہ لوگ اس دعا کو مانگنے کے حقدار ہوں گے۔

ایمان لانے والے لوگوں کی پکار

اے ہمارے رب بے شک ہم نے ایک پکارنے والے کو سنا۔ جو ایمان کے لیے پکار رہا تھا۔ کہ اپنے رب پر ایمان لے آؤ۔ تو ہم ایمان لے آئے۔ اے ہمارے رب ہمارے گناہوں کو بخش دے۔ اور ہماری برائیوں کو ہم سے دور کر دے۔ اور نیک لوگوں کے ساتھ ہمیں وفات دے۔

اے ہمارے رب ہمیں وہ عطا کر۔ جو تو نے اپنے رسولوں کے زریعے وعدہ کیا ہے۔ اور قیامت کے دن ہمیں رسوا نہ کرنا۔ بیشک تو اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا۔ تو ان کے رب نے ان کی دعا قبول کر لی۔

اللہ تعالیٰ نے ان دعا مانگنے والوں کی دعا قبول کر لی اور جواب دیا۔

اللہ تعالیٰ کی پکار

کہ بیشک میں تم میں سے کسی کا عمل چاہے وہ مرد ہو یا عورت۔ اس کا اجر ضائع نہیں کرتا۔ تم سب ایک دوسرے سے ہو۔ یعنی اللہ تعالیٰ کو اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ کہ عمل کرنے والا مرد ہے یا عورت۔ کیونکہ تم سب ایک دوسرے سے پیدا ہوتے ہو۔

ہم جانتے ہیں کہ رسول کا مطلب اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچانے والا ہوتا ہے۔ جیسے رسول ﷺ قرآن پاک لائے۔ اس قرآن پاک کے زریعے جو وعدے اللہ تعالیٰ کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے وعدے کہتا ہے۔ اور جو فرقہ پرست قرآن پاک سے باہر آپ کو اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے بارے میں بتاتے ہیں۔ وہ جھوٹ ہے۔ اور وہ اللہ تعالیٰ کے وعدے نہیں ہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا صرف ایک ہی پیغام اپنی اصلی حالت میں موجود ہے۔ اور وہ قرآن پاک ہے۔

خواتین وحضرات!

یہ پیغام تو تمام انسانوں کے نام تھا۔ جن کو قرآن پاک میں دعوت دی گئی ہے کہ وہ رسول ﷺ کی آواز سنیں اور اللہ تعالیٰ پر ایمان لے آئیں یعنی قرآن پاک کو سچ مانیں اور اس کی اطاعت کریں۔

سورہ ہود۔ آیات 17 تا 24 پارہ 12

پھر کیا وہ جو اپنے رب کی طرف سے واضح دلیل پر ہو اور ایک گواہ اُس کی طرف سے سنائے۔ اور اس سے پہلے موسیٰ علیہ السلام کی کتاب امام اور رحمت تھی یہی لوگ اس قرآن پر ایمان لاتے ہیں اور جو دوسرے فرقوں میں سے اس کی نافرمانی کریں اس کا ٹھکانہ دوزخ ہے پس آپ اس کی طرف سے کسی شک میں نہ رہیں۔ بیشک یہ قرآن آپ کے رب کی طرف سے سچ ہے لیکن اکثر لوگ اس پر ایمان نہیں لاتے اور اُس سے بڑا ظالم کون ہے جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بنائے یہ لوگ اپنے رب کے سامنے پیش کئے جائیں گے اور گواہ کہیں گے کہ یہی لوگ ہیں جنہوں نے اپنے رب پر جھوٹ بولا سنو ظالموں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے جو لوگ اللہ تعالیٰ کے راستے سے روکتے ہیں اور اس میں عیب تلاش کرتے ہیں اور وہ آخرت سے بھی منکر ہیں یہ لوگ دنیا میں اللہ تعالیٰ کو عاجز نہیں کر سکتے اور نہ اللہ تعالیٰ کے سوا ان کا کوئی ولی ہوگا ان کو دوگنا عذاب ہوگا کیونکہ نہ وہ سننے کی طاقت رکھتے تھے اور نہ وہ دیکھتے تھے یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے آپ کو خسارے میں ڈالا اور جو وہ جھوٹ بناتے تھے ان سے گم ہو گے لازمی ہے۔ وہ آخرت میں سب سے زیادہ نقصان اٹھانے والے ہیں بے شک وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے صالح عمل کیے اور اپنے رب کے آگے جھکے رہے یہی لوگ جنتی ہیں یہ جنت میں ہمیشہ رہیں گے دونوں فریقوں کی مثال ایسی ہے جیسے ایک اندھا اور بہرا ہو اور دوسرا دیکھتا اور سنتا ہو کیا دونوں کی حالت برابر ہے کیا تم اس مثال سے نصیحت حاصل نہیں کرتے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں ایمان والے اور دوسرے فرقوں کے لوگوں کا موازنہ کیا گیا ہے۔ ایمان والے وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ کی واضح دلیل پر قائم ہیں۔ یعنی قرآن پاک پر قائم ہیں اور ایک گواہ یعنی رسول ﷺ نے پڑھ کر سنایا۔ جو لوگ اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے روکتے ہیں ان پر لعنت کی گئی ہے یہ لوگ اللہ تعالیٰ کو ہرا نہیں سکتے اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی ان کا ولی نہیں ہوگا۔ یہ لوگ آخرت سے اس طرح منکر ہیں کہ ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے سوا بہت سے مددگار اور دوست بنا رکھے ہیں قرآن پاک میں عیب تلاش کرنے والوں کیلئے دگنا عذاب ہے۔ یہ اندھے اور بہرے ہیں یہ نہ کچھ سن سکتے ہیں اور نہ انہیں قرآن میں کچھ نظر آتا ہے اور قیامت والے دن رسول ﷺ ایسے لوگوں کے خلاف گواہی دیں گے۔ کہ انہوں نے اپنے رب کے خلاف جھوٹ بنائے۔ ایسے ظالموں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت

ہے۔ جولوگوں کواللہ تعالیٰ کے راستے سے روکتے تھےاورقرآن پاک کی بات سننا انہیں گوارہ ہی نہ تھا۔ لازماً یہی لوگ نقصان اُٹھانے والے ہیں اس میں کوئی شک نہیں کہ جو ایمان والے ہیں یعنی قرآن پاک کو سچ ماننے والے اوراس کی اطاعت کرنے والے لوگ ہیں۔ان کے اعمال صالح ہیں کیونکہ قرآن پاک کے عین مطابق ہیں۔یعنی اللہ تعالیٰ کی مرضی کے عین مطابق ہیں ان کیلئے جنتیں ہیں اور یہ آنکھوں والے لوگ ہیں سننے والے لوگ ہیں۔اللہ تعالیٰ کے آگے عاجزی کرنے والے لوگ ہیں۔اوراللہ تعالیٰ کے پیارے ہیں تبھی تو اللہ تعالیٰ ان کیلئے جنتوں کا اعلان کررہے ہیں۔

سورہ احقاف آیت 10 پارہ 26

کہہ دو۔کہ میں رسولوں میں سے کوئی انوکھا رسول نہیں ہوں۔اور میں نہیں جانتا کہ مجھ سے کیا سلوک کیا جائے گا۔میں تو صرف اُس کی اطاعت کرتا ہوں جو میری طرف وحی کی جاتی ہے۔اور میں تو واضح خبردار کرنے والا ہوں۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ رسول ﷺ خود وحی کی اطاعت کرنے والے تھے۔اورانہوں نے ہم تک اللہ تعالیٰ کی وحی پہنچائی۔کیا ہم وحی کی اطاعت کرنے والے ہیں۔یا فرقوں کی۔کیا ہم نے اطیع اللہ واطیع الرسول کو اپنایا ہے ۔ہرگز نہیں۔بلکہ ہم فرقوں کی اطاعت کررہے ہیں۔کیا ہم قرآن پاک کے ذریعے ڈرنے والی باتوں سے خبردار ہیں۔یا بےخبر۔ہم قرآن پاک سے بےخبر ہیں۔اور ہم نے اپنے فرقہ پرستوں کو اپنا پیارا قرآن سونپ رکھا ہے۔اوروہ بڑی خوشی خوشی ہمارے خدا بنے ہوئے ہیں۔اور جنت اوردوزخ کی پرچیاں تقسیم کررہے ہیں۔ان کوکس نے یہ اجازت دی ہے۔زرا قرآن سے اس کی دو چار مثالیں تو دو۔چلو ایک ہی مثال دے دو۔قرآن میں ان کا تو پہلے نام بڑا بدنام تھا۔یہود اورنصاریٰ نے اگر اپنے عالموں کو خدا بنایا تھا تو ہم نے بھی وہی کام کیا ہے۔اس لیے اللہ تعالیٰ کے عذاب ہم پر آرہے ہیں۔

سورہ احقاف۔آیات 29 تا 32۔پارہ 26

اور جب ہم جنات کے ایک گروہ کو تمہاری طرف لے آئے تھے تاکہ وہ قرآن سنیں۔پھر جب وہ اس جگہ حاضر ہوئے۔توانہوں نے آپس میں کہا خاموش ہوجاؤ۔پھر جب وہ پڑھا جا چکا تو وہ خبردار کرنے والے بن کر اپنی قوم کی طرف آئے کہنے لگے اے ہماری قوم ہم نے ایک کتاب سنی ہے جو موسیٰؑ کے بعد نازل ہوئی ہے وہ اپنے سے پہلے آئی ہوئی کتابوں کی تصدیق کرتی ہے سچ کی طرف اورسیدھے راستے کی طرف ہدایت کرتی ہے۔اے ہماری قوم کے لوگو اللہ تعالیٰ کی طرف بلانے والے کی دعوت قبول کرلو اوراس پر ایمان لے آؤ۔اللہ تعالیٰ تمہارے گناہ معاف کردے گا اورتمہیں دردناک عذاب سے بچالے گا اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کی طرف بلانے والے کی دعوت قبول نہیں کرے گا تو وہ زمین میں اللہ تعالیٰ کو عاجز نہیں کرسکتا۔اس کیلئے کوئی ولی نہیں ہوگا۔ایسے لوگ کھلی گمراہی میں پڑے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ جنات کا گروہ قرآن پاک کی دعوت دے رہا ہے اورکہتے ہیں کہ قران پاک سچے اورسیدھے راستے کی ہدایت کرتا ہے۔اگرانہوں نے یہ دعوت قبول نہ کی اور رسول ﷺ کی آواز نہ سنی اوردعوت کو قبول نہ کیا تو وہ اللہ تعالیٰ کو عاجز نہیں کرسکتے انہیں کوئی بچانے والا ولی نہیں ہوگا یہی لوگ کھلی گمراہی میں پڑے ہوئے ہیں اورقرآن پاک کی دعوت قبول کرنے والے کے اللہ تعالیٰ تمام گناہ معاف کرکے دردناک انجام سے بچالیں گے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ قرآن پاک رسول ﷺ کی آواز ہے۔

سورہ اعراف۔آیات 196 تا 198۔پارہ 9

بلاشبہ میرا ولی تو وہ اللہ تعالیٰ ہے جس نے یہ کتاب نازل کی ہے اوروہی تمام لوگوں کا ولی ہے اورجن کو تم اللہ تعالیٰ کے سوا پکارتے ہو۔وہ نہ تو تمہیں مدد پہنچانے کی طاقت رکھتے ہیں اورنہ خود اپنی مدد کرسکتے ہیں اگر آپ ﷺ ان کو ہدایت یعنی قرآن پاک کی طرف بلائیں تو وہ سنتے ہی نہیں اورآپ ﷺ دیکھتے ہیں کہ گویا وہ آپ کو دیکھ رہے ہیں حالانکہ وہ کچھ بھی نہیں دیکھتے پس آپ درگزر کریں اورنیکی کا حکم دیں اورجاہلوں کی پرواہ نہ کریں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں بہرہ اورندھا اُسے کہا گیا ہے جب لوگوں کو رسول ﷺ ہدایت یعنی قرآن پاک کی طرف بلاتے ہیں تو وہ سنتے ہی نہیں اور

اندھوں کی طرح ہیں ویسے تو آپ ﷺ کی طرف دیکھتے ہیں۔ لیکن ان کو کچھ نظر نہیں آتا پس آپ ﷺ ایسے لوگوں کو نظر انداز کر دیں اور نیکی کا حکم دیں اور جاہلوں کی پرواہ نہ کریں۔

نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں بے شک میرا مددگار رتو وہ اللہ تعالیٰ ہے جس نے یہ کتاب نازل کی ہے اور وہی تمام لوگوں کا مددگار ہے اور جن کو اللہ تعالیٰ کے سوا پکارتے ہو وہ نہ تو تمہیں مدد پہنچانے کی طاقت رکھتے ہیں اور نہ اپنی مدد کر سکتے ہیں اگر آپ ﷺ ان کو ہدایت یعنی قرآن کی طرف بلائیں تو وہ سنتے ہی نہیں اور آپ ﷺ دیکھتے ہیں کہ وہ لوگ آپ کو دیکھ رہے ہیں مگر وہ کچھ بھی نہیں دیکھتے پس آپ ﷺ ایسے لوگوں کو نظر انداز کریں اور نیکی کا حکم دیں اور جاہلوں کی پرواہ نہ کریں۔

خواتین وحضرات!

آج بھی لوگ قرآن پاک کی اصل عبارت میں غور نہیں کرتے۔ بلکہ ہر فرقہ اس کی تفسیر کو قبول کرتا ہے۔ یعنی نام نہاد مفسر کو قبول کرتا ہے۔ اس طرح رسول ﷺ کی طرف دیکھنے کے بجائے اپنے اپنے فرقوں کے مفسر کی طرف دیکھتے ہیں۔

سورہ شعراء۔ آیات 69 تا 85۔ پارہ 19

اورانہیں ابراہیمؑ کا حال پڑھ کر سناؤ۔ جب اُس نے اپنے باپ آزر سے اور اپنی قوم سے کہا کہ تم کس کی غلامی کرتے ہو انہوں نے کہا۔ ہم بتوں کی غلامی کرتے ہیں۔ اور ان کے پاس جے بیٹھے رہتے ہیں۔ اس نے کہا۔ کیا وہ تمہاری سنتے ہیں جب تم انہیں پکارتے ہو یا تمہیں نفع یا نقصان پہنچاتے ہیں انہوں نے کہا نہیں بلکہ ہم نے باپ دادا کو ایسا ہی کرتے پایا ہے۔ ابرہیمؑ نے کہا پھر کیا کبھی تم نے ان کو دیکھا ہے جن کی غلامی تم اور باپ دادا کرتے رہے۔ بیشک میرے تو وہ سب دشمن ہیں سوائے ایک رب العالمین کے جس نے مجھے پیدا کیا پھر وہی میری ہدایت کرتا ہے۔ جو مجھے کھلاتا ہے اور پلاتا ہے اور جب بیمار ہو جاتا ہوں تو وہی مجھے شفاء دیتا ہے جو مجھے موت دے گا اور پھر مجھے زندگی دے گا اور جس سے میں امید رکھتا ہوں۔ کہ روز جزا وہ میری خطاؤں کو معاف کر دے گا۔

اے میرے رب مجھے حکم عطا کر اور مجھے صالحوں کے ساتھ شامل کر دے۔ اور بعد کے آنے والوں میں میرا سچا ذکر کر دے۔ اور مجھے نعمتوں بھری جنت کے وارثوں میں شامل فرما۔

خواتین حضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ حضرت ابراہیم کے طرز عمل کو کھول کھول کر دکھا رہے ہیں یہی طرز عمل حضور نبی کریم ﷺ کا تھا۔

حضرت ابراہیمؑ کا طرز عمل نوٹ کیجئے۔

ایک اللہ کے سوا سب میرے دشمن ہیں کہ میں ان کی غلامی کروں غلامی صرف اللہ تعالیٰ کے لیے ہے جس نے مجھے پیدا کیا پھر وہی میری رہنمائی فرماتا ہے وہی مجھے کھلاتا ہے اور وہی مجھے شفا دیتا ہے جو مجھے موت دے گا اور پھر دوبارہ زندگی بخشے گا اور جس سے میں امید رکھتا ہوں کہ قیامت والے دن وہ میری خطاؤں کو معاف کرے گا اے میرے رب مجھے حکم عطا کر اور مجھے صالحوں کے ساتھ ملا اور بعد کے آنے والوں میں مجھے سچی ناموری عطا کر اور مجھے جنت کے وارثوں میں شامل کر۔

خواتین وحضرات!

یاد رہے کہ یہی طرز عمل تمام انبیاء کا تھا اور رسول پاک نے بھی اسی طرز عمل کی اطاعت کی اور یہی طرز عمل آپ ﷺ کا بھی تھا۔ اور ہم نے بھی اسی دین کی اطاعت کرنی ہے۔

سورہ سباہ آیات 47 تا 54 پارہ 22

آپ ﷺ کہہ دو ۔ کہ میں نے جو اجر تم سے مانگا ہے وہ تم ہی رکھو۔ میرا اجر تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے۔ اور وہ ہر چیز پر گواہ ہے۔ آپ ﷺ کہہ دو۔ کہ بے شک میرا رب سچ اوپر سے ڈالتا ہے۔ جو سب غیب کا جاننے والا ہے۔ آپ ﷺ کہہ دو۔ کہ سچ آ گیا۔ اور جھوٹ نہ پہلے پیدا کر سکتا تھا۔ اور دوبارہ پیدا کر سکتا ہے۔ آپ ﷺ کہہ دو۔ کہ اگر میں گمراہ ہو گیا ہوں تو اس کا نقصان مجھ پر ہوگا۔ اور اگر میں ہدایت پر ہوں تو اس وحی کی وجہ سے ہوں۔ جو میرا رب میری طرف وحی کرتا ہے۔ اور وہ سننے والا قریب ہے۔ اور آپ دیکھیں گے۔ جب وہ گھبرائیں گے اور قریب سے ہی پکڑ لیے جائیں گے۔ اور وہ کہیں گے۔ کہ ہم اس پر ایمان لائے۔ اور وہ اس سے پہلے اس کا کفر کر چکے تھے۔ اور دور جگہ سے بغیر دیکھے پھینکتے تھے۔ اور ان کی خواہشات اور ان کے درمیان رکاوٹ ڈال دی جائے گی۔ جیسا کہ ان سے پہلے لوگوں کے ساتھ ہوا۔ وہ بھی ان کی طرح شک کی الجھن میں مبتلا تھے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں رسول ﷺ کا قیامت تک آنے والے لوگوں کے نام خطاب ہے۔ جو قرآن پاک کے بارے میں ہے۔ رسول ﷺ فرماتے ہیں۔

کہ میں نے جو اجر تم سے مانگا ہے وہ تم ہی رکھو۔ میرا اجر تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے۔ اور وہ ہر چیز پر گواہ ہے۔ بے شک میرا رب سچ اوپر سے ڈالتا ہے۔ جو سب غیب کا جاننے والا ہے۔ سچ آ گیا۔ اور جھوٹ نہ پہلے پیدا کرسکتا تھا۔ اور نہ دوبارہ پیدا کرسکتا ہے۔۔ رسول ﷺ فرماتے ہیں۔ کہ اگر میں گمراہ ہوگیا ہوں تو اس کا نقصان مجھ پر ہوگا۔ اور اگر میں ہدایت پر ہوں تو اس وحی کی وجہ سے ہوں۔ جو میرا رب میری طرف وحی کرتا ہے۔ اور وہ سننے والا قریب ہے۔ اور آپ دیکھیں گے۔ جب وہ گھبرائیں گے اور قریب سے ہی پکڑ لیے جائیں گے۔ اور وہ کہیں گے۔ کہ ہم اس پر یعنی قرآن پاک پر ایمان لائے۔ اور وہ اس سے پہلے اس کا کفر کر چکے تھے۔ اور دور جگہ سے بغیر دیکھے پھینکتے تھے۔ اور ان کی خواہشات اور ان کے درمیان رکاوٹ ڈال دی جائے گی۔ جیسا کہ ان سے پہلے لوگوں کے ساتھ ہوا۔ وہ بھی ان کی طرح شک کی الجھن میں مبتلا تھے۔

سورہ توبہ آیات 71 تا 72 پارہ 10

اور مومن مرد اور مومن عورتیں ایک دوسرے کے ولی ہیں۔ یہ لوگ نیکی کے کام کی ترغیب دیتے ہیں۔ اور برائی سے روکتے ہیں۔ اور نماز قائم کرتے ہیں۔ اور زکواۃ دیتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں۔ اور ان لوگوں پر بہت جلد رحم کیا جائے گا۔ بے شک اللہ تعالیٰ بہت غالب حکمت والا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کو جنتیں دینے کا وعدہ کر رکھا ہے۔ جن کے نیچے نہریں جاری ہیں۔ جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ اور پاکیزہ مکانوں کا دائمی باغات کا جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔

اور ان سب سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کی رضا ہے یہی بہت بڑی کامیابی ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اُن لوگوں کا زکر ہے۔ جو مومن ہیں یعنی جو ایمان لائیں گے۔ یعنی جو قرآن پاک کو سچ مانیں گے اور اس کی اطاعت کریں گے۔ یعنی جو رسول ﷺ کی آواز کو سنتے ہیں اور قبول کر لیتے ہیں۔

ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

اور مومن مرد اور مومن عورتیں ایک دوسرے کے ولی ہیں۔ یہ لوگ نیکی کے کام کی ترغیب دیتے ہیں۔ اور برائی سے روکتے ہیں۔ اور نماز قائم کرتے ہیں۔ اور زکواۃ دیتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں۔ اور ان لوگوں پر بہت جلد رحم کیا جائے گا۔ بے شک اللہ تعالیٰ بہت غالب حکمت والا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کو جنتیں دینے کا وعدہ کر رکھا ہے۔ جن کے نیچے نہریں جاری ہیں۔ جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ اور پاکیزہ مکانوں کا دائمی باغات کا جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ اور ان سب سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کی رضا ہے یہی بہت بڑی کامیابی ہے۔

آپ نے دیکھا کہ مومن مردوں اور مومن عورتوں کے پاس سب کچھ تو ہوگا۔ مگر سب سے بڑی چیز جو ہوگی وہ اللہ تعالیٰ کی رضا ہوگی۔ کیونکہ یہ لوگ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں۔ یعنی قرآن پاک کی اطاعت کرتے ہیں۔

سورہ زخرف آیات 22 تا 25 پارہ 25

بلکہ وہ کہتے ہیں۔ کہ بیشک ہم نے اپنے باپ دادا کو ایک ہی طریقے پر پایا ہے۔ اور ہم انہی کے نقش قدم پر چل رہے ہیں۔ اور اس طرح ہم نے آپ سے پہلے کسی بستی میں کوئی خبردار کرنے والا بھیجا۔ تو وہاں کے لوگوں خوشحال لوگوں نے یہی کہا۔ کہ ہم نے اپنے باپ دادا کو ایک طریقے پر پایا ہے۔ اور ہم اُن کے نقش قدم کی اطاعت کر رہے ہیں۔ ان کے رسول نے کہا۔ اگر چہ میں اس سے بہتر ہدایت لے آؤں۔ جس پر تم نے اپنے باپ دادا کو پایا ہے۔ وہ بولے جو پیغام تمھیں دے کر بھیجا گیا ہے۔ ہم اُس کے نافرمان ہی رہیں گے۔ پھر ہم نے اُن سے بدلا لے لیا۔ پھر دیکھ لو جھٹلانے والوں کا کیا انجام ہوا۔

خواتین وحضرات

یہ حال ہمارا بھی ہے۔ کسی کو قرآن پاک سے کوئی آیت دکھائیں۔ تو اسکے باوجود لوگ اپنے باپ دادا کا فرقہ چھوڑنے پر آمادہ نظر نہیں آتے۔ یہ رسول ﷺ کے نافرمان ہیں اور قرآن پاک کے نافرمان ہیں۔ کیونکہ ہم نے رسول ﷺ کے پیغام کو قبول ہی نہیں کیا۔ اور اپنے باپ دادا کے نقش قدم پر چل رہے ہیں۔ ہم بھی فرقوں کی صورت میں کئی اُمتوں میں بٹ چکے ہیں۔ اور رسول کی ہدایت یعنی قرآن پاک کو اندھوں کی طرح پڑھ رہے ہیں۔ ہم نے رسول ﷺ کے لائے ہوئے پیغام کو جھٹلایا ہے۔ اسلیے ہم پر بھی عذاب آرہے ہیں۔

سورہ حج آیات 3 تا4 پارہ17

اور بعض لوگ وہ ہیں۔جو اللہ تعالیٰ کے بارے میں بغیر علم کے جھگڑتے ہیں۔اور ہر شیطان سرکش کی اطاعت کرتے ہیں۔اللہ تعالیٰ نے لکھ رکھا ہے۔کہ بیشک جو اسے دوست رکھے گا۔تو بیشک وہ ضرور اسے گمراہ کردے گا۔جہنم کے عذاب کی طرف اس کی ہدایت کرے گا۔

خواتین وحضرات!

علم قرآن پاک کو کہتے ہیں۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔کہ لوگوں میں بعض وہ ہیں۔جن کے پاس قرآن پاک کا علم نہیں ہوتا۔ایسے لوگ جب اللہ تعالیٰ کے بارے میں جھگڑتے ہیں۔وہ سرکش شیطان کی اطاعت کرتے ہیں۔اللہ تعالیٰ نے لکھ رکھا ہے۔کہ جو شیطان سرکش کو دوست رکھے گا۔تو وہ شیطان اسے ضرور گمراہ کردے گا۔اور جہنم کی طرف اس کی رہنمائی کرتا رہے گا۔

خواتین وحضرات

کیا ہمارے پاس قرآن پاک کا علم ہے۔اگر ہم نے قرآن پاک کا علم حاصل نہ کیا۔اور اللہ تعالیٰ کو اپنا دوست نہ بنایا۔ااور ہر شیطان سرکش کی اطاعت کرتے رہے۔تو گمراہ ہو جائیں گے اور جہنم میں جا پہنچیں گے۔

سورہ عنکبوت آیت18 پارہ20

اگر تم جھٹلاتے ہو تو تم سے پہلے بہت سی قومیں جھٹلا چکی ہیں۔اور رسول کا کام تو واضح پیغام پہنچا دینا ہے۔

خواتین وحضرات

رسول ﷺ نے ہم تک اللہ تعالیٰ کا پیغام یعنی قرآن پاک پہنچایا۔جسے نام نہاد مفسروں نے قبول نہ کیا۔

اگر آپ قرآن پاک کی آیات کو ان کی تشریح کے ساتھ میچ کریں گے تو آپ دیکھیں گے۔کہ نام نہاد مفسروں نے رسول ﷺ کے لائے ہوئے پیغام کو جھٹلا رکھا ہے۔اسی لیے اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں۔اگر تم جھٹلاتے ہو تو تم سے پہلے بہت سی قومیں جھٹلا چکی ہیں۔اور رسول کا کام تو واضح پیغام پہنچا دینا ہے۔

خواتین وحضرات

گر ہم نے قرآن کو جھٹلا دیا تو گویا رسول ﷺ کو جھٹلا دیا۔کیونکہ رسول ﷺ نے ہی تو قرآن کا پیغام ہم تک پہنچایا ہے۔پہلی اُمتیں رسول کا لایا ہوا پیغام بہانے بہانے سے جھٹلا دیتی تھیں۔ہم لوگوں نے بھی رسول کی اطاعت کی آڑ کے بہانے سے قرآن کو جھٹلا رکھا ہے۔اور فرقے بنا رکھے ہیں اور قرآن چھوڑ رکھا ہے یعنی رسول ﷺ کو جھٹلا رکھا ہے۔ زرا اس آیت کو ہی دیکھیں۔

سورہ انعام۔آیت159 پارہ8

بیشک جن لوگوں نے اپنے دین میں فرقے بنالیے اور گروہ بن گئے ہیں آپ ﷺ کا ان سے کوئی تعلق نہیں۔ بیشک ان کا معاملہ اللہ تعالیٰ کا ہے پھر وہ ان کو خود بتائے گا کہ وہ کیا کر رہے تھے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے فرقہ بنانے والے لوگوں سے رسول ﷺ کی لاتعلقی کا اعلان کر دیا ہے رسول ؐ کا ایسے لوگوں سے کوئی تعلق نہیں ہے۔یاد رکھیں کہ فرقے بنانے والے لوگ رسول ؐ کے کچھ نہیں لگتے یہ اعلان لاتعلقی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہمارا تعلق رسول ﷺ سے قائم ہو تو آج ہی فرقہ چھوڑ کر توبہ کر کے اللہ تعالیٰ کی رسی قرآن پاک کو مضبوطی سے پکڑنا ہوگا۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے فیصلہ کرنے والے اللہ تعالیٰ کا پیغام سنا۔جو رسول ﷺ نے ہمیں قرآن پاک کے زریعے سنایا۔

کہ رسول ﷺ کا فرقہ بنانے والوں سے کوئی تعلق نہیں۔تمام فرقہ والے قرآن پاک کا فیصلہ سن لیں۔یاد رکھیں کہ قیامت والے دن فیصلے نام نہاد مفسر یا فرقہ پرست نہیں کریں گے بلکہ اللہ تعالیٰ کرے گا۔ ان فرقہ پرستوں کے آپس کے تعلقات قیامت والے دن ٹوٹ جائیں گے۔اور قرآن پاک کا فیصلہ چلے گا۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا۔کہ رسول ﷺ نے قیامت تک آنے والے لوگوں کو اللہ تعالیٰ کا پیغام سنایا کہ دین میں فرقے بنانے والوں کیساتھ رسول ﷺ کا کوئی تعلق نہیں۔مگر نام نہاد مفسروں نے رسول ﷺ کے لائے پیغام کو جھٹلا کر رسول ﷺ کی اطاعت کی آڑ کا نام دیکر یعنی لوگوں کو بیوقوف بنا کر فرقے بنالیے۔حالانکہ رسول ﷺ کا فرقہ پرستوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے تعلق ہی ختم کردیا۔یہ نام نہاد مفسروں ہی ہیں جنہوں نے رسول ﷺ کی اطاعت کی آڑ میں فرقے بنا کر خامخواہ رسول ﷺ کا تعلق فرقہ پرستوں سے جوڑا ہوا ہے۔ان نام نہاد مفسروں کی کیا حیثیت ہے۔اسی لیے اللہ تعالیٰ ایسے نام نہاد مفسروں اور فرقہ پرستوں سے کہہ رہے ہیں۔اگر تم جھٹلاتے ہو تو تم سے پہلے بہت سی قومیں جھٹلا چکی ہیں۔اور سول کا کام تو واضح پیغام پہنچا دینا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کے زریعے یعنی رسول ﷺ کے زریعے پیغام بھی دے دیا۔کہ

بیشک جن لوگوں نے اپنے دین میں فرقے بنالیے اور گروہ بن گئے ہیں آپ ﷺ کا ان سے کوئی تعلق نہیں۔بیشک ان کا معاملہ اللہ تعالیٰ کا ہے پھر وہ ان کو خود بتائے گا کہ وہ کیا کررہے تھے۔

خواتین وحضرات!

نام نہاد مفسر رسول ﷺ کے لائے ہوئے پیغام کو نہیں مانتے۔اسے رد کرتے ہوئے فرقے بناتے ہیں۔اسطرح یہ کافرہین یعنی اللہ تعالیٰ کے نافرمان ہیں اور مرتد ہیں۔

قرآن پاک اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب ہے۔جو قیامت تک کے لیے ہم کو سیدھا راستہ دکھانے آئی ہے۔اس قرآن پاک کو اللہ تعالیٰ نے فرقان کے نام سے پکارا ہے۔یعنی سچ اور جھوٹ میں فرق کرنے والی کتاب۔یہ کتاب قیامت تک جھوٹ اور سچ میں فرق کریگی۔اور ہمارے اختلافات کو دور کرے گی۔جو کچھ اس میں لکھا ہوگا۔وہی سچ ہوگا۔

اس لیے قیامت تک رسول ﷺ کا لایا ہوا پیغام یعنی قرآن پاک فرقہ پرستوں سے جہاد کرتا رہے گا۔

سورہ المائدہ آیت 3 کا دوسرا حصہ پارہ 6

آج کے دن ہم نے تمھارے لیے تمھارا دین مکمل کردیا ہے۔اور اپنی نعمت تم پر پوری کردی ہے اور تمھارے لیے دین اسلام یعنی فرمابرداری کے دین کو پسند کرلیا ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ ہمارا دین کیا ہے ہمارا دین اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری ہے۔اور اللہ تعالیٰ صرف اپنی فرمابرداری کے دین کو ہی پسند کرتے ہیں۔کیا ہم اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری والا دین اختیار کیے ہوئے ہیں۔یا فرقوں کی اطاعت اختیار کیے ہوئے ہیں۔اللہ تعالیٰ نے اسلام پسند کیا ہے۔نہ کہ فرقے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔کہ اس آیت میں رسول ﷺ نے ہمیں اللہ تعالیٰ کا اسلام کے بارے میں پیغام سنایا۔ کہ تمھارے رے لیے اللہ تعالیٰ تمھارے لیے تمھارا دین مکمل کردیا ہے۔اور اپنی نعمت تم پر پوری کردی ہے اور دین اسلام یعنی اپنی فرمابرداری کو دین کی حیثیت سے پسند کرلیا ہے۔

ان آیات میں نعمت یعنی قرآن پاک کی بات ہورہی ہے۔اللہ تعالیٰ کہہ رہے ہیں کہ آج قرآن پاک مکمل ہوگیا ہے۔ قرآن پاک ہمارا دین ہے۔قرآن پاک کو اللہ تعالیٰ نعمت کہہ رہے ہیں۔قرآن پاک ہمارے لیے اس طرح نعمت ہے۔کہ اس میں موجود دین کو اللہ تعالیٰ نے پسند کرلیا ہے۔قرآن پاک میں موجود دین کو اسلام کہا جاتا ہے جس کا مطلب ہے۔اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کرنا۔ہمارا دین کیا ہے ہمارا دین اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری ہے۔۔اور اللہ تعالیٰ صرف اپنی فرمابرداری کے دین کو ہی قبول کرتے ہیں۔کیا ہم اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری والا دین اختیار کیے ہوئے ہیں۔یا فرقوں کی اطاعت اختیار کیے ہوئے ہیں۔قرآن پاک ہمارا دین ہے اور یہ مکمل ہے۔اس کے ساتھ کسی بھی فرقے کی اطاعت ہمیں مشرک بنادے گی۔۔کیونکہ قرآن پاک میں مکمل دین موجود ہے۔۔جس کا اعلان اللہ تعالیٰ کررہے ہیں۔لوگو اللہ تعالیٰ کے اعلان کو سن لو۔ہمارا دین مکمل ہے۔اور جو کہتا ہے کہ قرآن پاک میں ہمارا دین مکمل نہیں ہے۔وہ اللہ تعالیٰ کو جھٹلاتا ہے۔جو بھی اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلائے گا۔وہی کافر ہے۔وہی مرتد ہے۔چاہے وہ ہم ہوں یا ہمارے باپ دادا ہوں۔

سورہ اعراف آیات 202 تا 203 پارہ 9

آپ ﷺ کہیے۔میں تو صرف اس کی اطاعت کرتا ہوں۔جو میرے رب کی طرف سے مجھ پر وحی کی جاتی ہے۔یہ تمھارے رب کی طرف سے آنکھیں ہیں۔اور ہدایت اور رحمت ہے اُن لوگوں کے لیے جو ایمان رکھتے ہیں۔

آپ نے دیکھا۔

کہ ان آیات میں رسول ﷺ قیامت تک آنے والے لوگوں سے خطاب کررہے ہیں۔رسول ﷺ فرماتے ہیں۔میں تو صرف اس کی اطاعت کرتا ہوں۔جو میرے رب کی

طرف سے مجھ پر وحی کی جاتی ہے۔ یہ تمھارے رب کی طرف سے آنکھیں ہیں۔ اور ہدایت اور رحمت ہے اُن لوگوں کے لیے جو ایمان رکھتے ہیں۔ یعنی جو قرآن پاک کو سچ مانتے اور اس کی اطاعت کرتے ہیں۔ قرآن پاک ان کے لیے ہدایت اور رحمت ہے۔ جو قرآن پاک کو اپنی آنکھیں سمجھتے ہیں۔

آئیں ان آیات کو زرا تفصیل سے دیکھتے ہیں۔۔

سورہ اعراف آیات 202 تا 203 پارہ 9

اور جب آپ ﷺ ان کے پاس کوئی معجزہ نہ لائیں۔ تو کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے خود کوئی معجزہ کیوں نہ بنالیا۔ آپ ﷺ کہیے۔ میں تو صرف اس کی اطاعت کرتا ہوں۔ جو میرے پروردگار کی طرف سے مجھ پر وحی کی جاتی ہے۔ یہ تمھارے رب کی طرف سے آنکھیں ہیں۔ اور ہدایت اور رحمت ہے اُن لوگوں کے لیے جو ایمان رکھتے ہیں۔ اور جب قرآن پاک پڑھا جائے تو اسے کان لگا کر سنو۔ اور خاموش رہو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔ کہ ان آیات میں رسول ﷺ قیامت تک آنے والے لوگوں سے خطاب کر رہے ہیں۔ رسول ﷺ معجزے طلب کرنے والوں کے جواب میں کہتے ہیں۔ کہ میں تو صرف وحی کی اطاعت کرنے والا ہوں۔

یہ تمھارے رب کی طرف سے آنکھیں ہیں۔ اور ایمان لانیوالوں کیلیے ہدایت اور رحمت ہے۔

خواتین وحضرات

ہم لوگوں نے اپنی آنکھوں سے منہ موڑ رکھا ہے۔ ہدایت اور رحمت سے منہ موڑ رکھا ہے۔ اور قرآن پاک کی طرف سے کان بند کیے ہوئے ہیں۔ اور معجزوں کی تلاش میں ہیں۔ آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کو ہدایت اور رحمت کہا۔ کیا ہم جو خود کو رسول ﷺ کا اطاعت گزار کہتے ہیں۔ قرآن پاک کو ہدایت اور رحمت سمجھتے ہیں۔ اس پر ایمان لاتے ہیں۔ یعنی اس کو سچ مانتے اور اس کی اطاعت کرتے ہیں۔

یا مرتد ہو چکے ہیں۔ اندھے بہرے اور مردہ ہو چکے ہیں یعنی کسی نام نہاد مفسر یعنی فرقے کی اطاعت کرتے ہیں۔

سورہ انعام۔ آیت 105۔ پارہ 7

بیشک تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے آنکھیں آ گئی ہیں اب جو آنکھوں سے کام لے گا تو اپنا ہی بھلا کرے گا اور جو اندھا بنے گا خود نقصان اٹھائے گا اور میں کوئی تمھاری حفاظت کرنے والا نہیں ہوں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ رسول ﷺ کہہ رہے ہیں۔ تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے آنکھیں آ گئی ہیں۔ یعنی قرآن پاک آ گیا ہے۔ اب جو آنکھوں سے کام لے گا تو اپنا ہی بھلا کرے گا اور جو اندھا بنے گا خود نقصان اٹھائے گا اور میں کوئی تمھاری حفاظت کرنے والا نہیں ہوں۔

خواتین وحضرات!

آئیں ان آیات کو زرا تفصیل سے دیکھتے ہیں۔

سورہ انعام۔ آیات 104 تا 106۔ پارہ 7

یہی اللہ تعالیٰ ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ وہ ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کی غلامی کرو۔ وہ ہر چیز کا وکیل ہے۔ آنکھیں اُسے نہیں پا سکتی۔ مگر وہ آنکھوں کو پالیتا ہے۔ اور وہ بڑا باریک بین خبردار ہے۔ بیشک تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے آنکھیں آ گئی ہیں اب جو آنکھوں سے کام لے گا تو اپنا ہی بھلا کرے گا اور جو اندھا بنے گا خود نقصان اٹھائے گا اور میں کوئی تمھاری حفاظت کرنے والا نہیں ہوں اسطرح ہم اپنی آیات کو بار بار مختلف طریقوں سے بیان کرتے ہیں کہ کہیں لوگ یہ نہ کہیں کہ تم کسی سے پڑھ کر آتے ہو اور جو لوگ علم رکھتے ہیں ان پر ہم واضح کر دیں۔ اس کی اطاعت کرو جو آپ کے رب کی طرف سے آپ کی طرف وحی کیا گیا ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور مشرکوں سے منہ موڑ لیجئے۔ اور اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو وہ شرک نہ کرتے۔ اور ہم نے آپ ﷺ کو اُن پر محافظ بنا کر نہیں بھیجا۔ اور نہ آپ ﷺ اُن کے وکیل ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ رسول ﷺ کہہ رہے ہیں۔ تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے آنکھیں آ گئی ہیں اب جو آنکھوں سے کام لے گا تو اپنا ہی بھلا کرے گا اور جو اندھا بنے گا خود نقصان اٹھائے گا اور میں کوئی تمھاری حفاظت کرنے والا نہیں ہوں۔ پھر اللہ تعالیٰ اس بات کو دہراتے ہیں۔ کہ اس کی اطاعت کرو جو آپ کے رب کی طرف سے

آپ کی طرف وحی کیا گیا ہے۔اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور مشرکوں سے منہ موڑ لیجیے۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو وہ شرک نہ کرتے۔اور ہم نے آپ ﷺ کو اُن پر محافظ بنا کر نہیں بھیجا۔اور نہ آپ ﷺ اُن کے وکیل ہیں۔

خواتین وحضرات!

تینوں مثالوں میں اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کی اطاعت کا حکم دیا ہے اور ایک مثال کو مختلف طریقوں سے بیان کیا پھر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ دیکھو ہم کس طرح اپنی بات کو مختلف طریقوں سے کرتے ہیں تا کہ کوئی یہ نہ کہے کہ آپ ﷺ کسی سے پڑھ کر آتے ہیں اسی طرح اپنی بات کو مختلف کرنے کا ڈھنگ تو صرف اللہ تعالیٰ کو آتا ہے تا کہ علم والے لوگ جان لیں ان پر ہم حقیقت کو روشن کر دیں، کیونکہ علم والے لوگ زیادہ اچھے طریقے سے اللہ تعالیٰ کی بات کو سمجھتے ہیں مثالوں کو زیادہ اچھے طریقے سے سمجھنے کی صلاحیت رکھتے ہیں

خواتین وحضرات!

ان آیات سے تعلیم کی اہمیت ثابت ہوتی ہے جس کے پاس تعلیم ہوگئی وہی آنکھوں کا صحیح استعمال کر سکتا ہے جس کے پاس علم نہیں ہوگا وہ آنکھوں کے ہوتے ہوئے بھی اندھا ہے آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کو علم کتنا محبوب ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی بات کو علم والے لوگوں تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ان پر واضح کرنا چاہتے ہیں۔ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی قرآن پاک کے ذریعے ممکن ہے۔قرآن پاک ہماری آنکھیں ہے۔وحی کی اطاعت کرو۔تینوں مثالوں میں غور کریں۔تینوں مثالوں میں قرآن پاک کی اطاعت کا حکم ہے۔قرآن پاک کے ساتھ کسی کی اطاعت مشرک بناتی ہے۔

سورہ الجاثیہ۔آیات 19 تا 20۔پارہ نمبر 25

بے شک وہ آپ کے لیے اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں کچھ بھی کام نہیں آسکتے۔اور بیشک ظالم لوگ ایک دوسرے کے ولی ہیں اور اللہ تعالیٰ پرہیز گاروں کا ولی ہے۔یہ قرآن لوگوں کے لیے آنکھیں ہیں۔اور جو لوگ اس پر یقین رکھتے ہیں ان کے لیے ہدایت اور رحمت ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے دو قسم کے لوگوں کو دکھایا ہے۔ایک قسم اُن لوگوں کی ہے۔ جن کی آنکھیں قرآن پاک ہے۔جو قرآن پاک کو ہدایت اور رحمت سمجھتے ہیں۔ ان لوگوں کا نام پرہیز گار ہے۔ان کا ولی اللہ تعالیٰ ہے۔

اور دوسری قسم اُن لوگوں کی ہے۔جو ظالم ہیں۔یعنی فرقہ پرست ہیں۔بے شک یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں آپ کے کچھ بھی کام نہیں آئیں گے۔

آپ نے دیکھا۔

کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کو قیامت تک آنے والے لوگوں کے لیے آنکھیں کہا۔یعنی قرآن پاک ہماری آنکھیں ہے۔اور جو لوگ اس پر یقین رکھتے ہیں ان کے لیے ہدایت اور رحمت ہے۔ جو قرآن پاک کو ہدایت اور رحمت سمجھتے ہیں ان لوگوں کا نام پرہیز گار ہے۔یقیناً پرہیز گاروں کا ولی یعنی دوست اللہ تعالیٰ ہے۔ان آیات میں قرآن پاک کو ہدایت اور رحمت کے صفاتی ناموں سے پکارا گیا۔

آئیں ان آیات کو ذرا تفصیل سے دیکھتے ہیں۔۔

سورہ یوسف۔آیات 108۔پارہ 13

آپ ﷺ کہہ دیجیے کہ یہ میرا راستہ ہے اللہ تعالیٰ کی طرف بلاتا ہوں میں اور میرے اطاعت گزار پوری سمجھ سے اس پر ہیں اور اللہ تعالیٰ پاک ہے اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں

خواتین وحضرات!

نبی کریم ﷺ فرما رہے ہیں کہ یہ میرا راستہ ہے یعنی قرآن پاک۔میں اور میرے اطاعت گزار پوری سمجھ سے اس پر ہیں اور میں شرک کرنے والوں میں سے نہیں ہوں۔یعنی قرآن پاک کے ساتھ کسی اور کی اطاعت ہمیں مشرک بناتی ہے۔راستہ قرآن پاک کا صفاتی نام ہے۔اس کیلیے میری کتاب دیکھیں۔قرآن پاک اللہ تعالیٰ کا راستہ ہے۔

کیا ہم جو خود کو رسول ﷺ کا اطاعت گزار کہتے ہیں۔اس راستے پر ہیں۔اور اس راستے کی سمجھ رکھتے ہیں۔یا فرقے بنا کر مشرک ہو چکے ہیں۔

سورہ منافقون آیات 1 تا 3 پارہ 28

جب آپ ﷺ کے پاس منافق آتے ہیں۔تو کہتے ہیں کہ ہم گواہی دیتے ہیں۔کہ آپؐ بے شک اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے۔کہ بیشک آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔اور اللہ تعالیٰ گواہی دیتے ہیں۔کہ بیشک یہ منافق جھوٹے ہیں۔انہوں نے اپنی قسموں کو ڈھال بنا رکھا ہے۔اس طرح اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے لوگوں کو روکتے ہیں۔بلا شبہ ان کے یہ کام بہت برے ہیں جو وہ کرتے ہیں۔یہ اس لیے کہ یہ لوگ ایمان لائے اور پھر کافر ہو گئے۔تو اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں پر مہر لگا دی اب

وہ کچھ نہیں سمجھتے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ قرآن پاک سے روکنے والے اور رسولؐ کے لیے گواہیاں دینے والوں کو اللہ تعالی نے منافق کہا ہے۔ کیونکہ وہ ایمان لائے پھر کافر ہو گئے۔یعنی انہوں نے پہلے قرآن پاک کو سچ سمجھا اور اس کی اطاعت کی۔مگر بعد میں کافر ہو گئے۔یعنی فرقے بنا لیے اور قرآن پاک سے روکنے لگے۔یعنی ایمان لانے کے بعد کفر کر لیا۔اللہ تعالی نے ایسے لوگوں کے دلوں پر مہر لگا دی۔اب انہیں کچھ بھی سمجھ نہیں آتی۔ان آیات میں قیامت تک آنے والے منافقوں کی شکل دکھائی گئی ہے۔جو رسول ﷺ کے لیے تو گواہیاں دیں گے اور قرآن پاک سے روکنے والے ہوں گے۔

- سورہ البقرہ آیات 2 تا 9 پارہ نمبر 1

یہ ایسی کتاب ہے۔جس میں شک کی گنجائش نہیں۔اس میں پرہیز گاروں کے لیے ہدایت ہے۔جو غیب پر ایمان لاتے ہیں۔نماز قائم کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں دے رکھا ہے۔اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔وہ آپؐ کی طرف نازل شدہ (قرآن) پر ایمان لاتے ہیں اور اس پر بھی جو آپ ﷺ سے پہلے (نبیوں پر) اتاری گئی تھی اور وہ آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔ایسے ہی لوگ اپنے پروردگار کی طرف سے ہدایت پر ہیں اور یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔بلاشبہ جن لوگوں نے کفر کیا۔آپ انہیں خبردار کریں یا نہ کریں۔ان کے لیے برابر ہے۔وہ ایمان نہیں لائیں گے۔اللہ تعالی نے ان کے دلوں اور کانوں پر مہر لگا دی ہے اور ان کی آنکھوں پر پردہ پڑ گیا ہے اور ان کے لیے بہت بڑا عذاب ہے۔اور لوگوں میں سے بعض وہ ہیں۔جو کہتے ہیں۔کہ ہم اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان لائے۔مگر وہ ایمان والے نہیں ہیں۔اور وہ ایمان والوں کو اور اللہ تعالیٰ کو دھوکہ دیتے ہیں۔اور وہ شعور نہیں رکھتے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے اِن آیات میں دو قسم کے لوگوں کو دکھایا ہے۔ایک قسم اُن لوگوں کی ہے جو کامیاب ہونے والے ہیں۔ان کا عمل اس پیکج پر مشتمل ہے۔جو غیب پر ایمان لاتے ہیں۔نماز قائم کرتے ہیں اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے انہیں دے رکھا ہے۔اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔وہ آپ ﷺ کی طرف نازل شدہ (قرآن) پر ایمان لاتے ہیں اور اس پر بھی جو آپ ﷺ سے پہلے (نبیوں پر) اتاری گئی تھی اور وہ آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔ایسے ہی لوگ اپنے پروردِگار کی طرف سے ہدایت پر ہیں اور یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔اور یہ پرہیز گار لوگ ہیں کیونکہ قرآن پاک کی ہدایت پر ہیں۔

پھر اللہ تعالیٰ دوسری قسم کے لوگوں کو دکھا رہا ہے۔جنہوں نے کفر کیا ہے۔یعنی جنہوں نے فرقے بنائے ہیں۔آپ ﷺ انہیں قرآن پاک سے خبردار کریں یا نہ کریں۔اُن کے لیے برابر ہے۔وہ ایمان نہیں لائیں گے۔اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں اور کانوں پر مہر لگا دی ہے اور ان کی آنکھوں پر پردہ پڑ گیا ہے اور ان کے لیے بہت بڑا عذاب ہے۔اور لوگوں میں سے بعض وہ ہیں۔جو کہتے ہیں۔کہ ہم اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان لائے۔مگر وہ ایمان والے نہیں ہیں۔اور وہ ایمان والوں کو اور اللہ تعالیٰ کو دھوکہ دیتے ہیں۔اور وہ شعور نہیں رکھتے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ جو لوگ کافر ہیں یعنی جنہوں نے فرقے بنائے ہیں۔رسول ﷺ انہیں خبردار کریں یا نہ کریں اُن کے لیے برابر ہے۔یعنی یہ فرقہ پرست رسول ﷺ کی نہیں سنتے۔یہ مرتد ہو چکے ہیں۔اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں اور کانوں پر مہر لگا دی ہے اور ان کی آنکھوں پر پردہ پڑ گیا ہے اور ان کے لیے بہت بڑا عذاب ہے۔اور لوگوں میں سے بعض وہ ہیں۔جو کہتے ہیں۔کہ ہم اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان لائے۔مگر وہ ایمان والے نہیں ہیں۔اور وہ ایمان والوں کو اور اللہ تعالیٰ کو دھوکہ دیتے ہیں۔اور وہ شعور نہیں رکھتے۔یعنی منافق لوگ۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ جو کافر ہیں وہ بھی فرقہ پرست ہیں جو مرتد ہیں وہ بھی فرقہ پرست ہیں اور منافق بھی فرقہ پرست ہیں۔ان آیات میں پرہیز گاروں کو یعنی کامیاب ہونے والوں کو بہت اچھے طریقے سے بیان کیا گیا ہے۔

- سورہ طہٰ۔آیات 116 تا 127۔پارہ 16

ور جب ہم نے فرشتوں سے کہا تھا کہ آدم کو سجدہ کرو تو ابلیس کے سوا سب نے اِسے سجدہ کیا مگر اُس نے حکم نہ مانا لہذا ہم نے آدم علیہ السلام سے کہا کہ یہ تمہارا اور تمہاری بیوی کا دشمن ہے۔یہ خیال رکھنا کہ وہ کہیں تم دونوں کو جنت سے نہ نکلوا دے۔پھر تم مشقت میں پڑ جاؤ گے۔یہاں تو تم نہ بھوکے رہتے ہو۔نہ ننگے رہتے ہو نہ پیاس لگتی ہے اور نہ دھوپ، پھر

شیطان نے آدم کے دل میں وسوسہ ڈالا اور کہا۔اے آدم میں تمہیں ایک درخت نہ بتاؤں جس سے ہمیشہ کی زندگی اور لازوال بادشاہی حاصل ہوتی ہے۔آخران دونوں نے اس درخت کا پھل کھالیا جس سے ان کے ستر ان پر ظاہر ہو گئے۔تو وہ جنت کے پتوں سے انہیں ڈھانکنے لگ گئے۔اور آدم نے اپنے پرودگار کی نافرمانی کی لہٰذا وہ بھٹک گیا پھر ان کے پروردگار نے اُنہیں چن لیا۔ان کی توبہ قبول کی اور ہدایت دی۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا،تم دونوں سب یہاں سے اُتر جاؤ۔تم ایک دوسرے کے دشمن ہو گے پھر اگر تمہارے پاس میری طرف سے ہدایت آئے تو جو کوئی میری ہدایت کی اطاعت کرے گا وہ نہ تو گمراہ ہو گا اور نہ تکلیف اٹھائے گا۔ اور جو میری نصیحت یعنی کتاب سے منہ موڑے گا تو اُس کی زندگی تنگ ہو جائے گی اور قیامت کے دن ہم اسے اندھا کر کے اٹھائیں گے وہ کہے گا اے میرے رب تو نے مجھے اندھا کر کے کیوں اٹھایا حالانکہ میں دنیا میں تو آنکھوں والا تھا اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ جس طرح ہماری آیات تمہارے پاس آئیں تھیں تو تو نے اُنہیں بھلا دیا تھا۔اِسی طرح آج تو بھی بھلا دیا جائے گا۔اور جو بھی حد سے بڑھ جائے اور اپنے رب کی آیات پر ایمان نہ لائے ہم اسے اسی طرح سزا دیں گے اور آخرت کا عذاب تو شدید اور باقی رہنے والا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ قیامت والے دن اُن لوگوں کو اندھا کر کے اٹھائیں گے جنہوں نے یہ رویہ اللہ تعالیٰ کی آیات کے ساتھ رکھا جس طرح لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی آیات کو بھلا رکھا تھا اِس طرح اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ایسے لوگوں کو بھلا دیں گے کیونکہ یہ لوگ حد سے بڑھنے والے تھے اللہ تعالیٰ کی حدود یعنی قرآن پاک کی حد چھوڑ کر آگے بڑھنے والے تھے اور اپنے رب کی آیات نہیں مانتے تھے ایسے لوگوں کو اسی طرح کی سزا ملے گی اور آخرت کا عذاب تو بڑا سخت اور باقی رہنے والا ہے۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے جب انسان اور شیطان کو جنت سے زمین پر منتقل کیا تو ساتھ یہ بھی نصیحت کی کہ تم دونوں ایک دوسرے کے دشمن ہو پھر تمہارے پاس میری طرف سے ہدایت یعنی کتاب آئے گی تو جو کوئی میری نصیحت یعنی کتاب سے منہ موڑے گا۔تو اس کی زندگی تنگ ہو جائے گی اور قیامت والے دن ہم اسے اندھا کر کے اٹھائیں گے وہ اللہ تعالیٰ سے پوچھیں گے کہ اللہ تعالیٰ تو نے مجھے اندھا کر کے کیوں اٹھایا تو اللہ تعالیٰ جواب دیں گے کہ جس طرح میری آیات تمہارے پاس آئیں تھیں تو جو سلوک تم نے ان آیات کے ساتھ کیا تھا اس کی طرف آنکھیں بند کئے رکھیں تو وہی سلوک میں نے کیا کہ تو اندھا بنا ہوا تھا وہی بنا کر اٹھایا جس طرح میری آیات تمہارے پاس آئیں تھیں تو نے انہیں بھلا رکھا تھا آج تو بھی بھلا دیا جائیگا اور اللہ تعالیٰ کی آیات بھلانے والے لوگ حد سے بڑھنے والے لوگ ہیں یہی لوگ اللہ تعالیٰ کی آیات کو ماننے والے نہیں ہوتے اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ سزا کا یہ سلوک کریں گے کہ دنیا کہ زندگی بھی تکلیفوں میں گزرے گی۔اور آخرت میں اندھے ہونے کے ساتھ ساتھ باقی رہنے والا یعنی ہمیشہ کیلئے عذاب میں رہے گا۔
ان آیات میں مرتد لوگوں کا حشر بیان کیا گیا ہے۔جو دنیا میں زلیل ہوں گے اور آخرت میں بھی۔

خواتین وحضرات!

قرآں پاک سے پہلے بھی جتنی کتابیں آئیں ان کے صفاتی نام بھی ہدایت اور نصیحت تھے اور اس قرآن پاک کے صفاتی نام نصیحت اور ہدایت بھی ہیں۔

خواتین وحضرات!

یہ کوئی اور لوگ نہیں ہیں یہ فرقہ پرست یعنی مرتد لوگ ہی ہیں جنہوں نے قرآن پاک کی ہدایت اور نصیحت کو چھوڑ رکھا ہے اور ان کی زندگی تنگ ہے یہ صرف قرآن پاک سے اندھا رہنے کی وجہ سے ہے اگر ہم آج سے قرآن کی ہدایت اور نصیحت کی اطاعت شروع کر دیں تو نہ ہم گمراہ ہوں گے اور نہ تکلیف اٹھائیں گے کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کہہ رہے ہیں یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے ہر طرف امن ہو جائے گا کسی کی جان اور مال کو کوئی خطرہ نہیں ہوگا۔

سورہ نمل لآیات 79 تا 81 پارہ 20

بس اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھیں۔یقیناً آپ ﷺ واضح سچ پر ہیں۔بے شک آپ مردوں کو نہیں سنا سکتے اور نہ بہروں کو اپنی آواز سنا سکتے ہیں۔جب وہ پیٹھ پھیر کر چل دیں۔اور نہ آپؐ اندھوں کو ہدایت دے کر کر گمراہی سے بچا سکتے ہیں۔آپ ﷺ صرف اسے سنا سکتے ہیں۔جو ہماری آیات پر ایمان لاتے ہیں۔بس وہی فرمانبردار ہیں۔یعنی مسلم ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں۔یقیناً آپ ﷺ واضح سچ پر ہیں۔کہ آپؐ تو صرف ان کو سنا سکتے ہیں۔جو ہماری آیات پر ایمان لاتے ہیں۔یعنی ہماری آیات کو سچ سمجھتے اور اس کی اطاعت کرتے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ قرآن پاک رسول ﷺ کی آواز ہے۔ جسے صرف ایمان والے سن کر فرمابردار بن جاتے ہیں۔ یعنی مسلم بن جاتے ہیں۔ اور جو مرتد ہیں یعنی فرقہ پرست ہیں ۔ وہی اندھے بہرے اور مردہ ہیں۔

سورہ الانعام۔ آیات 46 تا 49۔ پارہ 7

آپ ﷺ کہہ دو! تمھاری کیا رائے ہے۔ اللہ تعالیٰ تمہارے کان اور تمہاری آنکھیں چھین لے۔ اور تمہارے دلوں پر مہر لگادے تو اللہ تعالیٰ کے سوا کون معبود ہے جو تمہیں یہ چیزیں واپس دلادے گا دیکھو ہم کس طرح مختلف انداز میں تمہیں اپنی آیات سمجھاتے ہیں اور یہ پھر بھی منہ موڑ لیتے ہیں آپ ﷺ کہیے کہ اگر تم پر اللہ تعالیٰ کا عذاب اچانک آجائے یا اعلانیہ آجائے تو ظالموں کے سوا اور کون ہلاک ہوگا اور ہم تو رسولوں کو بشارتیں دینے اور ڈرانے کیلئے بھیجتے ہیں پھر جو کوئی ایمان لے آیا اور اس نے اپنی اصلاح کر لی تو ایسے لوگوں کو نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غم زدہ ہوں گے۔ اور جن لوگوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا تو ان کی نافرمانی کی وجہ سے انہیں عذاب دیا جائے گا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا ان آیات میں ظالموں یعنی فرقہ پرستوں کے بارے میں تفصیل سے بات چیت کی گئی ہے۔ جو اپنے اپنے فرقوں پر قائم ہیں۔

ایسے لوگوں سے رسول ﷺ فرمارہے ہیں ک اگر اللہ تعالیٰ تمہارے کان اور آنکھیں چھین لے اور تمہارے دلوں پر مہر لگادے یعنی نہ تم سن سکو نہ تم دیکھ سکو اور نہ تم سمجھ سکو تو بتاؤ کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کون ایسا ہے جو تمہیں یہ نعمتیں واپس لادے گا۔

پھر دوسری مثال کیلئے رسول ﷺ فرماتے ہیں کہ تم پر اللہ تعالیٰ کا عذاب اچانک آئے یا اعلانیہ آجائے تو ظالموں کے سوا اور کون ہلاک ہوگا!!

خواتین وحضرات!

ہم جانتے ہیں۔ کہ ہر فرقہ پرست ان باتوں کا جواب یہی دے گا۔ کہ وہ زات صرف اللہ تعالیٰ کی ہے۔

خواتین وحضرات!

پھر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم اپنے رسولوں کو صرف ڈرانے اور خوشی کی باتیں بتانے کیلئے بھیجتے ہیں پھر جو کوئی ہماری آیات کو مان لے اور اپنی اصلاح کرلے تو ایسے ہی لوگوں پر نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غم زدہ ہوں گے اور جن لوگوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا انہیں ان کی نافرمانی کی وجہ سے عذاب دیا جائے گا۔

سورہ انعام۔ آیات 50 تا 51۔ پارہ 7

آپ ﷺ کہہ دیجئے کہ میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ تعالیٰ کے خزانے ہیں نہ ہی میں غیب جانتا ہوں اور نہ ہی میں یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں میں تو صرف اس کی اطاعت کرتا ہوں جو مجھ پر وحی کیا جاتا ہے آپ ﷺ کہہ دیجئے کہ کیا اندھا اور آنکھوں والا برابر ہوسکتے ہیں کیا تم غور نہیں کرتے۔ اور ان لوگوں کو قرآن پاک کے ذریعے خبردار کیجئے جو اس بات سے ڈرتے ہیں کہ اپنے رب کے سامنے جمع کیا جائے گا اور اللہ تعالیٰ کے سوا ان کا کوئی ولی اور سفارش کرنے والا نہ ہوگا۔ تاکہ پرہیزگاری اختیار کریں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں پہلے رسول ﷺ کا خطاب ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ کا خطاب ہے۔ جو رسول ﷺ سے ہے۔

پہلے رسول ﷺ کا خطاب سنتے ہیں رسول ﷺ فرماتے ہیں۔ کہ نہ تو میرے پاس خزانے ہیں اور نہ میرے پاس غیب کا علم ہے اور نہ ہی میں فرشتہ ہوں بس میں تو اس کی اطاعت کرتا ہوں جو مجھ پر وحی کی جاتی ہے۔ پھر رسول ﷺ فرماتے ہیں کیا اندھا اور آنکھوں والے برابر ہوسکتے ہیں کیا تم غور نہیں کرتے۔

خواتین وحضرات!

نبی ﷺ نے خزانے کو ریجیکٹ کر دیا۔ غیب کے علم کو ریجیکٹ کر دیا اور فرشتہ ہونے کو بھی ریجیکٹ کر دیا اور وحی کو امر کر دیا یعنی قرآن پاک کو امر کر دیا کہ خود بھی وہ وحی کی اطاعت کرتے ہیں اور فرقہ پرست ایسے اندھے لوگ ہیں یعنی مرتد ہیں کہ انہوں نے اس چیز یعنی قرآن کی اطاعت نہیں کی بلکہ ان چکروں میں پڑ گئے ہیں کہ رسول کو خزانہ کی چابیاں دیں گئی یا نہیں دیں گئی۔ ان کے پاس غیب کا علم تھا یا نہیں تھا۔ رسول ﷺ انسان تھے یا نور تھے

رسول ﷺ فرماتے ہیں کیا اندھا اور آنکھوں والے برابر ہوسکتے ہیں کیا تم غور نہیں کرتے۔

فرقہ پرست تو اندھے ہیں۔ کہ ان کو قرآن پاک میں اُلٹا نظر آتا ہے۔ رسول ﷺ ان کو کیا بتاتے ہیں۔ اور یہ کیا لوگوں کو بتارہے ہیں۔ قرآن پاک کی اطاعت نہیں کرتے حالانکہ رسول ﷺ اسی قرآن پاک کی اطاعت کرتے ہیں۔

۔اس طرح فرقہ پرست رسول ﷺ کو جھٹلاتے ہیں ۔اور قرآن پاک کو جھٹلا کر فرقوں میں مست ہیں ۔ایسے تمام لوگوں کے لیے پھر آگے اللہ تعالیٰ رسول ﷺ سے فرمارہے ہیں ۔اور ان لوگوں کو قرآن پاک کے ذریعے خبردار کیجئے جو اس بات سے ڈرتے ہیں کہ اپنے رب کے سامنے جمع کیا جائیں گے۔اور اللہ تعالیٰ کے سوا ان کا کوئی ولی اور سفارش کرنے والا نہ ہوگا۔تاکہ پرہیز گاری اختیار کریں۔

ان آیات میں رسول ﷺ ایک شخص کا حال سنارہے ہیں۔اور قیامت تک آنے والے لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی آیات کے بارے میں سمجھارہے ہیں۔

سورہ اعراف آیات 175 تا 179 پارہ نمبر 9

لوگوں کے سامنے اس کا حال سنایئے جسے ہم نے اپنی آیات عطا کی تھیں لیکن وہ ان سے نکل گیا۔پھر شیطان اس کے پیچھے پڑ گیا چنانچہ وہ گمراہ ہو گیا اور ہم چاہتے تو ان آیات کے ذریعے سے بلندی عطا کر دیتے مگر وہ تو زمین کی طرف جھک گیا اور اپنی خواہش کی اطاعت کرنے لگا اس کی مثال کتے کی طرح ہے کہ اگر تو اس پر حملہ نہ کرے تو بھی زبان لٹکائے اور اگر حملہ نہ کرے تو بھی زبان لٹکائے۔یہی مثال ان لوگوں کی ہے جو اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلاتے ہیں آپ ﷺ یہ قصے ان لوگوں کو سناتے رہا کریں شاید وہ کچھ غور وفکر کریں ایسے لوگوں کی مثال بہت ہی بری ہے جنہوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا اور اپنے اوپر ظلم کرتے رہے اللہ تعالیٰ جسے ہدایت دے وہی ہدایت پانے والا ہے اور جسے وہ گمراہ کر دے تو ایسے ہی لوگ نقصان اٹھانے والے ہیں بہت سے جن اور انسان ہیں جنہیں ہم نے جہنم کے لیے پیدا کیا ہے ان کے دل تو ہیں مگر ان سے سمجھتے نہیں اور آنکھیں ہیں لیکن ان سے دیکھتے نہیں اور کان ہیں لیکن ان سے سنتے نہیں ایسے لوگ جانوروں کی طرح ہیں بلکہ ان سے گئے گزرے ہیں اور یہی لوگ غفلت میں پڑے ہوئے ہیں۔

خواتین وحضرات!

کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے ایک مرتد انسان کو دکھایا جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنی آیات دیں تھیں مگر اُس نے اللہ تعالیٰ کی آیات سے بلندی حاصل کرنے کے بجائے شیطان کے بہکاوے میں آ کر اپنی خواہش کی اطاعت کرنے لگا۔اور اس کی حالت کتے کی طرح ہوگئی۔کیونکہ وہ زمین والوں کی طرف جھک گیا۔اگر وہ آسمانوں والے کے آگے جھک جاتا یعنی آیات کی اطاعت کرتا۔تو اسے بلندی نصیب ہونی تھی۔مگر وہ زمین والوں کی اطاعت کرنے لگا۔اور گمراہ ہو کر کتا بن گیا

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کس انسان کو گمراہ کہہ رہے ہیں، کتا کہہ رہے ہیں جس نے اللہ تعالیٰ کی آیات سے بلندی حاصل کرنے کی بجائے اللہ تعالیٰ کی آیات کو چھوڑ دیا اللہ تعالیٰ کی آیات چھوڑنے والا کتے کی طرح ہے جو ہر حال میں زبان لٹکاتا ہے اور ہانپتا ہے چاہے اس پر آپ حملہ کریں یا نہ کریں اس نے ہر حال میں ہانپنا ہے یہی کتے کی مثال اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کے لئے بھی دی ہے جو اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلاتے ہیں یعنی اللہ تعالیٰ نے تو قرآن پاک بات کوئی اور کہی ہوتی ہے اور لوگ جو بات تشریح کی آڑ میں کرتے ہیں وہ ترجمے کے بالکل مطابق نہیں ہوتی گویا وہ اللہ تعالیٰ کی آیات کو چھوڑ کر جھٹلا کر کسی اور بات کی ترغیب دیتے ہیں ہم لوگوں کا حال بھی یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں آیات دیں تو ہم نے اسے جھٹلا دیا اللہ تعالیٰ کی آیات سے کچھ فائدہ حاصل نہ کیا اگر اللہ تعالیٰ ہمیں قرآن پاک نہ دیتے تو بھی ہم گمراہ تھے اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک دیا تو اس کو جھٹلا کر پھر بھی گمراہ ہیں کیونکہ لوگ اللہ کو چھوڑ کر دوسروں کی اطاعت کر رہے ہیں جس طرح کتا ہر حالت میں ہانپتا ہے اسی طرح ہم بھی ہر حالت میں گمراہ ہیں اگر کسی کو قرآن پاک کی طرف توجہ دلائی جاتی تو وہ اللہ تعالیٰ کی آیات میں غور کرنے کی بجائے اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلا کر گمراہ رہتے ہیں اور اس طرح گمراہ بن جاتے ہیں ایسے ہی لوگوں کی مثال کتے کی طرح ہے ایسے ہی لوگ نقصان اٹھانے والے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جھٹلانے لوگ خود پر ظلم کر رہے ہیں کیونکہ اس طرح وہ گمراہ بن جاتے ہیں اور ایسے ہی لوگوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جنہیں ہم نے جہنم کے لیے پیدا کیا ہے ان کے دل تو ہیں مگر ان سے سمجھتے نہیں اور آنکھیں ہیں لیکن ان سے دیکھتے نہیں اور کان ہیں لیکن ان سے سنتے نہیں ایسے لوگ جانوروں کی طرح ہیں بلکہ ان سے گئے گزرے ہیں اور یہی لوگ غفلت میں پڑے ہوئے ہیں۔

نوٹ۔ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے ایک مرتد انسان کو دکھایا جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنی آیات دیں تھیں مگر اُس نے اللہ تعالیٰ کی آیات سے بلندی حاصل کرنے کے بجائے شیطان کے بہکاوے میں آ کر اپنی خواہش کی اطاعت کرنے لگا۔اور اس کی حالت کتے کی طرح ہوگئی۔کیونکہ وہ زمین والوں کی طرف جھک گیا۔اگر وہ آسمانوں والے کے آگے جھک جاتا یعنی آیات کی اطاعت کرتا۔تو اسے بلندی نصیب ہونی تھی۔مگر وہ زمین والوں کی اطاعت کرنے لگا۔اور گمراہ ہو کر کتا بن گیا۔اب جو لوگ بھی قیامت تک ایسا کریں گے ۔وہ گمراہ ہوں گے اور کتے ہوں گے۔

کیونکہ اندھے بہرے اور مردہ لوگ ہیں۔ایسے جن اور انسان صرف جہنم میں جانے کے لیے پیدا ہوئے ہیں۔کیونکہ انہوں نے سوچنا چھوڑ دیا ہے۔اور غفلت میں پڑے ہوئے ہیں۔

سورہ انعام۔آیات 25 تا 27۔پارہ 7

ان میں سے بعض وہ لوگ ہیں جو کان لگا کر تمہیں سنتے ہیں مگر ہم نے ان کے دلوں پر پردے ڈال رکھے ہیں جس کی وجہ سے وہ کچھ سمجھتے ہی نہیں۔ان کے کانوں میں گرانی ڈال دی ہے وہ تمام معجزے بھی دیکھ لیں۔تو اس پر یعنی قرآن پاک پر ایمان نہیں لائیں گے۔حتیٰ کہ جب وہ تمہارے پاس آ کر تم سے جھگڑتے ہیں تو ان میں سے جن لوگوں نے کفر کیا ہے۔کہتے ہیں۔کہ اس میں پہلے لوگوں کی کہانیاں ہیں وہ سچ کو قبول کرنے سے دوسروں کو روکتے ہیں اور خود بھی دور رہتے ہیں۔ وہ صرف خود کو ہلاک کر رہے ہیں۔مگر انہیں اس کا شعور نہیں آپ دیکھیں گے جب وہ دوزخ کے کنارے کھڑے کئے جائیں گے اس وقت وہ کہیں گے کاش کہ ہم کو دنیا میں واپس بھیج دیا جائے اور ہم اپنے رب کی آیات کو کبھی نہ جھٹلائیں اور ایمان لانے والوں میں شامل ہو جائیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ قرآن پاک رسول ﷺ آواز ہے۔اللہ تعالیٰ کہہ رہے ہیں کہ یہ لوگ آپ ﷺ کو سنتے ہیں مگر ہم نے ان کے دلوں پر پردے ڈال دیے ہیں تاکہ وہ آپ کی بات کو سمجھ نہ سکیں آپ انہیں کوئی بھی معجزہ دکھا دیں یہ کبھی قرآن پاک پر ایمان نہیں لائیں گے۔بلکہ یہ تو آپ ﷺ سے آکر جھگڑتے ہیں اور کفر کرنے والے قرآن پاک کے بارے میں کہتے ہیں کہ اس میں پہلے لوگوں کی کہانیاں ہیں وہ خود بھی سچ کو قبول نہیں کرتے اور دوسروں کو بھی روکتے ہیں اس حرکت سے وہ آپ ﷺ کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے بلکہ وہ اپنی تباہی کا سامان کر رہے ہیں مگر انہیں پتہ نہیں۔آپ وہ وقت دیکھیں گے جب انہیں دوزخ کے کنارے کھڑا کیا جائے گا اس وقت وہ کہیں گے کہ کاش ایسی کوئی صورت ہو کہ ہم دنیا میں واپس چلے جائیں اور اللہ تعالیٰ کی آیات کو کبھی نہ جھٹلائیں اور ایمان لانے والوں میں شامل ہو جائیں۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں اندھے بہرے اور مردہ یعنی جن کے دلوں پر پردہ ہے۔یعنی مرتد لوگوں کا زکر ہے۔

جو حال آپ ﷺ کے دور کے کافروں کا تھا۔وہی آج بھی کافر یعنی فرقہ پرستوں یعنی مرتدوں کا ہے۔انہیں قرآن پاک کی کوئی آیت دکھاؤ۔تو اس سے ہدایت حاصل کرنے کے بجائے اس کے بارے میں کوئی کہانی سنانی شروع کر دیں گے۔یعنی اس آیت کا تعلق اس کہانی سے ہے۔اس آیت کی یہ تاریخ ہے۔یہ اس لیے اُتری تھی یہ اُس کے لیے اُتری تھی۔اور اللہ تعالیٰ کے شریک بنالیں گے۔اس طرح ہر فرقے نے مختلف آیتوں کے لیے کہانیاں بنا رکھی ہیں۔جو بس پہلے دور کے لوگوں کے لیے آیات ہیں۔اور فرقہ پرست ایسی حرکتوں سے تو جیسے بلکل پاک صاف ہیں۔جیسے یہ قرآن تو صرف گنتی کے چند لوگوں کے لیے آیا تھا۔خبردار سن لو کہ قرآن پاک اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب ہے۔اور یہ قیامت تک آنے والے لوگوں کے لیے ہدایت بن کر آیا ہے۔

قرآن پاک رسول ﷺ کی آواز ہے۔جو بھی قرآن پاک کو نہیں سنے گا۔وہ مرتد ہے۔چاہے وہ فرقہ پرست کسی بھی دور میں ہوں۔قرآن پاک رسول ﷺ کی آواز ہے۔اس بات کو قرآن پاک سے دیکھتے ہیں۔

سورہ فاطر۔آیات 18 تا 26۔پارہ 22

کوئی بوجھ اٹھانے والا دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا اور اگر کوئی لدا ہوا انسان اپنا بوجھ اٹھانے کیلئے پکارے گا اس کے بوجھ کا ایک چھوٹا سا حصہ بھی ہٹانے کیلئے کوئی نہ آئے گا چاہے وہ قریب ترین رشتہ دار ہی کیوں نہ ہو۔آپ ﷺ تو صرف انہی لوگوں کو خبردار کر سکتے ہیں۔جو بغیر دیکھے اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں جو شخص بھی پاک ہوتا ہے تو اپنے لیے پاک ہوتا ہے اور سب کو اللہ تعالیٰ کی طرف واپس جانا ہے۔

اندھا اور آنکھوں والا برابر نہیں ہو سکتے۔نہ تاریکیاں اور روشنی برابر ہے۔نہ چھاؤں اور دھوپ ایک جیسی ہے اور نہ زندہ اور مردے برابر ہیں اللہ جسے چاہتا ہے سنواتا ہے مگر آپ ﷺ اِن لوگوں کو نہیں سنا سکتے جو قبروں میں پڑے ہیں آپ ﷺ تو بس ایک خبردار کرنے والے ہیں۔ہم نے آپ کو سچ کے ساتھ بھیجا ہے بشارت دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر اور کوئی امت ایسی نہیں گزری۔جس میں کوئی خبردار کرنے والا نہ آیا ہو اب اگر یہ لوگ آپ ﷺ کو جھٹلاتے ہیں تو ان سے پہلے گزرے ہوئے لوگ بھی جھٹلا چکے ہیں ان کے پاس ان کے رسول روشن دلائل، صحیفے اور روشن ہدایت دینے والی کتاب لے کر آئے تھے پھر ان لوگوں نے نہ مانا تو میں ان کو پکڑ لیا اور دیکھ لو کہ میری سزا کسی سخت ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں۔اندھا اور آنکھوں والا برابر نہیں ہو سکتے نہ اندھیرا اور روشنی برابر ہے نہ چھاؤں اور دھوپ ایک جیسی ہے اور نہ زندہ اور مردے برابر ہیں اللہ جسے چاہتا ہے سنواتا ہے مگر آپ ﷺ اِن لوگون کو نہیں سنا سکتے جو قبروں میں پڑے ہیں یعنی جو مرتد ہیں۔آپ ﷺ تو بس ایک خبردار کرنے والے ہیں۔ہم نے آپ کو سچ کے ساتھ بھیجا ہے بشارت دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر اور کوئی امت ایسی نہیں گزری۔جس میں کوئی خبردار کرنے والا نہ آیا ہو اب اگر یہ لوگ آپ ﷺ کو جھٹلاتے ہیں تو ان سے پہلے

گزرے ہوئے لوگ بھی جھٹلا چکے ہیں ان کے پاس ان کے رسول روشن دلائل، صحیفے اور روشن ہدایت دینے والی کتاب لے کر آئے تھے پھر ان لوگوں نے نہ مانا تو میں ان کو پکڑ لیا اور دیکھ لو کہ میری سزا کسی سخت ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ قرآن پاک رسول ﷺ کی آواز ہے۔ جو مرتد لوگوں پر اثر نہیں کرتی۔

اس طرح فرقہ پرست یعنی مرتد لوگوں نے آپ ﷺ کو جھٹلا دیا ہے۔ تو ان سے پہلے گزرے ہوئے لوگ بھی جھٹلا چکے ہیں ان کے پاس ان کے رسول روشن دلائل، صحیفے اور روشن ہدایت دینے والی کتاب لے کر آئے تھے پھر ان لوگوں نے نہ مانا تو اللہ تعالیٰ نے ان کو پکڑ لیا اور دیکھ لو کہ اللہ تعالیٰ کی سزا کسی سخت ہے۔

سورہ ہود۔ آیات 18 تا 24۔ پارہ نمبر 12

اس سے بڑا ظالم کون ہوگا جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بنائے یہ لوگ اپنے رب کے سامنے پیش کئے جائیں گے اور گواہ کہیں گے کہ یہی لوگ ہیں جنہوں نے اپنے رب پر جھوٹ بولا خبر دار رہو کہ ظالموں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے جو لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے روکتے ہیں اور اس میں عیب تلاش کرتے ہیں اور وہ آخرت سے بھی انکار کرتے ہیں یہ لوگ دنیا میں اللہ تعالیٰ کو عاجز نہیں کر سکتے اور نہ اللہ تعالیٰ کے سوا ان کا کوئی ولی ہے ان کو دوگنا عذاب ہوگا نہ وہ سننے کی طاقت رکھتے تھے اور نہ وہ دیکھتے تھے یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے آپ کو نقصان میں ڈالا اور جو جھوٹ وہ بناتے تھے ان سے گم ہو گئے بے شک وہ آخرت میں سب زیادہ نقصان اٹھانے والے ہیں بے شک وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے صالح عمل کیے اور اپنے رب کے آگے عاجزی کرتے رہے یہی لوگ جنتی ہیں یہ جنت میں ہمیشہ رہیں گے دونوں فریقوں کی مثال ایسی ہے جیسے ایک اندھا ہو اور بہرا ہو اور دوسرا دیکھتا اور سنتا ہے کیا دونوں کی حالت برابر ہے تو کیا تم اس مثال میں غور نہیں کرتے پھر کیا تم نصیحت حاصل نہیں کرتے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ دو قسم کے لوگ دکھا رہے ہیں ایک قسم ان لوگوں کی ہے جو ظالم ہیں یعنی مرتد یعنی فرقہ پرست ہیں۔ جو اندھے اور بہرے ہیں اور دوسری قسم کے لوگ وہ ہیں جو دیکھنے اور سننے والے ہیں۔ یعنی ایمان والے ہیں۔

پہلی قسم کے اندھے اور بہرے یعنی مرتد لوگوں کو سب سے بڑا ظالم کہا گیا ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹی باتیں بناتے رہتے تھے ان کے خلاف رسول ﷺ گواہی دیں گے کہ یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بولے ایسے ہی لوگوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے یہ اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بنانے کے ساتھ لوگوں کو اللہ کے راستے یعنی قرآن پاک سے روکتے تھے اور اس میں پیچیدگیاں پیدا کرتے تھے۔

خواتین وحضرات!

فرقہ پرست آخرت سے اس طرح انکار کرنے والے ہیں یعنی جس طرح اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں آخرت کے بارے میں بتایا ہے اس طریقے کو نہیں مانتے بلکہ اپنی طرف سے آخرت کے بارے میں جھوٹ بنا رکھے ہیں کہ یہ سفارش کرے گا قیامت کے دن وہ سفارش کرے گا یہ بات سفارش کرے گی وہ بات سفارش کرے گی۔ قرآن سے تصدیق کیے بغیر اندھوں اور بہروں کی طرح ان باتوں پر عمل کر رہے ہیں یہ لوگ نہ تو دنیا میں اللہ تعالیٰ کو عاجز کر سکے اور نہ آخرت میں اللہ تعالیٰ کے سوا ان کا کوئی مددگار ہوگا ان کو ڈبل عذاب دیا جائے گا۔

وہ قرآن پاک سے اندھے اور بہرے بنے رہے۔ ان لوگوں کے خلاف رسول ﷺ بھی گواہی دیں گے کہ یہ لوگ اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بناتے تھے۔

خواتین وحضرات!

آپ کہیں گے کہ ہم نے تو کبھی اللہ تعالیٰ پر جھوٹ نہیں بنایا کیا آپ جو باتیں سنتے ہیں وہی آگے دوسروں تک نہیں پہنچا دیتے اگلے بندے کو علم تو آپ کی وجہ سے ملا کیا آپ نے قرآن پاک سے اس کی تصدیق کی۔ کیونکہ سچ اور جھوٹ میں فرق کرنے والی کتاب تو قرآن پاک ہے۔ جو لوگ اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بناتے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے آپ کو نقصان میں ڈالا اور آخرت میں یہ سب سے زیادہ نقصان اٹھانے والے ہیں ان کو ڈبل عذاب اس لئے دیا جائے گا ایک تو یہ جھوٹی کہانیاں بناتے تھے دوسرا لوگوں کو قرآن پاک سے اس طرح روکتے تھے کہ اس میں پیچیدگیاں بیان کرتے تھے۔ مثلاً تم قرآن پاک کو سمجھ نہیں سکتے۔ خود سمجھو گے تو گمراہ ہو جاؤ گے۔ لہذا فرقے کے نام نہاد مفسر سے سمجھو۔ یہ وہ نام نہاد مفسر ہیں جو اسلام اور ایمان والے نہ تھے۔ اور نہ ان کو ان الفاظ کے مطلب پتہ تھا۔

خواتین وحضرات!

اب ان کے مقابلے میں اللہ تعالیٰ دوسرے لوگ دکھاتا ہے۔ جو دیکھنے والے ہیں اور سننے والے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جو ایمان لائے یعنی جنھوں نے قرآن پاک کو سچ مانا اور اسکی اطاعت کی۔ اللہ تعالیٰ کی ہدایت کے مطابق عمل کیے۔ ان کو اللہ تعالیٰ نے صالح اعمال کہا اور اللہ تعالیٰ کے آگے یعنی قرآن پاک کے آگے عاجز رہے یعنی جھکے رہے۔ یہ لوگ جنتی ہیں یہ جنت میں ہمیشہ رہیں گے اللہ تعالیٰ نے دونوں گروہ دکھا دیے دونوں کا حشر بھی کیا ہونے والا ہے وہ بھی دکھا دیا ایک گروہ جو فرقہ پرستوں کا ہے۔ جو مرتد ہے۔ اندھوں اور بہروں کا گروہ ہے یہ اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے روکنے والے اور اس میں عیب تلاش کرنے اور ٹیڑھی باتیں پیدا کرنے والے لوگ ہیں اور اللہ تعالیٰ کے متعلق کہانیاں بتاتے ہیں۔ دوسرا گروہ دیکھنے اور سننے والا یعنی ایمان والا یعنی قرآن پاک کی اطاعت والا اور ان کے اعمال ہیں صالح اعمال ہیں وہ جنتی ہیں۔

سورہ اعراف۔ آیات 196 تا 198۔ پارہ 9

بلا شبہ میرا ولی تو وہ اللہ تعالیٰ ہے جس نے یہ کتاب نازل کی ہے اور وہی تمام لوگوں کو ولی ہے اور جن کو تم اللہ کے سوا پکارتے ہو وہ نہ تو تمہیں مدد پہنچانے کی طاقت رکھتے ہیں اور نہ خود اپنی مدد کر سکتے ہیں اگر آپ ان کو ہدایت یعنی قرآن پاک کی طرف بلائیں تو وہ سنتے ہی نہیں اور آپ دیکھتے ہیں کہ گویا وہ آپ کو دیکھ رہے ہیں حالانکہ وہ کچھ بھی نہیں دیکھتے۔ پس آپ درگزر کریں اور نیکی کا حکم دیں اور جاہلوں کی پرواہ نہ کریں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں بہرہ اور اندھا مرتد یعنی فرقہ پرست ہیں اس لیے کہا گیا ہے جب لوگوں کو رسول ﷺ ہدایت یعنی قرآن پاک کی طرف بلاتے ہیں تو وہ سنتے ہی نہیں اور اندھوں کی طرح ہیں ویسے تو آپ کی طرف دیکھتے ہیں۔ لیکن ان کو کچھ نظر نہیں آتا پس آپ ﷺ ایسے لوگوں کو نظر انداز کر دیں اور نیکی کا حکم دیں اور جاہلوں کی پرواہ نہ کریں۔

خواتین وحضرات!

ہم قرآن پاک سے جان چکے ہیں اندھے اور بہرے لوگ فرقہ پرست ہیں۔ جو مرتد ہیں نبی ﷺ فرماتے ہیں بے شک میرا ولی وہ اللہ تعالیٰ ہے جس نے یہ کتاب نازل کی ہے اور وہی تمام لوگوں کا ولی ہے اور جن کو اللہ تعالیٰ کے سوا پکارتے ہو۔ وہ نہ تو تمہیں مدد پہنچانے کی طاقت رکھتے ہیں اور نہ اپنی مدد کر سکتے ہیں اگر آپ ﷺ ان کو ہدایت یعنی قرآن کی طرف بلائیں تو وہ سنتے ہی نہیں اور آپ ﷺ دیکھتے ہیں کہ وہ لوگ آپ کو دیکھ رہے ہیں مگر وہ کچھ بھی نہیں دیکھتے پس آپ ﷺ ایسے لوگوں کو نظر انداز کریں اور نیکی کا حکم دیں اور جاہلوں کی پرواہ نہ کریں۔

خواتین وحضرات!

یہ تو ان لوگوں کا رویہ ہے جو آپ ﷺ کے ساتھ قرآن کی تبلیغ کیلئے لوگوں کا تھا کیا ہم لوگ جو خود کو مسلمان کہتے ہیں کیا اسی طرح قرآن پاک کو نہیں پڑھتے، ہم کیا سن رہے ہیں کیا سمجھ رہے ہیں ہم کیا پڑھ رہے ہیں ہمارا رویہ بہروں اور اندھوں کی طرح نہیں ہے!! کیا ہم اللہ کی مددگاری پر بھروسہ کرتے ہیں قرآن کی بتائی ہوئی مددگاری پر بھروسہ کرتے ہیں یا اپنے فرقوں کی بتائی ہوئی مددگاری پر بھروسہ کرتے ہیں سوال یہ ہے کہ کیا ہم اندھے اور بہرے ہیں یا ہدایت یعنی قرآن پاک والے ہیں؟

رسول ﷺ کو ولی تو اللہ تعالیٰ تھا۔ ہمارا ولی کون ہے۔ قرآن پاک یا فرقے؟

انہی آیات کو اب میں تفصیل کے ساتھ پیش کر رہی ہوں تاکہ آپ جان جائیں کہ اندھے بہرے لوگ مرتد یعنی فرقہ پرست لوگ ہیں۔ جو قرآن پاک کی طرف نہیں آتے حالانکہ رسول ﷺ انہیں قرآن پاک کی طرف بلاتے ہیں۔ زرا آپ فرقہ پرستوں کو یعنی مرتدوں کو دیکھیں کہ وہ قرآن پاک کھول کر بیٹھے ہوتے ہیں۔ رسول ﷺ نہیں قرآن پاک کے زریعے کیا بتا رہے ہیں اس کا انہیں کچھ پتہ نہیں ہوتا۔ بہت سے لوگ سمجھتے ہیں۔ کہ یہ فرقہ پرست یعنی مرتد قرآن پاک کھول کر رسول ﷺ کو دیکھ رہیں ہیں۔ مگر وہ کچھ بھی نہیں دیکھتے۔ اور جو لوگ گھروں میں قرآن پاک کھولتے ہیں۔ وہ بھی ان مرتدوں کی اطاعت کرنیوالے ہیں۔ قرآن پاک تو رسول ﷺ کی آواز ہے۔ تصویر ہے۔ جو قیامت تک آنے والے لوگوں کو قرآن پاک کی طرف بلائیں گے۔

اور جو قرآن پاک کی آواز نہیں سنتے۔ گویا وہ رسول ﷺ کو نہیں دیکھتے۔

آئیں انہی آیات کو دوبارہ قرآن پاک سے دیکھتے ہیں۔ تاکہ مرتد یعنی فرقہ پرستوں کی حالت آپ پر واضح ہو جائے۔

سورہ اعراف۔ آیات 189 تا 205 پارہ 9

وہی تو ہے جس نے تمھیں ایک جان سے پیدا کیا۔ اور اس سے اس کا جوڑا بنایا۔ تاکہ وہ اس کے پاس آرام پائے۔ پھر جب اس سے قربت کی۔ تو اسے ہلکا سا حمل ہوا۔ پھر وہ اس کو لیے پھرتی ہے۔ پھر جب وہ بوجھل ہو جاتی ہے۔ تو دونوں مل کر اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں۔ جو ان کا رب ہے۔ کہ اگر تو نے ہمیں تندرست بچہ دیا تو ہم تمھارے شکر گزار

ہوں گے۔

پھر جب اُس نے انہیں تندرست بچہ دیا۔ تو وہ دونوں اس میں سے جو انہیں دیا اللہ تعالیٰ کے شریک بنانے لگے۔ اُس میں جو اللہ تعالیٰ نے انہیں دیا ہے پس اللہ تعالیٰ اس سے بلند ہے۔ جو اس کے شریک بناتے ہیں۔ کیا وہ ایسوں کو شریک بناتے ہیں۔ جو کچھ بھی نہیں پیدا نہیں کر سکتے۔ وہ خود مخلوق ہیں۔ اور نہ وہ ان کی مدد کی طاقت رکھتے ہیں۔ اور نہ خود اپنی ہی مدد کر سکتے ہیں۔ اور اگر آپ ﷺ ان کو ہدایت کی طرف بلائیں۔ تو تمھاری اطاعت نہ کریں گے۔ تمھارے لیے برابر ہے کہ تم انہیں بلاؤ یا خاموش رہو۔

بیشک وہ لوگ جنہیں تم اللہ تعالیٰ کے سوا پکارتے ہو۔ وہ تمھارے جیسے غلام ہی ہیں۔ پس تم ان کو بلاؤ تو چاہیے۔ کہ وہ تمھیں جواب دیں۔ اگر تم سچے ہو۔ کیا ان کے پاؤں ہیں۔ جن سے یہ چلتے ہیں۔ یا ان کے ہاتھ ہیں۔ جن سے وہ پکڑتے ہیں۔ یا ان کی آنکھیں ہیں۔ جن سے وہ دیکھتے ہیں۔ یا ان کے کان ہیں جن سے وہ سنتے ہیں۔ آپ ﷺ کہہ دو کہ تم اپنے ٹھہرائے ہوئے شریکوں کو بلالو۔ پھر میرے خلاف تدبیر کرو اور مجھے مہلت بھی نہ دو۔

بلاشبہ میرا ولی تو وہ اللہ تعالیٰ ہے جس نے یہ کتاب نازل کی ہے اور وہی تمام صالحوں کا ولی ہے اور جن کو تم اللہ کے سوا پکارتے ہو وہ نہ تو تمہیں مدد پہنچانے کی طاقت رکھتے ہیں اور نہ خود اپنی مدد کر سکتے ہیں اگر آپ ان کو ہدایت یعنی قرآن پاک کی طرف بلائیں تو وہ سنتے ہی نہیں اور آپ دیکھتے ہیں کہ گویا وہ آپ کو دیکھ رہے ہیں حالانکہ وہ کچھ بھی نہیں دیکھتے پس آپ درگزر کریں اور نیکی کا حکم دیں اور جاہلوں کی پرواہ نہ کریں۔

اور اگر شیطان کی طرف سے کوئی وسوسہ پیدا ہو جائے۔ تو اللہ تعالیٰ سے پناہ طلب کر لیا کرو۔ بے شک وہ سننے والا جاننے والا ہے۔

بے شک جو لوگ جو پرہیزگار ہیں جب شیطان کی طرف سے انہیں کوئی وسوسہ چھو جاتا ہے۔ تو وہ یاد کرتے ہیں پھر اُسی وقت دیکھنے لگتے ہیں۔

اور ان لوگوں کے بھائی انہیں گمراہی میں لے جاتے ہیں۔ اور پھر وہ کوئی کمی نہیں کرتے۔

اور جب آپ ان کے پاس کوئی معجزہ نہ لائیں۔ تو کہتے ہیں۔ تم نے خود ہی کوئی معجزہ کیوں نہ انتخاب کر لیا۔ آپ ﷺ کہیے۔ میں تو صرف اس چیز کی اطاعت کرتا ہوں۔ جو میرے رب کی طرف سے مجھ پر وحی کی جاتی ہے، یہ تمہارے رب کی طرف سے آنکھیں ہیں۔ اور ہدایت اور رحمت ہے۔ ان لوگوں کے لیے جو ایمان لاتے ہیں۔ اور جب قرآن پڑھا جائے۔ تو اسے غور سے سنو اور خاموش رہو۔ تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔

اور اپنے رب کو یاد کرو۔ دل میں عاجزی کے ساتھ اور خوف کے ساتھ اور بغیر آواز بلند کیے ہوئے اپنے رب کو صبح اور شام کو یاد کرو۔ اور غافلوں میں سے نہ ہونا۔ بے شک جو آپ کے رب کے پاس ہیں وہ اس کی غلامی سے تکبر نہیں کرتے۔ اور اسکی پاکی بیان کرتے ہیں۔ اور اس کو سجدہ کرتے ہیں۔

خواتین و حضرات!

ان آیات میں مرتدوں یعنی فرقہ پرستوں اور ایمان والوں کے بارے میں تفصیل سے بات چیت کی گئی ہے۔ فرقہ پرست نہ جانے کس کس کو اپنا ولی بناتے ہیں۔ رسول ﷺ اللہ تعالیٰ کو اپنا ولی بناتے ہیں۔ اور نیک لوگوں کا ولی بھی اللہ تعالیٰ ہے۔ جس نے انسان کی ہدایت کے لیے قرآن پاک نازل کیا ہے۔ جو ایمان والوں کی آنکھیں ہے۔ اس طرح ایمان والے ہدایت حاصل کرتے ہیں۔ اور ہر لمحہ اپنے رب کو یاد کرتے ہیں۔ جبکہ فرقہ پرست رسول ﷺ کی آواز نہیں سنتے۔ اور اپنے نام نہاد مفسروں اور فرقوں کی غلامی کرتے ہیں۔ جبکہ ایمان والے اللہ تعالیٰ کی غلامی کرتے ہیں۔ اور اُسی کو اپنا مددگار سمجھتے ہیں۔

خواتین و حضرات!

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے۔ کہ جس بچے کو اللہ تعالیٰ سے مانگتے ہیں۔ پھر وہ اسے فرقہ پرست بنا دیتے ہیں۔ گویا اس بچے کی پیدائش میں فرقہ پرستوں کا بھی حق ہے۔

❁ سورہ بنی اسرائیل۔ آیت 45 تا 48 پارہ 15

اور جب آپ ﷺ قرآن پڑھنے لگیں تو ہم آپ کے اور ان لوگوں کے درمیان ایک چھپا ہوا پردہ حائل کر دیتے ہیں۔ جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے ہم نے ان کے دلوں پر پردہ چڑھا دیا ہے کہ وہ اس قرآن پاک کو سمجھ ہی نہ سکیں اور ان کے کانوں میں بہرہ پن (بوجھ) ہے اور جب آپ قرآن میں اپنے اکیلئے رب کا ذکر کرتے ہیں تو وہ نفرت سے پیٹھ پھیر کر بھاگ جاتے ہیں ہم خوب جانتے ہیں کہ یہ کس بات کیلئے کان لگاتے ہیں اور یہ بھی جانتے ہیں جو وہ سرگوشی کرتے ہیں جب یہ ظالم کہتے ہیں کہ تم ایک ایسے آدمی کی اطاعت کرتے ہو جس پر کسی نے جادو کر رکھا ہے اور دیکھیے آپ کے لئے کیسی کیسی مثالیں بیان کر رہے ہیں یہ لوگ ایسے گمراہ ہیں اب وہ راستہ نہیں پا سکتے۔

خواتین و حضرات!

ان آیات میں آپ ﷺ کے زمانے کے مرتدوں یعنی فرقہ پرستوں کی بات ہو رہی ہے۔

آپ نے دیکھا کہ اللہ نے ان لوگوں کے دلوں پر پردہ چڑھا دیا ہے جو لوگ آخرت کو نہیں مانتے یعنی جو قرآن پاک کے مطابق آخرت کو نہیں مانتے لہذا اللہ تعالیٰ ان کے کان بھی

بند کر دیتے ہیں

ان لوگوں نے چونکہ اللہ تعالیٰ کے سوا بھی بہت مددگار سمجھ رکھے تھے۔اس لئے جب آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کا صرف اکیلئے ذکر کرتے ہیں تو ایسے لوگ نفرت سے پیٹھ پھیر کر جاگ جاتے تھے۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم خوب جانتے ہیں کہ وہ کیا سننے کیلئے کان لگاتے ہیں اور سرگوشی کرتے ہیں جب یہ ظالم کہتے ہیں کہ تم ایک ایسے آدمی کی اطاعت کررہے ہو جس پر کسی نے جادو کررکھا ہے اور دیکھیے کہ آپ ﷺ کے لئے کیا کیا مثالیں بیان کرتے ہیں یہ لوگ ایسے گمراہ ہیں یعنی یہ لوگ ایسا اپنا راستہ بھول چکے ہیں کہ اب وہ راستہ نہ پاسکیں گے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ یہ لوگ صرف قرآن کی بات اس لئے سننا چاہتے تھے کہ وہ کوئی اعتراض کی بات ڈھونڈیں لہذا ایسے لوگ جو قرآن پاک سے ہدایت پانے کے بجائے اعتراض کی باتیں ڈھونڈتے ہیں۔اللہ تعالیٰ ان کے دلوں پر ایک خفیہ پردہ ڈال دیتے ہیں چونکہ ان کی نظر اور دل میں اللہ تعالیٰ کی کوئی عزت نہیں ہوتی لہذا اللہ تعالیٰ بھی اپنی نفرت کا اظہار اس طرح کرتے ہیں کہ ان کے دلوں پر پردہ ڈال دیتے ہیں اور ان کے کان نصیحت سننے سے بند کر دیتے ہیں تا کہ وہ کچھ نہ ہی سمجھیں اللہ تعالیٰ کو بھی ان کی کوئی ضرورت نہیں اور نہ ہی یہ اللہ تعالیٰ کی چاہت ہیں۔

خواتین وحضرات!

یہ لوگ نبی ﷺ کے بارے میں کہتے ہیں کہ اس پر کسی نے جادو کردیا ہے کیونکہ وہ اکیلے اللہ تعالیٰ کا ذکر قرآن پاک میں کرتے ہیں۔اور جو نبی ﷺ کی اطاعت کرنے والے ہیں وہ بھی اکیلے اللہ تعالیٰ کا قرآن پاک میں ذکر کرتے ہیں جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ سے محبت نہیں ہوتی۔لہذا پیٹھ پھیر کر بھاگ جاتے ہیں یہ صرف لوگ اس لئے کان لگاتے ہیں کہ شاید اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کا ذکر ہو کسی کی اطاعت کا ذکر ہو مگر ایسے لوگوں کو قرآن پاک میں ایسا کچھ نہیں ملتا۔لہذا پیٹھ پھیر کر نفرت سے بھاگتے ہیں۔

خواتین وحضرات!

قرآن پاک میں ہمارا شمار کن لوگوں میں ہوتا ہے اکیلے اللہ تعالیٰ کا ذکر سن کر خوش ہوتے ہیں یا اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی اور کا زکر سننا چاہتے ہیں۔رسول ﷺ نے تو قرآن پاک میں صرف اکیلے اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا ہے۔یعنی توحید بیان کی ہے۔

خواتین وحضرات!

حیرانگی کی بات یہ ہے۔کہ آج بھی جو اکیلے اللہ تعالیٰ کا ذکر قرآن پاک کے زریعے کرتے ہیں۔فرقہ پرست یعنی مرتد اس کو جادو زدہ سمجھتے ہیں۔

سورہ بنی اسرائیل۔آیات 88 تا 98۔پارہ 15

آپ ﷺ کہیے۔کہ اگر تمام انسان اور جن سب مل کر قرآن پاک جیسی کوئی کتاب لانے کی کوشش کریں تو نہ لاسکیں گے۔چاہے وہ سب ایک دوسرے کے مددگار ہی کیوں نہ ہوں جائیں۔اور ہم نے اس قرآن پاک میں لوگوں کیلئے ہر طرح کی مثال مختلف طریقوں سے بیان کی ہے مگر اکثر لوگوں نے اسے تسلیم نہ کیا اور کہنے لگے کہ ہم اس وقت تک ایمان نہ لائیں گے۔جب تک آپؐ ہمارے لئے زمین سے چشمہ نہ جاری کردیں یا آپ کا کھجوروں اور انگوروں کا باغ ہو پھر آپ اس میں نہریں جاری کردیں یا آپ آسمان کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے ہم پر گرادیں جیسے آپ کا دعویٰ ہے یا اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتوں کو سامنے لے آئیں یا آپ کا سونے کا گھر ہو یا آپ آسمان میں چڑھ جائیں اور ہم آپ کے چڑھنے کو بھی نہ مانیں گے جب تک آپؐ ہمارے لئے ایک کتاب نہ لائیں جس کو ہم پڑھ لیں۔آپؐ کہہ دیجئے کہ میرا رب پاک ہے میں تو صرف ایک پیغام پہنچانے والا انسان ہوں۔لوگوں کے پاس جب ہدایت آگئی تو اس پر ایمان لانے سے ان کو کس چیز نے روکا ہے جو وہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو رسول بنا کر بھیجا ہے آپ ان سے کہیے کہ اگر زمین پر فرشتے اطمینان سے چل پھر رہے ہوتے تو ہم آسمان سے ان کے لئے کوئی فرشتہ ہی رسول بنا کر بھیجتے آپ ان سے کہیے کہ میرے اور تمہارے درمیان بس اللہ تعالیٰ کی گواہی کافی ہے یقیناً وہ اپنے غلاموں سے باخبر دیکھتا ہے جسے اللہ تعالیٰ ہدایت دے وہی ہدایت پاسکتا ہے اور جسے وہ گمراہ کردے تو ایسے لوگوں کے لئے اللہ کے سوا آپ کوئی ولی نہ پائیں گے اور قیامت کے دن ہم انہیں اوندھا منہ اندھے، گونگے اور بہرے اٹھائیں گے ان کا ٹھکانہ جہنم ہے جب بھی اس کی آگ بجھنے لگے گی ہم اسے ان پر اور بھڑکادیں گے یہ ان کا بدلہ ہے کیونکہ وہ ہماری آیات سے کفر کرتے تھے۔اور کہتے تھے۔کہ جب ہماری ہڈیاں ریزہ ریزہ ہوجائیں گی تو کیا ہمیں نئے سرے سے پیدا کر کے دوبارہ اٹھایا جائے گا۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں ان لوگوں کو اندھا، بہرہ اور گونگا کہا گیا ہے جو رسول پاک ﷺ سے معجزہ طلب کرتے ہیں چونکہ آپ ﷺ سے پہلے جتنے بھی پیغمبر آئے وہ معجزات کے ساتھ آئے لیکن آپ ﷺ کی نبوت کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے معجزہ کو مسترد کر دیا اور قرآن پاک کو امر کر دیا رسول ﷺ قرآن پاک کی بہت تعریف فرماتے ہیں کہ قرآن پاک ایسی کتاب ہے جسے تمام انسان اور تمام جن مل کر بھی بنانا چاہیں تو اس جیسی نہیں بنا سکتے اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں لوگوں کے لئے ہر قسم کی مثالیں مختلف طریقوں سے بیان کی ہیں مگر لوگوں نے قرآن پاک کو قبول نہیں کیا قرآن پاک کو قبول کرنے کیلئے معجزے مانگے۔

خواتین وحضرات!

اس کیلئے میں اسی کتاب یعنی قرآن پاک میں بہرے، اندھے اور گونگے کسے کہتے ہیں کی مثال دینا چاہوں گی کہ آپ غور کریں کہ اللہ تعالیٰ نے صرف قرآن پاک نہ ماننے والوں یعنی فرقہ پرستوں یعنی مرتدوں کو کس کس طرح مردہ، بہرہ اور اندھا کہا ہے کیسے کیسے بات کو تفصیل سے بیان کیا ہے کیسی کیسی مثالیں پیش کی ہیں اور قرآن پاک کو سچ ماننے والا اور اس کی اطاعت کرنے والے کو زندہ دیکھنے والا اور سننے والا کہا ہے کیا اتنی آیات میں مردہ، بہرہ اور اندھا کو سمجھنے کیلئے ابھی آپ کو کچھ اور بھی درکار ہے ہرگز نہیں، ہرگز نہیں۔

اللہ تعالیٰ اپنی آیات کی تفسیر اور تشریح کیلئے خود ہی کافی ہے اس کی مثال کیلئے یہی میری ایک کتاب ہی کافی ہے کس طرح اللہ مردہ، بہرہ اور اندھا کو مختلف مثالوں کے ذریعے یہ بتاتے ہیں کہ قرآن پاک کو نہ سمجھنے والا ایسا ہے۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں لوگ قرآن کو سچ ماننے کیلئے آپ سے مختلف قسم کے معجزے طلب کر رہے ہیں اس کی وجہ یہی تھی کہ پہلے جتنے پیغمبر کتاب لے کر آئے تو کتاب پر عمل درآمد کرنے کیلئے لوگوں کو معجزہ دکھانے کی ضرورت پیش آئی لیکن قرآن پاک کے نزول کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے معجزہ مسترد کر دیا اور قرآن پاک کی تعلیمات کو امر کر دیا آپ ﷺ نے لوگوں کے معجزات طلب کرنے کی صورت میں جواب دیا کہ میرا رب پاک ہے میں تو صرف ایک پیغام پہنچانے والا ہوں لوگوں کے پاس جب ہدایت یعنی قرآن آ گیا تو اس کو ماننے سے کس چیز نے روکا ہے جو وہ یہ کہتے ہیں کہ ایک انسان کس طرح رسول ہو سکتا ہے تو ان لوگوں کیلئے جواب یہ ہے کہ اگر زمین میں فرشتے زندگی بسر کرتے تو ان کیلئے اللہ تعالیٰ فرشتے کو رسول بنا کر بھیجنا تھا مگر زمین پر چونکہ انسان بستے ہیں لہذا انسان کو ہی رسول بنا کر بھیجا گیا اور اس بات کیلئے اللہ تعالیٰ کی گواہی کافی ہے۔

خواتین وحضرات!

وہ لوگ بھی مرتد تھے اور آج بھی فرقہ پرست مرتد قرآن پاک کو جھٹلا کر ہر وقت معجزے ثابت کرتے ہیں۔ دونوں کے صرف ایکشن میں فرق ہے۔ دونوں معجزوں کے طلب گار رہیں۔

ان آیات میں اوندھے منہ، اندھے، گونگے اور بہرے یعنی مرتد جہنم میں ڈالے جانے والے ان لوگوں کو کہا گیا ہے جو قرآن پاک کی آیات پر یقین نہیں کرتے تھے اور کہتے تھے کہ ہم ذرہ ذرہ ہو کر ختم ہو جائیں گے تو کیا پھر ہمیں پیدا کر کے دوبارہ اٹھایا جائے گا اگر یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی آیات کو ماننے والے ہوتے غور کرنے والے ہوتے تو اللہ تعالیٰ نے دوبارہ پیدا کرنے والی بے شمار مثالیں دی ہیں ان میں غور کرتے تو اس بات کو سمجھ لینا تھا مگر انہوں نے قرآن پاک کی آیات کو نہ مانا اور نہ سمجھا اور ایسے ہی مر گئے تو ایسے ہی لوگ جہنم میں جانے والے ہیں اور یہی لوگ جہنم میں اوندھے منہ اندھے بہرے اور گونگے بنا کر پھینکے جائیں گے یہ ان کی سزا ہے قرآن پاک کو نہ سمجھنے کی حالانکہ تمام معجزے طلب کرنے کے بعد انہوں نے یہ بھی کہا کہ وہ پھر بھی نہیں مانیں گے جب تک کہ آپ ایک کتاب نہ لائیں جسے وہ پڑھیں گے۔

خواتین وحضرات!

آج صرف ایک بات کا جواب دیں ہم بھی معجزوں کا طلب گار رہیں یا قرآن پاک کے طلب گار رہیں دونوں کا انجام آپ کے سامنے ہے۔

- سورہ کہف آیات 54 تا 58 پارہ 15

اور ہم نے اس قرآن میں لوگوں کو سمجھانے کے لیے طرح طرح کی مثالیں بیان کی ہیں۔ لیکن انسان سب چیزوں سے بڑھ کر جھگڑالو ہے۔ اور جب لوگوں کے پاس ہدایت آ گئی۔ تو ان کو کس چیز نے منع کیا۔ کہ وہ ایمان نہ لائیں۔ اور اپنے رب سے بخشش نہ مانگیں۔ سوائے اس بات کے ان کو بھی اگلے لوگوں کی سی سنت پیش آئے۔ یا ان پر عذاب آ جائے۔ اور ہم رسولوں کو صرف اس لیے بھیجتے ہیں۔ کہ وہ لوگوں کو خوشخبری دیں اور ڈرائیں۔ اور کافر لوگ جھوٹ کے ساتھ جھگڑتے ہیں۔ تا کہ وہ اس سے سچ کو نیچا دکھا سکیں اور انہوں نے میری آیات اور دھمکیوں کو مذاق بنا لیا ہے۔ اور اس سے بڑا ظالم کون ہوگا۔ جس کو اس کے رب کی آیات کے ذریعے نصیحت کی جائے اور وہ ان سے منہ موڑ

لے۔اور جو گناہ وہ اپنے ہاتھوں سے کر چکا ہے اسے بھول جائے۔بے شک ہم نے ان کے دلوں پر پردے ڈال دیئے ہیں۔اوران کے کان بند ہیں اور آپ ﷺ ان کو ہدایت کی طرف بلائیں تو جب بھی ہرگز وہ ہدایت حاصل نہ کریں گے۔اور آپ کا رب بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔اگر اللہ تعالیٰ ان کے اعمال کے بدلے میں انہیں پکڑتا تو ان پر جلد عذاب لے آتا۔لیکن ان کے لیے ایک وقت مقرر ہے۔اور وہ ہرگز اس سے کوئی پناہ کی جگہ نہ پاسکیں گے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں۔کہ جب لوگوں کے پاس ہدایت یعنی قرآن پاک آگیا تو ان کو قرآن پاک پر ایمان لانے سے کس نے روک دیا۔ایمان کا مطلب ہے۔قرآن پاک کو سچ سمجھنا اور اس کی اطاعت کرنا۔یعنی قرآن پاک کو سچ سمجھنے اور اس کی اطاعت سے کس نے روک دیا۔کیا وہ اللہ تعالیٰ کے عذاب کا انتظار کر رہے ہیں۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔کافر یعنی فرقہ پرست لوگ جھوٹ کے ساتھ جھگڑتے ہیں۔تاکہ وہ اس سے قرآن پاک کے سچ کو نیچا دکھا سکیں اور انہوں نے میری آیات اور دھمکیوں کو مذاق بنالیا ہے۔اور اس سے بڑا ظالم کون ہوگا۔جس کو اس کے رب کی آیات کے ذریعے نصیحت کی جائے اور وہ ان سے منہ موڑ لے۔اور جو گناہ وہ اپنے ہاتھوں سے کر چکا ہے اسے بھول جائے۔بے شک ہم نے ان کے دلوں پر پردے ڈال دیئے ہیں۔اوران کے کان بند ہیں اور آپ ﷺ ان کو ہدایت کی طرف بلائیں تو جب بھی ہرگز وہ ہدایت حاصل نہ کریں گے۔اور آپ کا رب بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔اگر اللہ تعالیٰ ان کے اعمال کے بدلے میں انہیں پکڑتا تو ان پر جلد عذاب لے آتا۔لیکن ان کے لیے ایک وقت مقرر ہے۔اور وہ ہرگز اس سے کوئی پناہ کی جگہ نہ پاسکیں گے۔

فرقہ پرست رسول ﷺ کی لائی ہوئی ہدایت یعنی قران پاک کی طرف نہیں آتے۔حالانکہ آپ ﷺ ان کو قرآن پاک کی طرف بلا رہے ہیں ۔مگر یہ نہیں آتے۔

سورہ کہف۔آیات 100 تا 108۔پارہ 15

اور وہ دن ہوگا جب ہم جہنم کافروں یعنی فرقہ پرستوں کے بلکل سامنے لائیں گے۔جن کی آنکھوں پر میری نصیحت یعنی قرآن پاک سے پردہ پڑا ہوا تھا اور وہ کچھ سننے کو تیار ہی نہ تھے۔تو کیا یہ لوگ جنہوں نے کفر کیا ہے۔یہ خیال کرتے ہیں کہ مجھے چھوڑ کر میرے غلاموں کو ہی ولی بنالیں گے ہم نے ایسے ہی کافروں کے لیے جہنم تیار کر رکھی ہے۔

آپ ﷺ کہیے کیا ہم تمہیں بتائیں کہ اعمال میں سب سے زیادہ نقصان اُٹھانے والے کون ہیں۔یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنی کوششیں دنیا کی زندگی کے لیے برباد کیں ہیں اور وہ سمجھتے ہیں کہ وہ بہت اچھے کام کر رہے ہیں۔یہی لوگ ہیں جنہوں نے اپنے پروردگار کی آیات سے کفر کیا اور ملاقات سے۔

پس ان کے سب اعمال ضائع ہوجائیں گے اور نہ ان کے لیے ہم کوئی وزن قائم کریں گے۔یہ جہنم ان کا بدلہ ہے۔جنہوں نے کفر کیا تھا۔اور میری آیات اور رسولوں کا مذاق اڑایا۔البتہ وہ لوگ جو ایمان لائے اور صالح عمل کرتے رہے۔ان کی مہمان نوازی کے لیے فردوس کے باغ ہونگے۔جس میں وہ ہمیشہ کے لیے رہیں گے اور کبھی اس جگہ سے نکل کر دوسری جگہ نہ جانا چاہیں گے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا۔کہ ان آیات میں کافروں یعنی فرقہ پرستوں کے بارے میں تفصیل سے بات چیت کی گئی ہے۔جنہوں اپنے فرقوں کے نام نہاد مفسروں کو اپنا ولی بنا رکھا ہے۔اور قرآن پاک سے آنکھیں بند کر رکھی ہیں۔اور وہ قرآن پاک کے سچ کو سننا بھی گوارہ نہیں کرتے۔

اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ جس کی آنکھوں پر میری نصیحت یعنی قرآن پاک سے پردہ پڑا ہوا تھا اور وہ قرآن پاک کی بات سننے کے لیے تیار ہی نہ تھے۔وہ کیا سوچتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر اللہ تعالیٰ کے غلاموں کو ہی مددگار بنالیں گے۔ایسے ہی کافروں کی مہمان نوازی کے لیے جہنم تیار پڑی ہے۔ایسے ہی لوگوں کے اعمال کا کوئی وزن نہیں ہوگا۔یہ جہنم ہی ان کو بدلے میں ملے گی اور ایمان والے یعنی جن لوگوں نے قرآن پاک کی نصیحت پر عمل کیا ہوگا۔ان کے لیے فردوس کے باغ ہونگے۔جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور وہاں سے کہیں جانا نہ چاہیں گے۔

یہ فرقہ پرست لوگ اللہ تعالیٰ کی آیات کا مذاق اُڑاتے ہیں۔اور رسول ﷺ کی اطاعت کی آڑ میں دوسرے رسولوں کا مذاق اُڑاتے ہیں۔اور دوسرے رسولوں کی تضحیک کرتے ہیں۔اور تمام رسولوں کو رسول ﷺ سے کم درجے کا سمجھتے ہیں۔حالانکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں رسولوں میں فرق کرنے سے منع کیا ہے۔اس کے بارے میں آیات دیکھنے کے لیے میری کتاب دیکھیں ایمان کسے کہتے ہیں اس کتاب کا پارٹ نمبر 2 رسولوں پر ایمان لانے کا کیا طریقہ ہے۔

سورہ انبیاء۔آیات 1 تا 10۔پارہ 17

لوگوں کے حساب کا وقت آپہنچا ہے اور وہ ابھی تک غفلت میں منہ موڑے ہوئے ہیں جب بھی ان کے ان رب کے طرف سے کوئی نصیحت یعنی کتاب آتی ہے تو اسے سن لیتے ہیں مگر کھیل میں پڑے رہتے ہیں ان کے دل غفلت میں پڑے ہوئے ہیں اور یہ ظالم خفیہ مشورے کرتے ہیں کہ کیا یہ تمہارے جیسا انسان نہیں پھر تم دیکھتے ہوئے بھی جادو میں

کے پاس کیوں آتے ہو۔رسول ﷺ نے کہا کہ میرا رب زمین اور آسمان کی ہر بات جانتا ہے وہ خوب سننے والا جاننے والا ہے بلکہ انہوں نے کہا کہ یہ قرآن خواب کے خیالات ہیں بلکہ رسول ﷺ نے اسے خود ہی بنالیا ہے بلکہ وہ ایک شاعر ہے ورنہ اسے ہمارے پاس معجزہ لانا چاہیے تھا جیسا کہ پہلے رسول بھیجے گئے تھےاس سے پہلے ہم نے جس بستی کو بھی ہلاک کیا وہ معجزے دیکھ کر ایمان لے آئے تھے۔تو کیا یہ لوگ ایمان لے آئیں گے اور آپ ﷺ سے پہلے بھی ہم نے مردوں کو ہی رسول بنا کر بھیجا جن کی طرف ہم وحی بھیجتے تھے اگر تم نہیں جانتے تو نصیحت والوں سے پوچھ لو اور ہم نے ان انبیاء کے جسم ایسے نہیں بنائے تھے جو کھانا نہ کھائیں اور نہ وہ ہمیشہ رہنے والے تھے پھر ہم نے ان سے اپنے وعدے کو سچا کر دکھایا تو ان کو اور جس کو چاہا نجات دی اور حد سے بڑھنے والوں کو ہلاک کر دیا اور ہم نے تمہاری طرف ایک کتاب نازل کی ہے جس میں تمہارے لئے نصیحت ہے تو کیا تم سمجھتے نہیں !

خواتین وحضرات !

ان آیات میں اللہ تعالیٰ اپنی طرف سے بھیجنے والی کتاب کی ضرورت اہمیت اور مقصد کو سختی اور شدت سے واضح کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ قیامت آنے والی ہے جبکہ لوگوں کو کوئی فکر ہی نہیں ہے جب بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کے پاس کوئی نصیحت آتی ہے تو اسے سن تو لیتے ہیں مگر کھیل میں پڑے رہتے ہیں ان کے دل غفلت میں ڈوبے ہوئے ہیں انہیں کچھ سمجھ نہیں آتی کہ وہ کیا کر رہے ہیں۔

خواتین وحضرات !

ان آیات میں اللہ تعالیٰ لوگوں کا سلوک دکھا رہے ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کی کتاب کے ساتھ کیا رویہ اختیار کرتے ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کی کتاب کو سن تو لیتے ہیں مگر وہ جن کاموں میں مصروف ہوتے ہیں ان میں ویسے ہی مصروف رہتے ہیں اور ان کو چھوڑتے نہیں ہیں یعنی اپنے کرتوتوں سے باز نہیں آتے اللہ تعالیٰ کی بھیجی ہوئی نعمت سے اپنے اصلاح نہیں کرتے نصیحت کو نہیں سمجھتے ان کے دل اسقدر غفلت میں ڈوبے ہوئے ہیں کہ وہ جانتے نہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کی کتاب کے ساتھ کیا سلوک کر رہے ہیں یہ سلوک تو اللہ تعالیٰ کی کتاب کے ساتھ ہوتا ہے اب جو رویہ رسول کے ساتھ اختیار کرتے ہیں وہ دکھایا جارہا ہے پہلے اجتماعی بات ہو رہی تھی اب رسول ﷺ کے بارے میں جو خفیہ مشورے کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ وہ بتا رہے ہیں کہ لوگ کہتے ہیں کہ کیا یہ رسول تم جیسا انسان نہیں ہے جب لوگ یہ بات جانتے ہیں تو پھر نہ جانے اس کے جادو میں کیوں پھنس جاتے ہیں لوگوں نے مزید یہ بھی کہا کہ یہ قرآن خواب کے خیالات جیسی کتاب ہے بلکہ پیغمبر نے اسے خود ہی بنالیا ہے یہ ایک شاعر ہے اگر یہ نصیحت اللہ کی طرف سے بھیجی ہوئی ہوتی تو اسے ہمارے پاس معجزہ لانا چاہیے تھا جیسے پہلے نبی معجزہ لے کر آتے تھے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب پہلے نبی معجزہ لے کر آتے تھے تب یہ میری نصیحت کو کونسا مان لیتے تھے ان لوگوں کا رویہ ان لوگوں جیسا ہی تھا وہ معجزے دیکھ کر کونسا ایمان لے آتی تھی پھر اللہ تعالیٰ معجزے کو مسترد کرنے کیلئے اور قرآن پاک کو امر کرنے کیلئے لوگوں سے کہتے ہیں کہ آپ سے پہلے بھی جتنے پیغمبر آئے وہ مرد ہی تھے اگر آپ لوگ نہیں جانتے تو نصیحت والوں سے پوچھ لیں۔

خواتین وحضرات !

نصیحت قرآن پاک کا صفاتی نام ہے اور قرآن پاک سے پہلے آنے والی کتابوں کا نام بھی نصیحت تھا نصیحت والوں سے پوچھنے کا مطلب ہے جو ان کتابوں کو پڑھنے والے ہیں ان سے پوچھ لو کہ پہلے جتنے بھی رسول آئے وہ سب مرد تھے وہ کھانا کھاتے تھے اور وہ ہمیشہ زندہ رہنے والے نہ تھے جب لوگوں نے ان کی بات نہ مانی تو ہم نے ان سے کیے وعدے کو سچا کیا۔رسول کے ساتھ ساتھ جس کو بچانا چاہا بچالیا اور زیادتی کرنے والوں کو ہلاک کر دیا پھر اللہ تعالیٰ قیامت تک آنے والوں لوگوں سے مخاطب ہیں اور فرماتے ہیں لوگو ہم نے تمہاری طرف ایک ایسی کتاب نازل کی ہے جس میں تمہارا ہی ذکر ہے تمہارے لئے ہی نصیحت ہے تو کیا تم اتنی سے بات بھی نہیں سمجھتے ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے معجزے کو مسترد کر کے قرآن پاک کو امر کر دیا ہے اور ان آیات میں رسول ﷺ لوگوں کو ایک جواب دیتے ہیں کہ میرا اللہ خوب جانتا ہے جو زمین وآسمان کی ہر بات جانتا ہے۔

سورہ الحج۔آیات 42 تا 51۔پارہ 17

اگر یہ آپ ﷺ کو جھٹلاتے ہیں تو ان سے پہلے قوم نوح اور عاد اور ثمود بھی تو جھٹلا چکے ہیں اور قوم ابراہیم اور قوم لوط بھی اور مدین کے رہنے والے بھی اور موسیٰ کو بھی جھٹلایا گیا تھا سو میں نے کافروں کو کچھ مہلت دی پھر ان کو پکڑا میرا عذاب کیسا تھا پس کتنی بستیاں ہیں کہ ہم نے ان کو ہلاک کر ڈالا اس لئے کہ وہ ظالم تھیں اور آج وہ اپنی چھتوں پر اوندھی پڑی ہیں کتنے ہی کنویں بے کار اور کتنے ہی اونچے اونچے محل ویران پڑے ہیں کیا یہ لوگ زمین میں چلتے پھرتے نہیں کہ ان کے دل سمجھنے والے اور ان کے کان سننے والے ہوتے۔حقیقت یہ ہے کہ آنکھیں اندھی نہیں ہوتیں بلکہ وہ دل اندھے ہوتے ہیں جو سینوں میں ہیں یہ لوگ عذاب کیلئے جلدی مچا رہے ہیں اللہ تعالیٰ ہرگز اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرے گا مگر تیرے رب کے ہاں کا ایک دن تمہارے شمار کے ہزار برس کے برابر ہوا کرتا ہے کتنی ہی بستیاں ہیں جو ظالم تھیں میں نے پہلے ان کو مہلت دی پھر پکڑ لیا اور سب کو واپس تو میرے پاس ہی آنا ہے۔آپ ﷺ کہہ دیجیے کہ اے لوگو! بلاشبہ میں تمہیں واضح خبردار کرنے والا ہوں پس جو لوگ ایمان لے آئیں اور انہوں نے صالح عمل کئے ان کیلئے بخشش

اورعزت کی روزی ہےاوروہ لوگ جو ہماری آیتوں کوکمزورثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں وہی دوزخی ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ مرتدوں یعنی فرقہ پرستوں اورایمان والوں کی بات کررہے ہیں۔اللہ تعالیٰ مرتدوں کے بارے میں بات کررہے ہیں۔اندھاان لوگوں کوکہہ رہے ہیں جن کے دل اندھے ہوتے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جوعذاب کیلئے بے چین ہیں مگراللہ تعالیٰ نے عذاب کیلئے وعدے کا دن مقررکررکھا ہےاللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ کتنی ہی بستیاں تھیں جوظالم تھیں پہلے میں نے ان کومہلت دی پھرمیں نے ان کو پکڑلیا آخرکارانہیں واپس تومیرے پاس ہی آنا ہے۔پھررسول ﷺ قیامت تک آنے والے ایمان والے لوگوں سے کہہ رہے ہیں۔کہ میں بے شک واضح خبردارکرنے والا ہوں پس جولوگ ایمان لے آئے اورصالح عمل کیے ان کیلئے گناہوں سے معافی ہے اوربہترین رزق ہےاوروہ لوگ جواللہ تعالیٰ کی آیات کوکمزورثابت کرنے کی کوشش میں لگے رہے وہی دوزخی ہیں۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں اللہ تعالیٰ مرتدوں یعنی مختلف فرقوں کے بارے میں رسول ﷺ کوتسلی دے رہے ہیں کہ اگر یہ آپ کوجھٹلاتے ہیں توان سے پہلے لوگ بھی یہی کرتے چلے آئے ہیں اللہ تعالیٰ کا پیغام لانے والوں کولوگوں نے اس طرح ہی جھٹلایا ہے پہلے توان جھٹلانے والوں کواللہ تعالیٰ نے مہلت دی پھران کو پکڑلیا کتنی بستیاں اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ہلاک ہوگئیں اس لئے کہ وہ ظالم تھیں۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں مرتدوں یعنی فرقہ پرستوں کوکہا گیا ہے۔جوتمام رسولوں کے دورمیں پائے جاتے ہیں۔کہ جورسول کے لائے اللہ تعالیٰ کے پیغام پرایمان نہیں لاتے۔پھران پر اللہ تعالیٰ کا عذاب آجاتا ہے۔ایمان والےصرف وہ ہوتے ہیں۔جورسول کے لائے ہوئے پیغام کومان لیتے ہیں۔اور جواللہ تعالیٰ کی آیات کونیچا دکھاتے ہیں۔وہ جہنمی ہوتے ہیں

رسول ﷺ کے لائے ہوئے اللہ تعالیٰ کے پیغام کوریجکٹ کرکے فرقے بنالیے گئے ہیں۔اوررسول ﷺ کواس طرح جھٹلا دیا گیا ہے۔

سورہ انفال۔آیات 20 تا 24 پارہ 9

اے لوگو!جوایمان لائے ہواللہ اوراس کے رسول کی اطاعت کرو اورنافرمانی نہ کروان لوگوں کی طرح نہ ہوجاؤ جنہوں نے کہا ہم نے سنا حالانکہ وہ سنتے نہیں۔یقیناً وہ خداکے نزدیک بدترین قسم کے جانور ہیں وہ بہرے گونگے لوگ ہیں جوعقل سے کام نہیں لیتے اگراللہ تعالیٰ کومعلوم ہوتا کہ ان میں کچھ بھی بھلائی ہےتو وہ انہیں ضرور سننے کی توفیق دیتا اگروہ ان کوسنواتا تو وہ بےرخی کے ساتھ منہ پھیرجاتے۔اے لوگو!جوایمان لائے ہواللہ اوراس کے رسول کی پکارپرلبیک کہوجب رسول تمہیں اس چیز کی طرف بلائے جوزندگی بخشنے والی ہویعنی قرآن اورجان رکھوکہ اللہ تعالیٰ آدمی اوراس کے دل کے درمیان حائل ہےاوراسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کومرتد یعنی بہرا کہہ رہے ہیں جوکہتے ہیں کہ ہم نے سنا مگروہ سنتے نہیں ہیں۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں لوگو!جوایمان لائے ہواللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو۔

خواتین وحضرات!

ہم پہلے ایمان کوسمجھیں گے تاکہ اللہ اوراس کے رسول کی اطاعت بھی سمجھ میں آجائے سورہ محمد کی پہلی تین آیات پارہ نمبر 26 کے مطابق ایمان والے لوگ وہ ہیں جومحمد ﷺ پرنازل ہونے والے کوسچ مانتے ہیں اوراس کی اطاعت کرتے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آئیں واپس اپنی آیات کی طرف چلتے ہیں۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ایمان والے یعنی جوقرآن پاک کوسچ مانتے اوراطاعت کرتے ہیں اللہ کی اوراس کے رسول کی اطاعت کروان لوگوں کی طرح نہ ہوجاؤ جوکہتے ہیں ہم نے سنا مگروہ سنتے نہیں ہیں یقیناً وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بدترین قسم کے جانور ہیں وہ بہرےاورگونگے ہیں جوعقل سے کام نہیں لیتے اگراللہ تعالیٰ جانتے کہ ان لوگوں میں زراسی بھی بھلائی ہے۔تو وہ ان کوقرآن پاک سننے کی توفیق ضروردیتے اگراللہ تعالیٰ ان کوقرآن سنواتے بھی توانہوں نے منہ موڑلینا تھااے لوگوجوایمان والے ہویعنی اللہ کی آیات کوماننے والے ہواللہ اوراس کے رسول کی پکارپرلبیک کہوجب رسول ﷺ تمہیں اس چیز کی طرف بلائیں جوزندگی بخشنے والی ہویعنی

قرآن اور جان لو کہ اللہ تعالیٰ انسان اور اسے کے دل کے درمیان موجود ہے اور اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ ایمان والوں سے کہہ رہے کہ تم بھی مرتدوں یعنی فرقہ پرستوں کی طرح نہ ہوجانا۔ جو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کے بارے میں کہتے ہیں کہ ہم نے سنا مگر وہ مرتدوں کی طرح نہیں سنتے۔

سورہ انعام۔ آیات 33 تا 39۔ پارہ 7

ہم جانتے ہیں کہ آپ ﷺ کو وہ باتیں غمگین کرتی ہیں جو یہ کہتے ہیں پس درحقیقت یہ تمہیں نہیں جھٹلاتے بلکہ اللہ کی آیات کا انکار کرتے ہیں بے شک آپ سے پہلے بھی رسولوں کو جھٹلایا گیا پس االلہ تعالیٰ کی باتوں کو بدلنے کی طاقت کسی میں نہیں ہے اور پچھلے رسولوں کی ساتھ جو کچھ پیش آیا اس کی خبریں تم کو پہنچ چکی ہیں تاہم اگر لوگوں کی بے رخی تم سے برداشت نہیں ہوتی تو اگر تم میں کچھ زور ہے تو زمین میں کوئی سرنگ ڈھونڈ لو یا آسمان میں سیڑھی لگاؤ اور ان کے پاس معجزہ لاؤ اور اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو ان سب کو ہدایت پر جمع کر دیتا لہذا جاہلوں میں سے مت ہونا۔ بیشک قبول تو وہ لوگ کرتے ہیں جو سنتے ہیں۔ رہے مردے تو انہیں اللہ ہی قبروں سے اٹھائے گا پھر واپس لائیں جائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ اس پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی معجزہ کیوں نہیں اتارا گیا آپ ﷺ کہہ دیجئے کہ بے شک اللہ تعالیٰ اس بات پر قادر ہے کہ کوئی معجزہ نازل کردے لیکن ان میں اکثر لوگ علم نہیں رکھتے اور زمین میں جتنے چلتے والے جانور ہیں اور جتنے پرندے اپنے پروں سے اڑتے ہیں سب تمہاری طرح کی قسمیں ہیں ہم نے کتاب میں کوئی کسر نہیں چھوڑی ہے پھر وہ سب اپنے رب کی طرف لوٹائے جائیں گے اور جن لوگوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا وہ بہرے اور گونگے ہیں اور اندھیرے میں ہیں جسے اللہ تعالیٰ چاہے گمراہ کردیتا ہے اور جسے چاہے ہدایت دے دیتا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ سننے والا انسان اور مرتد یعنی فرقہ پرست کے بارے میں بات کر رہے ہیں۔ سننے والا انسان اسے کہہ رہے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی بات قبول کرنے والا ہے ورنہ وہ مرتد ہے یعنی مردہ ہے اور ایسے مرے ہوئے لوگوں کو اللہ تعالیٰ ہی اٹھائے گا جب وہ اللہ تعالیٰ کی طرف لائے جائیں گے ایسے لوگوں نے کہا کہ اس نبی پر پہلے انبیاء کی طرح معجزہ کیوں نہیں نازل کیا گیا آپ ﷺ کہہ دیں کہ بے شک اللہ تعالیٰ اس بات پر قادر ہے کہ وہ کوئی سا بھی معجزہ نازل کردے لیکن ان میں سے اکثر لوگ علم نہیں رکھتے یعنی کیا ان لوگوں کو نظر نہیں آتا کہ زمین پر جتنے چلنے والے حیوانات ہیں اور آسمان پر اڑنے والے پرندے ہیں یہ انسانوں کی طرح کی ہی اقسام ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے کتاب میں کوئی کسر نہیں چھوڑی ہے وہ اپنے رب کی طرف واپس جائیں گے کیا ان لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے یہ معجزے نظر نہیں آتے جو لوگ اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلاتے ہیں وہ بہرے اور گونگے ہیں اور اندھیروں میں پڑے ہوئے ہیں یعنی مرتد ہیں یعنی فرقہ پرست ہیں۔ اندھیرے میں اسی طرح نظر نہیں آتا جس طرح ایک اندھے کو نظر نہیں آتا جو لوگ اللہ تعالیٰ کی آیات پر لبیک نہیں کہتے بلکہ اسے جھٹلاتے ہیں وہ بہرے اور گونگے اور اندھے ہیں اللہ تعالیٰ جسے چاہے گمراہ کردے اور جسے چاہے سیدھے راستے کی راہنمائی کردیتا ہے۔

خواتین وحضرات!

لبیک کہنے والے تو سیدھا راستہ پالیں گے اور اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلانے والے کو اللہ تعالیٰ گمراہ کردیں گے

خواتین وحضرات!

چونکہ یہ لوگ نبی ﷺ سے معجزہ طلب کرتے تھے جیسے پہلے انبیاء کے ساتھ معجزے آئے تو اللہ تعالیٰ نبی کریم ﷺ سے فرماتے ہیں کہ یہ لوگ آپ کو نہیں جھٹلاتے بلکہ اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلا رہے ہیں ان لوگوں نے معجزے لانے والے انبیاء کے ساتھ بھی یہی کچھ کیا تھا اور انہوں نے صبر کیا۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں اللہ تعالیٰ معجزے کو مسترد کر رہے ہیں اور قرآن پاک کی تعلیمات کو امر کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ یہ آپ کو نہیں جھٹلا رہے بلکہ درحقیقت اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلا رہے ہیں اور یہی کچھ معجزہ کے ساتھ آنے والے انبیاء کی ساتھ بھی کیا لہذا االلہ تعالیٰ نے نبی ﷺ کے لئے معجزے کا اتارنا مسترد کرتے ہوئے فرمایا تاہم اگر تم سے لوگوں کی بے رخی برداشت نہیں ہوتی تو اگر تم میں کوئی طاقت ہو تو آسمان یا زمین سے ان لوگوں کیلئے معجزہ لانے کی کوشش کرو اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو ان سب کو ہدایت پر جمع کردیتا لہذا ان کی باتوں پر دھیان نہ دو اللہ کی آیات پر لبیک کہنے والے تو وہ لوگ ہیں جو سننے والے ہیں سمجھنے والے ہیں اور معجزے طلب کرنے والے لوگ تو مردہ ہیں ان کو اللہ قیامت والے دن خود ہی اٹھائے گا۔ جب یہ اللہ تعالیٰ کے پاس جائیں گے کیونکہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی تعلیمات کی قدر نہ کی۔

خواتین وحضرات!

آج بھی آپ کوقرآن پاک سے فیض حاصل کرنے والے لوگ نہیں ملیں گے معجزوں کی پرستش کرنے والے لوگ ملیں گے۔حالانکہ اللہ تعالیٰ رسول ﷺ کے لیے معجزے مسترد کر چکے ہیں۔

سورہ انعام۔آیت 122۔پارہ 8

کیا وہ جو مردہ تھا پھر ہم نے اس کو زندہ کر دیا اور اس کیلئے روشنی بنائی۔اس کی مدد سے وہ لوگوں میں چلتا ہے۔کیا وہ اُس کی طرح ہوسکتا ہے جو تاریکیوں میں ہو۔کہ اُن میں سے نکل نہیں سکتا اس طرح کافروں کو اُن کے اعمال خوبصورت معلوم ہوتے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ زندہ اور مردے کی بات کررہے ہیں۔روشنی قرآن پاک کا ایک صفاتی نام ہے یعنی جو انسان قرآن کی روشنی میں چلتا ہے وہ زندہ ہے اور جو قرآن پاک کی روشنی کے بغیر ہے وہ اندھیرے میں ہے یعنی مردہ ہے۔

قرآن پاک ایک جدید معاشرے اور جدید تعلیم کی تربیت کرتا ہے ایک تعلیم یافتہ انسان ہی اللہ تعالیٰ کی باتوں کو سمجھنے کی صلاحیت رکھتا ہے ایک تعلیم یافتہ انسان ہی رات دن اللہ تعالیٰ کے ہونے والے معجزوں کو سمجھ سکتا ہے یہ دنیاوی معجزے اتنے ہیں جو کہ کبھی ختم ہی نہیں ہوتے صرف آج کل جغرافک چینل کو ہی دیکھ لیجئے اللہ تعالیٰ کی قدرت کی نئی نئی کہانیاں انسان پر روز کھلتی ہیں لہذا ایک تعلیم یافتہ انسان اللہ تعالیٰ کی قدرتوں میں غور کرنے کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ کی کتاب کی تعلیمات پر عمل کرے تو یہی اللہ تعالیٰ کی کتاب پر عمل عبادت کی طرح ہی ہیں اس لئے ان کو نیک اعمال یا اعمال صالح کہا جاتا ہے آپ نے دیکھا ہوگا کہ پورے قرآن میں اللہ تعالیٰ اس طرح بیان کرتے ہیں ’’جو ایمان لائے اوو صالح اعمال کرتے رہے ان کیلئے جنتیں ہیں‘‘ یعنی جنھوں نے اللہ کی آیات کو سچ مانا اور اس کی اطاعت کی یہ صالح اعمال ہیں۔جو اعمال اللہ تعالیٰ کی باتوں کی روشنی میں کئے لہذا ان کیلئے جنتیں ہیں۔اور جو کافر یعنی فرقہ پرست ہیں جو تاریکیوں میں پڑے ہوئے ہیں۔وہاں سے نکل نہیں سکتے۔اس طرح کافروں کو ان کے اعمال خوبصورت معلوم ہوتے ہیں۔اندھیرے والا انسان اور روشنی والا انسان برابر نہیں ہیں۔روشنی والا انسان قرآن پاک والا ہے۔اور اندھیرے والا انسان مرتد یعنی فرقہ پرست ہے۔

سورہ بقرہ۔آیات 87 تا 89۔پارہ نمبر 1

ہم نے موسیٰ کو کتاب دی اس کے بعد کئی رسول بھیجے اور عیسیٰ ابن مریم کو واضح دلائل دے کر بھیجا اور روح پاک یعنی انجیل سے اس کی مدد کی۔پھر جب بھی کوئی رسول تمہاری خواہشات نفس کے خلاف کوئی حکم لے کر تمہارے پاس آیا تو تم نے تکبر کیا ایک جماعت کو جھٹلا دیا اور ایک گروہ کو قتل کر ڈالا وہ کہتے ہیں کہ ہمارے دلوں پر غلاف چڑھے ہوئے ہیں نہیں بلکہ لعنت بھیج دی ہے ان پر اللہ تعالیٰ نے ان کے کفر کی وجہ سے پس وہ کم ہی ایمان لاتے ہیں اور جب ان کے پاس ایک کتاب اللہ تعالیٰ کی طرف سے آ گئی ہے۔جو ان کتابوں کی تصدیق کرتی ہے جو ان کے پاس موجود تھی اور اس سے پہلے وہ دعائیں مانگا کرتے تھے کافروں پر فتح کی پھر جب وہ قرآن آ گیا جسے وہ پہچان بھی گئے تو انہوں نے اس کا کفر کر دیا خدا کی لعنت ہو کفر کرنے والوں پر۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے مرتد یعنی نہ سمجھنے والے دلوں والے لوگ یعنی ایسے لوگ جن کو نہ کچھ نظر آتا ہے اور نہ وہ سنتے ہیں لہذا ان کے دل نہیں بدلتے اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں پر لعنت بھیج رہے ہیں ان کا انکار کی وجہ سے کہ وہ کم ہی اسے مانتے ہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے آئی ہوئی کتاب کے ساتھ ان کا کیا برتاؤ ہے اس کے باوجود کہ یہ کتاب یعنی قرآن پہلی کتابوں کی تصدیق بھی کرتا ہے جب قرآن نہیں آیا تھا تو اس وقت لوگ جو تورات اور انجیل والے فرقوں میں بٹے ہوئے لوگ تھے وہ دعائیں مانگا کرتے تھے کہ اگر ہمارے پاس ایسی کتاب آ جائے وہ اسے مانیں گے اور اس طرح وہ جھوٹے لوگوں پر فتح پالیں گے یعنی فرقوں میں بٹے ہوئے لوگوں پر فتح حاصل کرلیں گے مگر جب ان کے پاس قرآن آ گیا اور انہوں نے اسے پہچان بھی لیا تو انہوں نے اسے قبول کرنے سے انکار کر دیا لعنت ہو انکار کرنے والوں پر اللہ رب العالمین کی۔

خواتین وحضرات!

اس انکار کی وجہ یہ تھی کہ جب بھی کوئی کوئی رسول یعنی کتاب لاتا ہے اللہ تعالیٰ کا پیغام لاتا ہے وہ لوگوں کی خواہش کے مطابق نہیں ہوتا۔تو لوگ اسے جھٹلا دیتے ہیں یا اس کے مقابلے میں سرکشی اختیار کرتے ہیں اب دیکھیں کہ حضرت عیسیٰ کے پاس سب سے زیادہ معجزے تھے اور روح پاک یعنی انجیل سے بھی مدد کی

خواتین وحضرات

اللہ کی کتاب کو کس طرح روح کہا جاتا ہے اس کیلئے سورہ شوریٰ کی دو آیات 51 و 52 دیکھیں۔اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ کو معجزے اور انجیل دے کر اس کی مدد کی مگر لوگوں کے کیا رنگ ڈھنگ ہیں کہ جب رسول ان کی خواہش کے خلاف کوئی چیز لاتا ہے یعنی کتاب تو یہ اسے جھٹلا دیتے ہیں یا نبی ہی قتل کر دیے گئے۔

خواتین وحضرات!

قرآن پاک کے ساتھ بھی یہی معاملہ ہے چونکہ قرآن پاک لوگوں کی خواہش نفس کے مطابق نہیں ہے لہذا لوگوں نے قرآن پاک کو چھوڑ کر اپنی اپنی پسند کے فرقوں میں شمولیت اختیار کر لی اور ہم سب کے دل قرآن پاک کی طرف سے غلافوں میں ہیں اسی لئے اللہ تعالیٰ نے فرقہ پرسون پر لعنت ڈال رکھی ہے اور ہم فرقوں میں تقسیم ہو چکے ہیں اور ہم پر عذاب درعذاب آرہے ہیں مگر قرآن کی طرف نہیں جاتے شاید قیامت کا انتظار کر رہے ہیں۔ایک بہت بڑے عذاب کا انتظار جس سے پھر نجات کی کوئی تدبیر کارگر نہ ہوگی سوائے اس طرح کے پچھتاوے کے جو انسان سورہ انعام آیت 27 پارہ نمبر 7 میں کرتا ہے آپ دیکھیں گے کہ جب وہ دوزخ کے کنارے کھڑے کئے جائیں گے اس وقت وہ کہیں گے کاش ایسی صورت ہو کہ اللہ تعالیٰ ہمیں دوبارہ دنیا میں بھیج دے تو ہم تیری آیات کو کبھی نہ جھٹلائیں گے اور اسے ماننے والوں میں سے ہو جائیں گے۔

سورہ حٰم السجدہ۔آیت 44۔پارہ 24

اور اگر ہم اس قرآن کو غیر زبان عربی بنا دیتے تو لوگ کہتے کہ اس کی آیات کو تفصیل سے بیان کیوں نہیں کیا گیا۔یہ کیا کہ کتاب تو عجمی زبان میں ہو اور مخاطب عربی ہوں ان سے کہہ دیجئے کہ جو لوگ ایمان لاتے ہیں اس کیلئے تو یہ کتاب ہدایت اور شفا ہے اور جو لوگ ایمان نہیں لاتے یہ ان کیلئے کانوں کی ڈاٹ ہے اور آنکھوں کی پٹی ہے ان کا حال تو ایسے ہے جیسے ان کو دور جگہ سے پکارا جا رہا ہو۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو بہرہ اور اندھا کہہ رہے ہیں جو قرآن پاک کی باتوں کو نہیں مانتے یعنی مرتد لوگ یعنی فرقہ پرست لوگ۔اور جو قرآن پاک کی باتوں کو مانتا ہے ان کے لئے تو یہ قرآن ہدایت اور شفا ہے۔

خواتین وحضرات!

جو لوگ قرآن پاک کے مرتد یعنی فرقہ پرست وہ اندھے اور بہرے لوگوں کی طرح ہیں ان کا حال تو ایسے ہے جیسے کوئی انہیں دور سے پکار رہا ہو۔

خواتین وحضرات!

یہ ہم لوگ ہیں یہ بہرے اور اندھے ہم لوگ ہیں ہم جانتے ہیں کہ قرآن ہمیں پکار رہا ہے مگر ہمارا حال ایسے ہے کہ جیسے کوئی بہت دور جگہ سے پکار رہا ہو مثلاً ہم سے جب کوئی بہت دور سے بات کرتا ہے ہم یہ تو سمجھتے ہیں کہ وہ ہمارے ساتھ بات کر رہا ہے مگر ہم اس کی بات سمجھنے سے قاصر ہوتے ہیں پوری بات کو سمجھ نہیں پاتے اس طرح ہم یہ تو سمجھتے ہیں کہ قرآن پاک ہدایت کیلئے آیا ہے مگر جس طرح ہم اسے عربی میں پڑھتے ہیں وہ ہماری زبان نہیں ہے لہذا ہم اللہ تعالیٰ کی ہدایت کو سمجھ نہیں پاتے اور اپنی گمراہی والی بیماریوں میں مبتلا رہتے ہیں اور ہمیں شفا نہیں ملتی جس کی ایک بڑی مثال یہ ہے کہ پاکستان تباہی کے دہانے پر کھڑا ہے اس لئے کہ ہم نے قرآن کی ہدایت چھوڑ کر فرقوں کی ہدایت کے پیچھے بھاگنا شروع کر دیا ہے۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں قرآن کو اردو میں سمجھنے کی اہمیت اور فضیلت بیان ہو رہی ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اگر میں اس کتاب کو عربی کے بجائے دوسری زبان میں نازل کرتا تو لوگوں نے کہنا تھا کہ یہ کیا بات ہوئی کہ کتاب تو دوسری زبان میں ہے اور مخاطب عربی قوم ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جو لوگ اللہ تعالیٰ کی باتوں کو مانتے ہیں ان کو اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ وہ کس زبان میں ہے وہ لوگ تو اس سے ہدایت حاصل کرتے ہیں اور شفا حاصل کرتے ہیں۔

خواتین وحضرات!

ہم اس قرآن سے ہدایت حاصل کرنے کے لئے اس کو اردو ترجمے کے ذریعے سیکھیں گے تا کہ اس کی تفصیلات کو سمجھ سکیں اور اس کی تفصیلات کو سمجھ کر ہدایت اور شفا حاصل کر سکیں۔

سورہ زخرف۔آیات 36 تا 44۔پارہ 25

اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کی نصیحت یعنی قرآن پاک سے غفلت اختیار کرتا ہے۔تو ہم اس کے لیے ایک شیطان مقرر کر دیتے ہیں۔وہ ہر وقت اس کے ساتھ رہتا ہے اور بلا شبہ وہ ان کو اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن سے روکتے ہیں اور یہ خیال کرتے ہیں کہ وہ ہدایت پر ہیں۔یہاں تک کہ جب وہ ہمارے پاس آئے گا تو کہے گا۔اے کاش میرے اور تمہارے درمیان مشرق اور مغرب کا فاصلہ ہوتا۔تو کتنا برا ساتھی ہے اور جب تم دنیا میں ظلم کر رہے تھے تو آج تم کو اس سے کچھ حاصل نہیں کہ تم سب عذاب میں برابر کے شریک ہو۔بھلا کیا آپ ﷺ بہروں کو سنائیں گے۔یا اندھوں کو یا ان کو جو کھلی گمراہی میں پڑے ہوئے ہیں۔پھر اگر ہم آپ کو دنیا سے لے گئے تو ہم ان سے ضرور بدلہ لیں گے۔یا ہم آپ ؐ

کو وہ عذاب دکھادیں۔ جس کا ہم نے ان سے وعدہ کر رکھا ہے۔ تو بے شک ہم ان پر ہر طرح سے قادر ہیں۔ آپؐ اس کو مضبوطی سے تھامے رکھیے۔ جو آپ کی طرف وحی کیا گیا ہے ۔ بے شک آپ سیدھے راستے پر ہیں اور بے شک یہ قرآن آپ کے لیے اور آپ کی قوم کے لیے نصیحت ہے اور عنقریب تم لوگوں سے اس کے بارے میں پوچھا جائے گا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ مرتد یعنی فرقہ پرستوں کی بات کر رہا ہے بہرہ اور اندھا اس کو کہہ رہے ہیں جو کوئی رحمٰن یعنی اللہ کی نصیحت یعنی قرآن پاک سے غفلت اختیار کرتا ہے تو ایسے بہروں اور اندھوں کیلئے اللہ تعالیٰ شیطان مقرر کر دیتے ہیں جو ہر وقت ان کے ساتھ رہتے ہیں اور وہ ان کو راستے یعنی قرآن پاک سے روکتے ہیں اور وہ لوگ سمجھتے ہیں کہ ہم ہدایت پر ہیں جب یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے پاس آئیں گے تو کہیں گے کاش اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے روکنے والے اور میرے درمیان مشرق اور مغرب کا فاصلہ ہوتا یہ وہ لوگ کہیں گے جو دنیا میں رحمٰن کی نصیحت یعنی قرآن پاک سے غفلت اختیار کئے ہوئے تھے۔ اللہ تعالیٰ پچھتانے والے لوگوں سے کہے گا کہ آج تمہیں ان باتوں سے کیا حاصل ہونے والا ہے تم سب عذاب میں برابر کے شریک ہو پھر اللہ تعالیٰ نبی کریم ﷺ سے مخاطب ہو کر فرماتے ہیں بس آپؐ اسکو مضبوطی سے تھامے رکھیے جو آپ کی طرف وحی کیا گیا ہے یعنی قرآن پاک بے شک آپ ﷺ سیدھے راستے پر ہیں اور بے شک یہ قرآن آپ کیلئے اور آپ کی قوم کیلئے نصیحت ہے اور عنقریب ہم سب لوگوں سے قرآن پاک کے بارے میں پوچھا جائے گا۔

خواتین وحضرات!

کیا جب اللہ تعالیٰ آپ سے قرآن پاک کے بارے میں پوچھیں گے۔ اپنی نصیحت کے بارے میں پوچھیں گے تو آپ کیا جواب دیں گے؟؟ کہ ہم تو مرتد تھے یا کہیں گے اندھے اور بہرے تھے یا کہیں گے کہ فرقے کے نام نہاد مفسر نے قرآن پاک سے روک رکھا تھا۔ اس لیے قرآن پاک کا کچھ پتہ نہیں۔ آپ کیا جواب دیں گے؟؟؟؟؟؟؟؟؟

سورہ حٰم السجدہ۔ آیت 2 تا 5۔ پارہ 24

یہ قرآن رحمٰن ورحیم کی طرف سے نازل ہوا ہے یہ ایک کتاب ہے جس کی آیات تفصیل سے بیان کی گئی ہیں قرآن عربی زبان میں ہے ان لوگوں کیلئے جو علم رکھتے ہیں یہ قرآن خوشخبری سنانے والا اور ڈرانے والا ہے لیکن ان میں اکثر لوگوں نے منہ پھیر لیا اور وہ سنتے ہی نہیں اور وہ کہتے ہیں کہ ہمارے دل غلافوں میں ہیں اس بات سے جس کی طرف آپ ﷺ ہمیں بلاتے ہیں اور ہمارے کانوں میں بوجھ ہے اور ہمارے اور تمہارے درمیان پردہ حائل ہے پس آپ اپنا کام کئے جائیں ہم اپنا کام کئے جاتے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ قرآن پاک علم والے لوگوں کے لیے ہے۔

کہ اللہ تعالیٰ مرتد یعنی بہرہ اور غلافوں والا دل اسے کہہ رہے ہیں جو قرآن پاک کی خوشخبری اور ڈرانے والی باتوں سے منہ پھیر لیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ آپؐ جن باتوں کی طرف ہمیں بلا رہے ہیں ان سے ہمارا دل غلافوں میں ہے یعنی ایسی باتوں سے ہمارا دل پردے میں ہے یعنی جس قرآن کی طرف آپؐ ہمیں بلاتے ہیں ہمارا دل ان باتوں کو سمجھنے والا نہیں ہے یا ہمیں ایسی باتوں کی سمجھ نہیں آتی ہم بہرے ہیں یہ لوگوں کا جواب ہے کہ ہم بہرے ہیں آپ کے درمیان اور ہمارے درمیان ایک دیوار ہے یعنی قرآن پاک نہ ماننے والے لوگ بڑی ہی خوش فہمیوں میں مبتلا ہیں وہ اپنی خوش فہمیوں کی دیوار توڑ کر قرآن پاک کی طرف نہیں آتے بلکہ جواب دیتے ہیں کہ آپ اپنا کام کئے جائیں ہم اپنا کام کریں گے یعنی نہ آپ ہمیں تنگ کریں نہ ہم آپ کو تنگ کرتے ہیں یعنی قرآن پاک کی طرف نہ آنے والوں کا خیال ہوتا ہے کہ ان کے پاس جو علم ہے باپ دادا کے راستے کا وہ کافی ہے۔

خواتین وحضرات!

جب ہم قرآن پاک میں غور کرتے ہیں تو سب سے بڑی بات جو ابھر کر ہمارے سامنے آتی ہے کہ ہم تعلیم کے بغیر قرآن پاک کو سمجھ نہیں سکتے آخر ہم کیسے عجیب لوگ تھے جو تعلیم کی مخالفت آج تک کرتے آئے ہیں کیونکہ تعلیم کے بغیر قرآن پاک کو نہیں سمجھا جاسکتا قرآن پاک کی تعلیم کے بغیر ایمان والا نہیں بنا جاسکتا چاہے وہ کتنا ہی نیک کیوں نہ ہو اور کوئی بھی ایمان کے بغیر جنت میں داخل نہیں ہوسکتا۔ اس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ تعلیم کتنی ضروری ہے اور قرآن پاک کو اردو میں سمجھنا یعنی اللہ تعالیٰ کی باتوں کو سمجھنا کتنا ضروری ہے۔

سورہ فرقان۔ آیات 41 تا44۔ پارہ نمبر 19

اور جب یہ لوگ آپ کو دیکھتے ہیں تو آپ کا مذاق اڑانے لگتے ہیں کہ کیا یہی وہ ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے رسول بنا کر بھیجا ہے اگر ہم اپنے معبودوں پر جمے نہ رہتے تو یہ ضرور ہمیں گمراہ کر دیتا اور جب وہ عذاب کو دیکھ لیں گے تو انہیں معلوم ہو جائے گا کہ کون راستے سے بھٹکا ہوا ہے کیا آپ نے اس کو دیکھا ہے جس نے اپنی خواہش کو اپنا معبود بنا لیا ہے تو کیا آپ ﷺ اس کے وکیل ہو سکتے ہیں یا آپ خیال کرتے ہیں کہ وہ سنتے ہیں یا سمجھتے ہیں وہ تو گویا جانور ہیں بلکہ ان سے بھی زیادہ گمراہ ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ مرتد یعنی فرقہ پرست بہرے اور نہ سمجھنے والے لوگ جانوروں سے زیادہ گمراہ ہیں کیونکہ انہوں نے اپنی خواہشات کو خدا بنا لیا ہے آج بھی آپ مختلف فرقوں والے لوگوں کو دیکھیں گے کہ انہوں نے اپنی خواہش کی آڑ میں اپنے نفس کو خدا بنا رکھا ہے قیامت والے دن ان کو معلوم ہو جائے گا کہ کون سیدھے راستے پر ہے اور کون بھٹکا ہوا ہے۔

خواتین وحضرات!

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ یہ لوگ جب آپ کو دیکھتے ہیں تو ہنستے ہیں کہ کیا یہی ہے وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے رسول بنا کر بھیجا ہے اگر ہم اپنے معبودوں پر جمے نہ رہتے تو اس نے تو ہمیں گمراہ کر دینا تھا اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب وہ عذاب دیکھ لیں گے تو خود ہی سمجھ جائیں گے کہ کون راستے سے بھٹکا ہوا تھا کون گمراہ تھا۔

سورہ لقمان۔ آیات 2 تا9۔ پارہ 21

یہ حکمت والی کتاب کی آیات ہیں جو احسان کرنے والوں کے لئے ہدایت اور رحمت ہے ان لوگوں کے لئے جو نماز پڑھتے ہیں اور زکوۃ دیتے ہیں اور آخرت پر یقین رکھتے ہیں یہی لوگ اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہیں اور یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں اور لوگوں میں وہ بھی ہیں جو اللہ تعالیٰ سے غافل کرنے والی فضول حدیث خریدتا ہے۔ تاکہ لوگوں کو بغیر علم کے اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے گمراہ کر دے اور اس کا مذاق اڑائے جن کیلئے قیامت میں ذلت کا عذاب ہوگا اور جب اس کو ہماری آیات پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو وہ منہ پھیر کر تکبر ہوا ایسے چل دیتا ہے گویا کہ جیسے اس نے سنا ہی نہیں گویا کہ اس کے دونوں کانوں میں بہرہ پن ہے پس اس کو دردناک عذاب کی خوشخبری سنا دیجئے۔ بے شک جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے صالح عمل کئے ان کیلئے نعمتوں والے باغ ہیں جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے یہ اللہ کا سچا وعدہ ہے اور وہ زبردست حکمت والا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں مرتد یعنی فرقہ پرست یعنی بہرہ اللہ تعالیٰ اس شخص کو کہہ رہے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی آیات سن کر اکڑ کر منہ پھیر کر چل دیتا ہے ایسے شخص کے لئے دردناک عذاب کی خوشخبری ہے یہ وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے گمراہ کرتے ہیں اور مذاق اڑاتے ہیں جو اللہ تعالیٰ سے غافل کرنے والے قصے کہانیاں سناتے ہیں تاکہ بغیر علم کے لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے گمراہ کر دیں ایسے لوگوں کیلئے دردناک عذاب کی خوشخبری ہے بے شک وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے صالح عمل کئے ان کے لئے نعمتوں والے باغ ہوں گے جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے یہ اللہ کا پکا وعدہ ہے یہ وعدہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں سے کر رہے ہیں جنہوں نے حکمت والی کتاب کی آیات کے مطابق عمل کیا ہوگا جو نیک عمل کرنے والوں کیلئے ہدایت اور رحمت ہے ان لوگوں کیلئے جو نماز پڑھتے ہیں اور زکوۃ دیتے ہیں اور آخرت پر یقین رکھتے ہیں یہ لوگ اپنے رب کیطرف سے ہدایت پر ہیں اور یہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں یعنی اللہ تعالیٰ کی باتوں کو ماننے والے جنت میں جائیں گے یہ اللہ تعالیٰ کا سچا وعدہ ہے۔

سورہ احقاف۔ آیات 24 تا26۔ پارہ 26

پھر جب انہوں نے ایک بادل کو اپنی وادیوں کی طرف آتے دیکھا تو کہنے لگے کہ یہ بادل ہے جو ہم پر برسے گا۔ نہیں بلکہ یہ وہی ہے جس کیلئے تم جلدی مچا رہے تھے یہ آندھی ہے۔ اس میں دردناک عذاب ہے اپنے رب کے حکم سے ہر چیز کو تباہ کر ڈالے گا پس وہ صبح کو ایسے ہوگئے کہ ان کے رہنے کی جگہوں کے سوا وہاں کچھ نظر نہ آتا تھا اس طرح ہم مجرموں کو بدلہ دیا کرتے ہیں۔ ان کو ہم نے وہ کچھ دیا تھا جو تم لوگوں کو نہیں دیا ہے ان کو ہم نے کان، آنکھیں اور دل سب کچھ دے رکھے تھے مگر نہ وہ کان ان کے کسی کام آئے نہ آنکھیں نہ دل کیونکہ وہ اللہ کی آیات کا انکار کرتے تھے اور اسی چیز کے پھیرے میں وہ آ گئے جس کا وہ مذاق اڑاتے تھے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے اندھا اور بہرہ اسے کہا ہے جن کی آنکھیں اور کان ان کے کسی کام نہ آئے یہ وہ لوگ ہیں جو اللہ کی آیات کا انکار کرتے تھے۔ نافرمان تھے

سورہ یونس۔ آیات 35 تا 40۔ پارہ نمبر 11

آپ ﷺ کہہ دیجیے کہ تمہارے بنائے ہوئے شریکوں میں کوئی ایسا ہے جو سچ کی طرف ہدایت کر سکے آپ ﷺ کہیئے اللہ تعالیٰ ہی سچ کی طرف ہدایت کرتا ہے بھلا وہ جو سچ کی طرف ہدایت کرتا ہے وہ اطاعت کا زیادہ حقدار ہے یا وہ جو خود بھی راستہ نہیں پاتا یہاں تک کہ اسے راستہ بتایا جائے پھر تمہیں کیا ہو گیا ہے تم کیسے فیصلے کرتے ہو۔ ان میں اکثر لوگ گمان کی اطاعت کرتے ہیں۔ بیشک گمان سچ کے مقابلے میں کچھ کام نہیں آ سکتا بلاشبہ اللہ تعالیٰ خوب جانتے ہیں جو کچھ یہ کر رہے ہیں قرآن پاک کوئی ایسی چیز نہیں ہے جسے اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی بنا سکے بلکہ یہ تو اپنے سے پہلی کتابوں کی تصدیق کرتی ہے اور اس میں پہلی کتابوں کی تفصیل ہے اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ رب العالمین کی طرف سے ہے کیا وہ یہ کہتے ہیں کہ اس نے خود ہی یہ قرآن بنا لیا ہے۔ آپ ﷺ کہہ دو۔ تو تم بھی ایسی کوئی سورت بنا لاؤ اور اللہ تعالیٰ کے سوا جس کو چاہتے ہو بلا لو۔ اگر تم سچے ہو۔ بلکہ انہوں نے اس کو جھٹلایا ہے۔ جس کا احاطہ انہوں نے نہیں کیا۔ جو ان کے علم کی گرفت میں نہیں آئیں اور ابھی ان کے سامنے حقیقت نہیں آئی۔ اسی طرح جھٹلایا تھا ان لوگوں نے جو ان سے پہلے گزر چکے ہیں سو دیکھ لو کیا انجام ہوا ظلم کرنے والوں کا اور ان میں کچھ تو ایسے ہیں جو اس قرآن پر ایمان لاتے ہیں اور کچھ اس قرآن پر ایمان نہیں لاتے۔ اور آپ کا رب ان فسادیوں کو خوب جانتا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ رسول ﷺ قرآن پاک کو سچ کہہ رہے ہیں رسول ﷺ لوگوں سے کہہ رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا تم جن کی اطاعت کرتے ہو کیا وہ سچ کی طرف ہدایت کر سکتے ہیں کہ آخر سچ ہے کیا۔ کیونکہ قرآن پاک کو چھوڑ کر ہم جب کسی دوسری چیز کی اطاعت کرتے ہیں تو اس میں گمان آ جاتا ہے شاید یہ ٹھیک نہ ہو مگر قرآن رب العالمین کی طرف سے ہے اس میں ایک ایک لفظ سچ ہے اور شاید وائدا کا کوئی چکر نہیں ہے اور اللہ کو چھوڑ کر ہم جن کی اطاعت کرتے ہیں ان کو بھی صحیح راستہ بتانے والا اللہ تعالیٰ ہی ہیں اگر اللہ تعالیٰ ان کو راستہ نہ بتائے تو یہ بھی بھٹکتے رہیں۔

پھر اللہ تعالیٰ قرآن پاک کی تعریف کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اس میں پہلی کتابوں کی تفصیل موجود ہے۔ یہ ایسی کتاب نہیں ہے جسے اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اور بنا سکے یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے لوگ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اسے خود بنا لیا ہے اگر یہ لوگ نبی ﷺ پر الزام لگاتے ہیں تو ایسی ہی ایک سورت بنا لیں اور دنیا بھر سے مدد بھی لے لیں تو ایسی ایک سورت بھی نہیں بنا سکتے اللہ تعالیٰ قرآن پاک کو سچ نا ماننے کی وجہ بتاتے ہیں کہ جب ان کا علم قرآن پاک کی باتوں کا احاطہ نہیں کر سکتا تو یہ قرآن کو جھٹلا دیتے ہیں۔ پہلے بھی تو لوگوں نے اللہ کی کتابوں کے ساتھ یہی سلوک کیا تو دیکھ لو کہ ان کا کیا انجام ہوا

خواتین وحضرات!

ہم نے قرآن پاک کو کسی کی خواہش سے نہیں سمجھنا نہ ہی اپنی خواہش نفس کے مطابق سیکھنا ہے بلکہ ہم نے اللہ تعالیٰ کی باتوں میں بار بار غور کرنا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں کیا بتانا چاہتے ہیں رسولوں کے بارے میں کیا بتانا چاہتے ہیں، کتابوں کے بارے میں کیا بتانا چاہتے ہیں قیامت کے بارے میں کیا بتانا چاہتے ہیں، فرشتوں کے بارے میں کیا بتانا چاہتے ہیں قسمت کے بارے میں کیا بتانا چاہتے ہیں جو اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں ان باتوں کے بارے میں ہدایت دیں گے وہی سچ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جب لوگوں نے قرآن پاک کی باتوں کو نہیں سمجھا بلکہ جھٹلا دیا حقیقت والے دن یہ سب سمجھ جائیں گے۔

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں پہلے لوگوں کے انجام دکھائے ہیں۔ جو رسول کے لائے ہوئے پیغام کو قبول نہیں کرتے تھے۔ ان پہلے لوگوں کا انجام قرآن پاک میں دیکھ لیں کہ ان ظالموں کا انجام کیا ہوا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ کچھ ایسے ہیں جو قرآن پاک پر ایمان لاتے ہیں۔ اور کچھ ایسے ہیں جو نہیں لاتے جو قرآن کے مقابلے میں دوسروں کی اطاعت کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ایسے فساد کرنے والے لوگوں کو خوب جانتا ہے

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں قرآن پاک پر ایمان نہ لانے والے کو فسادی کہا گیا ہے کیونکہ یہ قرآن پاک کے سچ کے مقابلے میں دوسروں کی اطاعت کرتے ہیں اور معاشرے میں فساد پھیلاتے ہیں لوگوں کو سمیٹے نہیں ہیں بلکہ انتشار پیدا کرتے ہیں۔ ان آیات سے ثابت ہوا کہ قرآن پاک کو سمجھنے کے لیے اپنی مادری زبان اور تعلیم کی کتنی سخت ضرورت ہے اور ہمارے ملک میں تعلیم کی کیا شرح ہے اس سے آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ ملک میں تعلیم سو فیصد ہونی چاہیئے تاکہ اس قرآن کے ذریعے انسان اللہ تعالیٰ سے رابطہ میں رہے اور اللہ تعالیٰ کے قریب سے قریب تر ہو جائے اور ایمان والا بن جائے۔

سورہ فرقان۔آیات 70 تا73۔ پارہ نمبر 19

مگر جس نے توبہ کرلی اور ایمان لے آئے ااور عمل صالح کرنے لگے تو ایسے لوگوں کی برائیوں کو اللہ تعالیٰ بھلائیوں سے بدل دے گا اور وہ بڑا بخشنے والا مہربان ہے جو توبہ کرتا ہے اور صالح اعمال کرتا ہے بیشک وہ اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرتا ہے۔ وہ تو اللہ کی طرف پلٹ آتا ہے۔ جو جھوٹ کے گواہ نہیں بنتے اور کسی لغو چیز پر ان کا گذر ہو جائے تو وقار سے گزر جاتے ہیں جنہیں ان کے رب کی آیات سنا کر نصیحت کی جاتی ہے تو وہ اس پر اندھے اور بہرے بن کر نہیں گر پڑتے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو جو قرآن پاک کی نصیحت کو ماننے والے ہیں اللہ تعالیٰ ان سے کہہ رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی آیات پر بہرے اور اندھے ہو کر نہیں گرنا بلکہ قرآن پاک میں غور وفکر کرنا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کو اندھوں اور بہروں سے کتنی نفرت ہے یعنی وہ لوگ جو آنکھیں رکھتے ہوئے اندھوں کی طرح رویہ رکھتے ہوں کان ہوتے ہوئے بھی بہروں کی طرح ہوں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ قرآن کی نصیحت پر اندھے بہرے کی طرح عمل نہیں کرنا بلکہ اس پر غور کرنا ہے یہ اللہ تعالیٰ کی محبت کا تقاضا ہے۔

سورہ فاطر۔آیات 18 تا26۔ پارہ22

کوئی بوجھ اٹھانے والا دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا اور اگر کوئی لدا ہوا انسان اپنا بوجھ اٹھانے کیلئے پکارے گا اس کے بوجھ کا ایک چھوٹا سا حصہ بھی ہٹانے کیلئے کوئی نہ آئے گا چاہے وہ قریب ترین رشتہ دار ہی کیوں نہ ہو۔ آپ ﷺ تو صرف انہی لوگوں کو خبردار کر سکتے ہیں۔ جو بغیر دیکھے اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں جو شخص بھی پاک ہوتا ہے تو اپنے لیے پاک ہوتا ہے اور سب کو اللہ تعالیٰ کی طرف واپس جانا ہے اندھا اور آنکھوں والا برابر نہیں ہو سکتے نہ تاریکیاں اور روشنی برابر ہے نہ چھاؤں اور دھوپ ایک جیسی ہے اور نہ زندہ اور مردے برابر ہیں اللہ جسے چاہتا ہے سنواتا ہے مگر آپ ﷺ اِن لوگون کو نہیں سنا سکتے جو قبروں میں پڑے ہیں آپ ﷺ تو بس ایک خبردار کرنے والے ہیں۔ ہم نے آپ کو سچ کے ساتھ بھیجا ہے بشارت دینے والا اور ڈرانے ولا بنا کر اور کوئی امت ایسی نہیں گزری۔ جس میں کوئی خبردار کرنے والا نہ آیا ہو اب اگر یہ لوگ آپ ﷺ کو جھٹلاتے ہیں تو ان سے پہلے گزرے ہوئے لوگ بھی جھٹلا چکے ہیں ان کے پاس ان کے رسول روشن دلائل، صحیفے اور روشن ہدایت دینے والی کتاب لے کر آئے تھے پھر ان لوگوں نے نہ مانا تو میں ان کو پکڑ لیا اور دیکھ لو کہ میری سزا کسی سخت ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ بہرہ اور قبر کے اندھیرے میں پڑا ہوا اندھا اور مردہ یعنی مرتد اسے کہہ رہے ہیں جو قرآن پاک کی بات کو نہیں سنتے نبی ﷺ تو بس خبردار کرنے والے ہیں جو اپنے رب کو دیکھے بغیر اس سے ڈرتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں جو بھی پاک ہوتا ہے تو اپنے لئے ہی پاک ہوتا ہے۔ اور جو لوگ رسول کی لائی ہوئی آیات کے زریعے پاک نہیں ہوتے،۔جیسا کے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔

سورہ آل عمران آیت 164 پارہ 4

یقیناً اللہ تعالیٰ نے مومنوں پر بڑا احسان کیا ہے ۔کہ جب اُنہیں میں سے ایک رسول ﷺ بھیجا۔ جو اُنہیں اللہ تعالیٰ کی آیات پڑھ کر سناتا ہے۔ اور ان کو پاک کرتا ہے۔ اور اُنہیں کتاب اور حکمت سکھاتا ہے۔ اگرچہ اس سے پہلے وہ یقیناً واضح گمراہی میں تھے۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا۔ کہ قرآن پاک سے پہلے لوگ گمراہ تھے۔ قرآن پاک کی تعلیم سیکھنے کی وجہ سے گمراہی سے نکلے۔ کیا ہم لوگ گمراہی سے نکلنے کے لیے قرآن پاک کھولتے ہیں۔ یا اندھوں کیطرح پڑھ رہے ہیں۔ کیونکہ رسول ﷺ نے قرآن پاک کی حکمت بھری تعلیم سکھائی اور قرآن پاک کی حکمت بھری تعلیم کے زریعے گمراہی سے نکالا۔ اور ہمیں پاک کیا یعنی ہماری اصلاح کی۔ یہ اللہ تعالیٰ کا احسان تھا۔ کیا ہم لوگ گمراہی سے نکلنے کے لیے قرآن پاک کھولتے ہیں۔ یا گمراہ ہیں۔

خواتین وحضرات

جو لوگ قرآن پاک کے زریعے پاک نہیں ہوتے۔ اور گمراہی سے نہیں نکلتے۔ ایسے لوگوں کے بارے میں ان آیات میں کہا گیا ہے۔ کہ وہ رسول ﷺ کی آواز نہیں سنتے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ رسول ﷺ تو بس ایک خبردار کرنے والے ہو۔ ہم نے تم کو سچ کے ساتھ بھیجا ہے بشارت دینے والا اور ڈرانے ولا بنا کر اور کوئی امت ایسی نہیں گزری جس میں کوئی خبردار کرنے والا نہ آیا ہو اب اگر یہ لوگ تمہیں جھٹلاتے ہیں تو ان سے پہلے گزرے ہوئے لوگ بھی جھٹلا چکے ہیں ان کے پاس ان کے رسول روشن دلائل، صحیفے اور روشن ہدایت

دینے والی کتاب لے کر آئے تھے پھر ان لوگوں نے نہ مانا تو میں ان کو پکڑ لیا اور دیکھ لو کہ میری سزا کسی سخت ہے۔

خواتین وحضرات

اگر ہم لوگوں نے خود کو قرآن پاک کے زریعے پاک نہ کیا۔ اور گمراہی سے نہ نکلے۔ تو ہم لوگ بھی رسول ﷺ کو جھٹلانے والے ہیں۔ اور ہم پر بھی اللہ تعالیٰ کا عذاب آ کر رہے گا۔ ہم نے بھی رسول ﷺ کی آواز کو نہ سنا۔ تو ہم بھی مرے ہوئے لوگ ہیں۔ جو قرآن پاک سے خبردار نہیں ہوئے۔ اور قرآن پاک کو سمجھے بغیر رسول ﷺ کو جھٹلا دیا۔ جو کام رسول ﷺ نے کیا تھا۔ لوگ اِسے ہی بھول گئے۔ یعنی قرآن پاک کے زریعے پاک نہیں ہوئے۔ اور گمراہی سے نہیں نکلے۔ یعنی ہم ابھی تک گمراہ ہیں۔

سورہ رعد۔ آیت 19۔ پارہ 13

بھلا کیا جو انسان علم رکھتا ہے کہ جو کچھ آپ ﷺ پر آپ کے رب کی طرف سے نازل کیا گیا ہے سچ ہے اس انسان کی طرح ہے جو اندھا ہو بے شک عقلمند ہی نصیحت حاصل کرتے ہیں۔ خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے دو انسان دکھائے اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں۔ ایک انسان وہ ہے۔ جس کے پاس قرآن پاک کا علم ہے۔ اور وہ قرآن پاک کے علم کو سچ مانتا ہے۔ یہی عقل والا ہے۔ یعنی آنکھوں والا ہے۔ اور دوسرا مرتد یعنی فرقہ پرست اندھا ہے۔ یہ دونوں ایک جیسے نہیں ہو سکتے۔

سورہ مومن۔ آیات 56 تا 59۔ پارہ 24

بے شک جو لوگ کسی سند کے بغیر جو ان کے پاس آئی ہو اللہ کی آیات میں جھگڑتے ہیں ان کے سینوں میں تکبر بھرا ہوا ہے مگر وہ اس بڑائی کو پہنچنے والے نہیں ہیں جس کا وہ گھمنڈ رکھتے ہیں بس اللہ کی پناہ مانگ لو وہ سب کچھ دیکھتا سنتا ہے آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنا انسان کو پیدا کرنے کی نسبت زیادہ بڑا کام ہے مگر اکثر لوگ علم نہیں رکھتے۔ اور یہ نہیں ہو سکتا کہ اندھا اور آنکھوں والا برابر ہو جائے۔ اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور صالح اعمال کرے۔ اور بدکار برابر نہیں۔ مگر تم لوگ کم ہی غور و فکر کرتے ہو یقیناً قیامت کی گھڑی آنے والی ہے اس کے آنے میں کوئی شک نہیں ہے مگر اکثر لوگ ایمان نہیں لاتے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کیا اندھا اور آنکھوں والے برابر ہو سکتے ہیں۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں آنکھوں والا وہ ہے جس کے پاس قرآن پاک کا علم ہے۔ اور دوسرا اندھا یعنی مرتد یعنی فرقہ پرست ہے

جو اللہ تعالیٰ کے بارے میں غلط غلط کہانیاں بنا کر پیش کرتے رہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کسی بات سے خوش ہو کر بخش دیں گے اور کسی بات سے ناراض ہو کر اعمال برباد کر دیں گے یہ اللہ تعالیٰ کے اوپر سراسر الزام ہیں بہتان ہیں اللہ تعالیٰ نے صاف صاف بتا دیا کہ یہ آنکھوں والا ہے اور یہ اندھا ہے سب کچھ سمجھا دیا ناانصافی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اور اللہ تعالیٰ اپنی بات کے خلاف اپنے وعدے خلاف کرے سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ کیا میں بدکار اور صالح ایمان والے کو ایک جیسا کر دوں گا؟ مگر تم لوگ کم ہی سمجھتے ہو۔

خواتین وحضرات!

اندھا بدکار ہے اور آنکھوں والا ایمان والا صالح ہے جو قرآن پاک کی اطاعت کرنے والا ہے وہ آنکھوں والا اور صالح ایمان والا ہوگا اور اس کے مقابلے میں مرتد یعنی فرقہ پرست اندھا ہے کیونکہ قرآن سے اندھے انسان کے تمام اعمال برباد ہو جائیں گے اور ان کا کوئی وزن نہیں ہوگا۔ کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کی آیات میں جھگڑنے والے لوگ ہیں۔

سورہ جاثیہ آیت 19 تا 20 پارہ 25

یہ قرآن پاک تمھارے رب کی طرف سے لوگوں کے لیے آنکھیں ہے۔ اور اُن لوگوں کے لیے ہدایت اور رحمت ہے۔ جو اس پر یقین رکھتے ہیں۔ کیا لوگ خیال کرتے ہیں۔ کہ جنھوں برائیاں کمائیں۔ ہم ان کو اُن لوگوں کے برابر کر دیں گے۔ جو لوگ ایمان لائے اور صالح عمل کرتے رہے۔ ان کے جینا اور مرنا ایک جیسا ہوگا۔ جو لوگ یہ فیصلہ کرتے ہیں۔ وہ بہت برا کرتے ہیں۔

سورہ جاثیہ۔ آیات 22 تا 23۔ پارہ 25

اللہ تعالیٰ نے تو آسمانوں اور زمین کو سچائی کے ساتھ پیدا کیا ہے۔ تا کہ ہر انسان کو اس کی کمائی کا بدلہ ملے لوگوں پر ہرگز ظلم نہیں کیا جائے گا پھر کیا تم نے کبھی اس کو دیکھا

ہے جس نے اپنی خواہش نفس کو اپنا معبود بنالیا ہے۔اور اللہ تعالیٰ نے علم کے باوجود اسے گمراہی میں پھینک دیا اس کے دل اور کانوں پر مہر لگادی اور اس کی آنکھوں پر پردہ ڈال دیا اللہ کے بعداب کون ہے جو اسے ہدایت دے کیا تم لوگ غور نہیں کرتے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ اندھا، بہرہ اور مردہ اسے کہہ رہے ہیں جس نے اپنے خواہش نفس کو اپنا خدا بنالیا ہے اور اللہ نے علم یعنی قرآن پاک کے باوجود اسے گمراہی میں پھینک دیا ہے اس کے دل اور کانوں پر مہر لگادی ہے اور اس کی آنکھوں کو اندھا کر دیا ہے اللہ تعالیٰ کے بعداَب کون ہے جو اس کو ہدایت دے کیا تم لوگ سبق حاصل نہیں کرتے جو اللہ تعالیٰ کی ہدایت کو ہدایت نہیں سمجھتے اس کو پھر کوئی ہدایت دینے والا نہیں اور وہ اللہ تعالیٰ کے علم کے باوجود وہ گمراہی میں پڑا ہوا ہے۔

سورہ الجاثیہ آیات آیات 6 تا 11 پارہ 25

یہ اللہ تعالیٰ کی آیات ہیں۔جنہیں ہم آپ پر سچائی کے ساتھ پڑھتے ہیں۔پھر اللہ تعالیٰ اور اس کی آیات کے بعد آخر وہ کون سی بات ہے۔جس پر لوگ ایمان لائیں گے تباہی ہے۔ہر اس بہتان تراش اور گناہ گار کے لیے جس کے سامنے اللہ تعالیٰ کی آیات پڑھی جاتی ہیں اور وہ اسے سنتا ہے۔پھر تکبر سے اپنی بات پر اڑ جاتا ہے۔جیسے اس نے سنا ہی نہیں۔ پس اسے دردناک عذاب کی خوشخبری سنادو۔اور جب اسے ہماری آیات کا کچھ علم ہوتا ہے۔تو اس کا مذاق اُڑاتا ہے۔یہی لوگ

ہیں۔جن کے لیے ذلت کا عذاب ہے۔ان کے آگے جہنم ہے۔اور جو کچھ انہوں نے کمایا ان کے کام نہ آئے گا۔اور کوئی ولی ان کے کچھ کام نہ آئے گا جو انہوں نے اللہ تعالیٰ کے علاوہ بنا رکھے تھے۔اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔یہ قرآن پاک ہدایت ہے اور جو لوگ اپنے رب کی آیات سے کفر کرتے ہیں۔ان کے لیے دردناک عذابوں میں سے عذاب ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا۔کہ ان آیات میں کفر کرنے والے لوگوں کا ذکر ہے۔یعنی فرقہ پرستوں کا زکر ہے۔فرقہ پرست جو رویہ قرآن پاک کے ساتھ کرتے ہیں ان آیات میں اُس رویے کو تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔یہ لوگ چاہے رسول ﷺ کے دور کے ہوں یا ہمارے دور کے ہوں یا قیامت کے قریب کے کسی دور میں پائے جاتے ہوں۔اسے تمام فرقہ پرستوں کا انجام دکھایا جارہا ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔یہ اللہ تعالیٰ کی آیات ہیں۔جنہیں ہم آپ پر سچائی کے ساتھ پڑھتے ہیں۔پھر اللہ تعالیٰ اور اس کی آیات کے بعد آخر وہ کون سی بات ہے۔جس پر لوگ ایمان لائیں گے تباہی ہے۔ہر اس بہتان تراش اور گناہ گار کے لیے جس کے سامنے اللہ تعالیٰ کی آیات پڑھی جاتی ہیں اور وہ اسے سنتا ہے۔پھر تکبر سے اپنی بات پر اڑ جاتا ہے۔جیسے اس نے سنا ہی نہیں۔پس اسے دردناک عذاب کی خوشخبری سنادو۔

اور جب اسے ہماری آیات کا کچھ علم ہوتا ہے۔تو اس کا مذاق اُڑاتا ہے۔یہی لوگ ہیں۔جن کے لیے ذلت کا عذاب ہے۔ان کے آگے جہنم ہے۔اور جو کچھ انہوں نے کمایا ان کے کام نہ آئے گا۔اور کوئی ولی ان کے کچھ کام نہ آئے گا جو انہوں نے اللہ تعالیٰ کے علاوہ بنا رکھے تھے۔اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔یہ قرآن پاک ہدایت ہے اور جو لوگ اپنے رب کی آیات سے کفر کرتے ہیں۔ان کے لیے دردناک عذابوں میں سے عذاب ہے۔ان آیات میں بھی آپ نے ایک مرتد کو دیکھا۔

سورہ یاسین۔آیات 2 تا 11۔پارہ 22

قسم ہے حکمت بھرے قرآن کی کہ تم یقیناً رسولوں میں سے ہو سیدھے راستے پر ہو جو غالب اور رحیم ہستی کا نازل کردہ ہے تاکہ تم خبردار کرو ایک ایسی قوم کو جس کے باپ دادا خبردار نہ کئے گئے تھے اور اس وجہ سے وہ غفلت میں پڑے ہوئے ہیں ان میں سے اکثر لوگ عذاب کے مستحق بنے ہوئے ہیں اس لئے وہ ایمان نہیں لاتے ہم نے ان کی گردنوں میں طوق ڈال رکھے ہیں جن سے وہ ٹھوڑیوں تک جکڑے ہوئے ہیں اس لئے وہ سر اٹھائے کھڑے ہیں ہم نے ایک دیوار ان کے آگے کھڑی کر دی ہے اور ایک دیوار ان کے پیچھے ہم نے انہیں ڈھانک دیا ہے انہیں اب کچھ نظر نہیں آتا ان کیلئے برابر ہے تم انہیں خبردار کرو یا نہ کرو یہ نہیں مانیں گے تم تو صرف اس شخص کو خبردار کر سکتے ہو جو نصیحت یعنی قرآن کی اطاعت کرے اور بغیر دیکھے اللہ تعالیٰ سے ڈرے اسے بخشش اور اجر کریم کی خوشخبری سنا دیجئے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں دو قسم کے لوگ دکھائے۔ایک قسم ان لوگوں کی ہے جو مرتد ہیں یعنی فرقہ پرست ہیں۔جو رسول ﷺ کے لائے ہوئے قرآن پاک سے خبردار نہیں ہوتے۔اللہ تعالیٰ غفلت میں پڑے ہوئے اندھے لوگوں کے بارے میں کہہ رہے ہیں کہ آپ ﷺ آپ انہیں خبردار کریں یا نہ کریں۔وہ ایمان نہیں لائیں گے۔آپ ﷺ تو صرف اسے خبردار سکتے ہیں جو قرآن پاک کی اطاعت کرے اور اللہ تعالیٰ کو دیکھے بغیر اس سے ڈرے ایسے انسان کیلئے گناہوں سے معافی ہے اور اجر کی خوشخبری ہے۔

سورہ نمل آیات 79 تا 85 پارہ 20

بس آپ ﷺ اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھیں۔یقیناً آپ ﷺ واضح سچ پر ہیں۔بے شک آپ مردوں کو نہیں سنا سکتے اور نہ بہروں کو اپنی آواز سنا سکتے ہیں۔جب وہ پیٹھ پھیر کر

چل دیں۔اورنہ آپؐ اندھوں کو ہدایت دے کرکر گمراہی سے بچاسکتے ہیں۔آپ ﷺ صرف اسے سناسکتے ہیں۔جو ہماری آیات پر ایمان رکھتے ہیں۔بس وہی فرمانبردار ہیں۔یعنی مسلم ہیں۔

اور جب ان پر وعدہ پورا ہوجائے گا۔تو ہم ان کے لئے زمین سے ایک جانور نکالیں گے جوان سے باتیں کرے گا۔کہ لوگ ہماری آیات پر یقین نہیں کرتے تھےاور جس دن میں ہم ہرامت سے ایسے لوگوں کی ایک فوج اکٹھی کریں گے جو ہماری آیات کو جھٹلاتی تھی پھران کی گروہ بندی کی جائے گی۔یہاں تک کہ جب وہ آجائیں گے تو اللہ تعالیٰ ان سے کہے گا کہ تم نے میری آیات کو جھٹلایا حالانکہ علمی لحاظ سے تم نے ان کا احاطہ نہیں کیا تھا پھر تم کیا کرتے رہےاوران کے ظلم کی وجہ سے ان پر عذاب کی بات پوری ہوجائے گی پھر وہ بول بھی نہ سکیں گے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا۔کہ ان آیات میں ظلم کرنے والے لوگوں کا ذکر ہے۔یعنی مرتد یعنی فرقہ پرستوں کا ذکر ہے۔اور ایمان والے لوگوں کا ذکر ہے۔ایمان والے رسول ﷺ کے لائے ہوئے سچ پر یقین رکھتے ہیں اور اللہ تعالی کی آیات کی فرمابرداری کرتے ہیں۔یعنی مسلم ہوتے ہیں۔جبکہ ظالم یعنی مرتد فرقہ پرست اندھے بہرے اور مردہ ہیں۔اور رسول ﷺ کی آواز یعنی قرآن پاک سے ناآشنا ہیں۔اور مسلم نہیں ہوتے۔بلکہ قرآن پاک کی آواز ان پر بے اثر ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالی فرمارہے ہیں۔یقیناً آپ ﷺ واضح سچ پر ہیں۔کہ آپؐ تو صرف ان کو سنا سکتے ہیں۔جو ہماری آیات پر ایمان لاتے ہیں۔یعنی ہماری آیات کو سچ سمجھتے اوراس کی اطاعت کرتے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ قرآن پاک رسول ﷺ کی آواز ہے۔جسے صرف ایمان والے سن کر فرمابردار بن جاتے ہیں۔اور جو فرمابردار نہیں بنتے۔وہی اندھے بہرے اور مردہ ہیں۔اور رسول ﷺ کی آواز یعنی قرآن پاک سے ناآشنا ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔جب بات پوری ہونے کا وقت آجائے گا یعنی جب قیامت آجائیگی۔تو اللہ تعالیٰ لوگوں کے لیے زمین سے ایک جانور نکالیں گے جو لوگوں سے باتیں کرے گا کہ لوگ اللہ تعالیٰ کی آیات پر یقین نہیں رکھتے تھے اور جس دن ہم ہرامت سے ایسے لوگوں کی ایک فوج اکٹھی کریں گے جو ہماری آیات کو جھٹلاتی تھی پھران گروہ بندی کی جائے گی یہاں تک کہ جب وہ سب آجائیں گے تو اللہ تعالیٰ ان سے پوچھے گا کہ تم لوگوں نے میری آیات کو جھٹلایا حالانکہ علمی لحاظ سے تم نے ان کا احاطہ نہیں کیا تھا پھر تم کیا کرتے رہے اوران کے ظلم کی وجہ سے ان پر عذاب کی بات پوری ہوجائیگی اور وہ بول بھی نہ سکیں گے۔یہ وہ بات ہے جس کی وجہ سے مرتد یعنی فرقہ پرستوں پر پرعذاب کا وعدہ پورا ہوجائے گا۔اور وہ بول بھی نہ سکیں گے۔

سورہ اعراف۔آیات 60 تا 64۔پارہ 8

اس کی قوم کے سرداروں نے کہا کہ ہم تو تمہیں واضح گمراہی میں دیکھتے ہیں نوح علیہ السلام نے کہا اے میرے قوم مجھ میں گمراہی کی کوئی بات نہیں ہے بلکہ میں تو تمام جہانوں کے رب کی طرف سے بھیجا گیا ہوں میں تم کو اپنے پروردگار کا پیغام پہنچاتا ہوں

اور تمہیں نصیحت کرتا ہوں۔اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے مجھے ان باتوں کا علم ہے جس کو تم نہیں جانتے کیا تمہیں تعجب ہے کہ تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے نصیحت ایک ایسے آدمی کے ذریعے آئی ہے جو تم میں سے ہی ہے۔تاکہ تمہیں خبردار کرے اور تم پرہیزگار بن جاؤ تاکہ تم پر رحم کیا جائے پھرانہوں نے نوح علیہ السلام کو جھٹلا دیا تو ہم نے ان کو اور جو کشتی میں سوار تھے نجات دی اور جنہوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا ان کو ہم نے غرق کردیا کیونکہ وہ اندھے تھے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ حضرت نوحؑ کہہ رہے ہیں کہ میں تمھیں اللہ تعالیٰ کے پیغام پہنچاتا ہوں۔کیا تمھیں تعجب ہے کہ ایک انسان کے ذریعے نصیحت آئی ہے۔تاکہ تم ڈرجاؤ یا خبردار ہوجاؤ۔تاکہ تم پرہیزگار بن جاؤ۔تاکہ اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے۔نصیحت اللہ تعالیٰ کی کتاب کا صفاتی نام ہے۔اور یہ قرآن پاک کا بھی صفاتی نام ہے۔

آپ نے دیکھا کہ نوحؑ کو اس طرح جھٹلایا گیا۔کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلایا تھا۔اللہ تعالیٰ کے پیغام کو جھٹلانا رسول کو جھٹلانا ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی آیات سے اندھا بننا یعنی مرتد بننا رسول کو جھٹلانا ہے۔جیسا کہ نوحؑ کی قوم نے کیا۔اب اگر ہم قرآن پاک سے اندھے بنیں گے۔تو گویا رسول ﷺ کو جھٹلا دیا۔

سورہ زمر آیت 9 کا دوسرا حصہ پارہ 23

آپ ﷺ کہہ دو۔ کہ کیا برابر ہو سکتے ہیں۔ وہ لوگ جو علم رکھتے ہیں۔ اور وہ لوگ جو علم نہیں رکھتے۔۔ بے شک نصیحت تو عقل والے ہی حاصل کرتے ہیں۔

خواتین وحضرات!

اس آیت میں قیامت تک آنے والے لوگوں سے رسول ﷺ خطاب کر رہے ہیں۔ رسول فرماتے ہیں۔ کہ کیا برابر ہو سکتے ہیں۔ وہ لوگ جو علم رکھتے ہیں۔ اور وہ لوگ جو علم نہیں رکھتے۔ بے شک نصیحت تو عقل والے ہی حاصل کرتے ہیں۔

سورہ النحل آیات 104 تا 109 پارہ 14

بے شک جو لوگ اللہ تعالیٰ کی آیات پر ایمان نہیں لاتے۔ اللہ تعالیٰ انہیں ہدایت نہیں دیتا۔ اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔ بے شک جھوٹ تو وہ لوگ بناتے ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ کی آیات پر ایمان نہیں لاتے۔ اور یہی لوگ جھوٹے ہیں۔ جس نے ایمان لانے کے بعد کفر کیا۔ سوائے اُس کے جس کو مجبور کیا گیا ہو۔ اور اس کا دل ایمان پر مطمئن ہو۔ لیکن جو دل کھول کر کفر کرے۔ تو ایسے لوگوں پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہوگا۔ اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔ یہ اس لیے کہ انہوں نے دنیا کی زندگی کو آخرت کے مقابلے میں پسند کیا ہے۔ اور یہ کہ اللہ تعالیٰ کافر قوم کو ہدایت نہیں دیتا۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کے دلوں کانوں اور آنکھوں پر اللہ تعالیٰ نے مہر لگا دی ہے۔ اور یہی لوگ غافل ہیں۔ کچھ شک نہیں۔ کہ یہ لوگ آخرت کے میں نقصان اُٹھانے والے ہیں۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔ کہ ان آیات میں ایمان والے اور کافر یعنی فرقہ پرستوں میں فرق واضح کیا جا رہا ہے۔ جو انسان ایمان والا ہو۔ یعنی قرآن پاک کو سچ مانتا ہو اور اس کی اطاعت کرتا ہو۔ مگر وہ کفر کرنے والوں یعنی فرقہ پرستوں کے ڈر کی وجہ سے کسی فرقے کا اقرار کرتا ہو۔ جب کہ اُس کا دل کسی بھی فرقے پر نہ ہو۔ بلکہ قرآن پاک پر مطمئن ہو۔ یعنی ایمان پر مطمئن ہو۔ تو ایسے انسان کو چھوڑ کر وہ لوگ جو کفر یعنی فرقہ پرستی کو دل کھول کر قبول کریں۔ اور اپنے فرقوں پر مطمئن ہوں۔ تو ایسے لوگوں پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہوگا۔ اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔ کیونکہ یہ وہ لوگ ہیں جو مرتد ہیں جو اللہ تعالیٰ کی آیات پر ایمان نہیں لاتے۔ لہذا اللہ تعالیٰ ان کو ہدایت نہیں دیتا۔

میں مرتدوں یعنی فرقہ پرستوں اور ایمان والوں کا موازنہ کرنا چاہوں گی۔

میں تھوڑی سی نشاندہی کرنا چاہوں گی۔ کہ قرآن پاک میں تعالیٰ نے کہا ہے۔ کہ میں نے رسول ﷺ کو غیب کا علم نہیں دیا ان فرقہ پرستوں یعنی مرتدوں کی تعلیمات ہی یہی ہیں۔ کہ رسول ﷺ کے پاس غیب کا علم تھا۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ کو جھٹلا دیا حالانکہ انہوں نے اس بات کی تحقیق ہی قرآن پاک سے نہیں کی۔ کہ اللہ تعالیٰ کی اس بات کا کیا مطلب ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں کہا کہ میں نے رسول ﷺ کو معجزے نہیں دیے تو انہوں نے اللہ تعالیٰ کو جھٹلا دیا اور ایسے معجزے رسول ﷺ کے ساتھ منسوب کیے۔ جن میں روزانہ اضعافہ ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں کہا۔ کہ رسول انسانوں میں سے ہوتے ہیں۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ کو جھٹلا دیا کہ وہ نور ہیں۔ اور اس طرح فرقہ پرست یعنی مرتد اللہ تعالیٰ کو جھٹلاتا ہے۔ وہ مرتد ہیں۔ وہ کافر ہیں یعنی اللہ تعالیٰ کے نافرمان ہیں دشمن ہیں مجرم ہیں۔ مشرک ہے ظالم ہے۔ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو جھٹلانے والا ہے قرآن پاک کا نافرمان ہے۔ قرآن پاک کو جھٹلانے والا ہے۔ اور دوزخی ہے۔

اگر ہم نے قرآن پاک سے ہدایت حاصل نہ کی اور مرتد رہے اور معجزے ڈھونڈتے رہے تو یہ رسولؐ کے ساتھ مذاق ہے کہ ان کی اللہ تعالیٰ کی طرف سے لائی ہوئی تعلیمات پر عمل نہ کیا جائے۔ پہلے بھی لوگوں نے رسولوں کے ساتھ بھی یہی کچھ کیا۔ تو ان کو اللہ تعالیٰ نے پکڑ لیا اور پھر اللہ تعالیٰ کا

عذاب تو بہت ہی ڈرنے والی چیز ہے۔ فرقوں کے نام نہاد مفسر کہتے ہیں کہ رسول ﷺ کے پاس یہ یہ معجزے تھے۔ وہ اللہ تعالیٰ کو جھٹلاتے ہیں۔ وہی مرتد ہیں اور جو لوگ ان کی اطاعت کرتے ہیں انہوں نے ان نام نہاد مفسروں کو خدا بنا رکھا ہے۔ اور یہ شرک کر رہے ہیں۔ آپ لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی بتائی ہوئی بات کو ماننا ہے۔ رسول ﷺ کے لائے ہوئے پیغام کو ماننا ہے۔ اگر اپنے نام نہاد مفسروں کی باتوں پر یقین کر لیا تو آپ نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کو جھٹلا دیا۔ اگر قرآن پاک میں لکھا ہوتا کہ رسول ﷺ کے پاس معجزے تھے۔ تو ہم کہیں گے کہ معجزے تھے۔ اگر قرآن پاک میں لکھا ہوگا کہ رسول ﷺ کے پاس معجزے نہیں تھے۔ تو ہم کہیں گے کہ نہیں تھے۔ اور اللہ اور اس کے رسول کو نہیں جھٹلائیں گے۔ بلکہ ان نام نہاد مفسروں کو جھٹلائیں گے۔

خواتین وحضرات

کیا یہ نام نہاد مفسر جو خود کو قرآن پاک کی تفسیر کرنے والا کہتے ہیں۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں کہتے ہیں۔ کہ ہم نے قرآن پاک کو تفسیر سے بیان کیا ہے۔ تفصیل سے بیان کیا ہے۔ وضاحت سے بیان کیا ہے۔ مثال کے لیے اسی کتاب کو ہی دیکھ لیں۔ کیا اللہ تعالیٰ نے اندھے بہرے اور مردہ لوگوں کے لیے کیسی کیسی مثالیں دیں ہیں۔ ابھی تفسیر کی

کوئی کیا ضرورت ہے۔

یہ نام نہاد مفسر تو وہ لوگ ہیں۔جن کو تفسیر یا تشریح کے مطلب کا بھی پتہ نہیں ہے۔آپ لوگ ہی انصاف کریں کہ جب اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں کہا۔کہ فرقے نہیں بنانے اور قرآن پاک کو مظبوطی سے پکڑنا تو کیا اس بات کی تشریح یہ ہے۔کہ فرقے مظبوطی سے پکڑلو۔اور قرآن پاک کو ساری زندگی اندھوں کی طرح پڑھو۔اور جو نام نہاد قرآن پاک کا غلط مطلب نکالیں۔اس پر سر جھکا دو۔

یہ نام نہاد مفسروں نے اللہ تعالیٰ کی آیت کی تشریح کی ہے۔کیا تشریح اسطرح ہوتی ہے۔یا ضد یا دشمنی۔فیصلہ آپ لوگ خود کریں۔

سورہ منافقون آیات 1 تا 3 پارہ 28

جب آپ ﷺ کے پاس منافق آتے ہیں۔تو کہتے ہیں کہ ہم گواہی دیتے ہیں۔کہ آپؐ بے شک اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے۔کہ بیشک آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔اور اللہ تعالیٰ گواہی دیتے ہیں۔کہ بیشک یہ منافق جھوٹے ہیں۔انہوں نے اپنی قسموں کو ڈھال بنا رکھا ہے۔اس طرح اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے لوگوں کو روکتے ہیں۔بلا شبہ ان کے یہ کام بہت برے ہیں جو وہ کرتے ہیں۔یہ اس لیے کہ یہ لوگ ایمان لائے اور پھر کافر ہو گئے۔تو اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں پر مہر لگا دی اب وہ کچھ نہیں سمجھتے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے روکنے والے اور رسولؐ کے لیے گواہیاں دینے والوں کو اللہ تعالیٰ نے منافق کہا ہے۔کیونکہ وہ ایمان لائے پھر کافر ہو گئے۔یعنی انہوں نے پہلے قرآن پاک کو سچ سمجھا اور اس کی اطاعت کی۔مگر بعد میں کافر ہو گئے۔یعنی فرقے بنا لیے اور قرآن پاک سے روکنے لگے۔یعنی ایمان لانے کے بعد کفر کر لیا۔اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کے دلوں پر مہر لگا دی۔اب انہیں کچھ بھی سمجھ نہیں آتی۔ان آیات میں قیامت تک آنے والے منافقوں کی شکل دکھائی گئی ہے۔جو رسول ﷺ کے لیے تو گواہیاں دیں گے اور قرآن پاک سے روکنے والے ہوں گے۔

سورہ رعد آیت 43 پارہ 13

اور جو کافر ہیں وہ کہتے ہیں کہ آپؐ اللہ تعالیٰ کے رسول نہیں ہیں۔آپ ﷺ کہہ دیجیے کہ میرے اور تمہارے درمیان اللہ تعالیٰ کی گواہی کافی ہے۔اور اُس کی گواہی کافی ہے۔جس کے پاس کتاب یعنی قرآن پاک کا علم ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نبی ﷺ کی گواہی کے لیے اُس انسان کا انتخاب کر رہے ہیں۔جس کے پاس قرآن پاک کا علم ہے۔رسول ﷺ کے زمانے میں ہر اُس انسان کو کافر کہا جائے گا۔جو مختلف فرقوں پر تھے۔ان تمام لوگوں میں سے صرف اُس انسان کی گواہی کو منتخب کیا گیا ہے جس کے پاس قرآن پاک کا علم ہے۔

گواہی کا یہ معیار قیامت تک کے لیے ہے۔

حصہ دوم

رسول ﷺ غیب کا علم لائے۔یعنی قرآن پاک لائے۔مختصر جائزہ۔

خواتین وحضرات

غیب کا علم اللہ تعالیٰ اپنی کتاب کے علم کو کہتے ہیں۔یعنی قرآن پاک کا علم غیب کا علم ہے۔ یہ رسول ﷺ کی آواز ہے۔یہ اس لیے قابل قبول ہے کہ وہ اوپر سے نازل ہوا ہے۔اور پھر اس غیب کے علم کی رسول ﷺ نے بھی اطاعت کی۔اور قیامت تک آنے والے رسول ﷺ کے اطاعت گزار اسی علم کی اطاعت کریں گے۔اور جو اس علم کو چھوڑ کر باپ دادا کے راستے پر چلیں گے۔وہ رسول ﷺ کی آواز نہیں سنتے۔تمام رسول اپنی امت کے پاس غیب کا علم لائے۔

سورہ الحاقہ آیت 40 پارہ 29

بیشک یہ ایک معزز رسول ﷺ کا کلام ہے۔

خواتین وحضرات:

آپ نے اللہ تعالیٰ کا خطاب پڑھا۔ جو تمام لوگوں کے نام ہے۔ کہ بیشک یہ ایک معزز رسول ﷺ کا کلام ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کو رسول ﷺ کا کلام کہا۔ اس کے علاوہ کسی بات کا نام نہیں لیا۔

سورہ انعام آیات 115 تا 116 پارہ 8

اللہ تعالیٰ کی باتیں سچائی اور انصاف کے اعتبار سے مکمل ہیں۔ کوئی اُسکی باتوں کو بدلنے والا نہیں ہے۔ اور وہ سننے والا علم والا ہے۔ اور اگر آپ دنیا کے اکثر لوگوں کی اطاعت کرتے رہے۔ تو یہ لوگ آپکو اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے گمراہ کر دیں گے۔ یہ صرف گمان کی اطاعت کرتے ہیں۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے رسول ﷺ کی آواز سنی۔ رسول ﷺ فرما رہے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ کی باتیں سچائی اور انصاف کے لحاظ سے مکمل ہیں۔ کوئی اسکی باتوں کو بدلنے والا نہیں۔ اور اگر آپ دنیا کے اکثر لوگوں کی اطاعت کرتے رہے۔ تو یہ لوگ آپکو اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے گمراہ کر دیں گے۔ یہ صرف گمان کی اطاعت کرتے ہیں۔ کیونکہ قرآن پاک کی باتوں کو تو رسول ﷺ بھی نہیں بدل سکتے۔

خواتین وحضرات۔

پھر یہ نام نہاد مفسر اللہ تعالیٰ کی باتوں کو بدلنے والے کون ہوتے ہیں۔ اگر آپ نے لوگوں کی اطاعت کی۔ تو یہ اس طرح اللہ تعالیٰ کی باتوں کو بدل دیں گے۔ کہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے گمراہ کر دیں گے۔ جیسا کہ آج کل کے فرقہ پرستوں نے کیا ہوا ہے۔

سورہ انعام۔ آیات 114 تا 117۔ پارہ 8

کیا میں اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اور فیصلہ کرنے والا تلاش کروں حالانکہ وہی ہے جس نے تمہاری طرف ایک کتاب تفصیل سے نازل فرمائی اور وہ لوگ جن کو ہم نے کتاب دی ہے وہ جانتے ہیں کہ یہ قرآن تمہارے رب کی طرف سے سچائی کے ساتھ نازل ہوا ہے لہذا آپ شک کرنے والوں میں سے نہ ہوں اور آپ کے رب کی بات سچائی اور انصاف کے اعتبار سے مکمل ہے کوئی اس کی باتوں کو بدلنے والا نہیں ہے اور وہ سب کچھ سننے والا اور جاننے والا ہے اگر آپ دنیا کے اکثر لوگوں کی اطاعت کرتے رہے تو یہ لوگ آپ کو اللہ تعالیٰ کے راستے سے گمراہ کر دیں گے اور وہ صرف خیالی باتیں کرتے ہیں بے شک آپ کا رب خوب جانتا ہے جو اس کے راستے یعنی قرآن سے گمراہ ہیں اور ان کو بھی خوب جانتا ہے جو ہدایت پر ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ نبی کریم ﷺ خطاب فرما رہے ہیں کہ کیا میں اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کو حاکم بناؤں یعنی منصف بناؤں، یعنی جو میرے فیصلے کرے حالانکہ وہ ہمدرد رب العالمین ایک تفصیل سے کتاب نازل کرتا ہے لوگ جانتے ہیں کہ یہ قرآن پاک اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے لہذا آپ قرآن پاک کے بارے میں ذرا بھی شک نہ کریں اللہ تعالیٰ کی باتیں سچائی اور انصاف کے اعتبار سے مکمل ہوتی ہیں یعنی جو قرآن پاک میں لکھا ہوا ہے وہ ٹھیک ٹھیک ہے اس میں کوئی ردّ و بدل نہیں کر سکتا۔ اگر آپ نے اللہ تعالیٰ کا راستہ یعنی قرآن پاک چھوڑ کر لوگوں کی اطاعت کی تو وہ تمہیں قرآن پاک سے گمراہ کر دیں گے اور وہ لوگ صرف خیالی باتیں کرتے ہیں اصلی باتیں تو اللہ تعالیٰ کی ہیں اللہ تعالیٰ سب لوگوں کو خوب جانتا ہے کہ کون قرآن پاک پر ہے اور کون قرآن پاک سے گمراہ ہے۔

سورہ ہود آیت 49 پارہ 12

یہ غیب کی خبریں ہیں۔ جو ہم آپ کی طرف وحی کرتے ہیں۔ اس سے پہلے نہ آپ ان کو جانتے تھے۔ اور نہ آپ کی قوم۔ بس صبر کرو۔ بے شک پرہیزگاروں کے لیے اچھا انجام ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں۔ یہ غیب کی خبریں ہیں۔ جو ہم آپ کی طرف وحی کرتے ہیں۔ اس سے پہلے نہ آپ ان کو جانتے تھے۔ اور نہ آپ کی قوم۔ بس صبر

کرو۔ بے شک پرہیزگاروں کے لیے اچھا انجام ہے۔
آپ نے دیکھا۔کہ قرآن پاک کی باتیں غیب کی خبریں ہیں۔

سورہ سباہ آیات 47 تا 54 پارہ 22

آپ ﷺ کہہ دو ۔کہ میں نے جو اجر تم سے مانگا ہے وہ تم ہی رکھو۔میرا اجر تو اللہ تعالیٰ کے زمہ ہے۔اوروہ ہر چیز پر گواہ ہے۔آپ ﷺ کہہ دو۔کہ بے شک میرا رب سچ اوپر سے ڈالتا ہے۔جو سب غیب کا جاننے والا ہے۔آپ ﷺ کہہ دو۔کہ سچ آ گیا۔اور جھوٹ نہ پہلے پیدا کرسکتا تھا۔اور دوبارہ پیدا کرسکتا ہے۔آپ ﷺ کہہ دو۔کہ اگر میں گمراہ ہوگیا ہوں تو اس کا نقصان مجھ پر ہوگا۔ااور اگر میں ہدایت پر ہوں تو اس وحی کی وجہ سے ہوں۔جو میرا رب میری طرف وحی کرتا ہے۔اوروہ سننے والا قریب ہے۔اور آپ دیکھیں گے۔جب وہ گھبرائیں گے اور قریب سے ہی پکڑ لیے جائیں گے۔اوروہ کہیں گے۔کہ ہم اس پر ایمان لائے۔اوروہ اس سے پہلے اس کا کفر کر چکے تھے۔اور دور جگہ سے بغیر دیکھے پھینکتے تھے۔اوران کی خواہشات اوران کے درمیان رکاوٹ ڈال دی جائے گی۔جیسا کہ ان سے پہلے لوگوں کے ساتھ ہوا۔وہ بھی ان کی طرح شک کی الجھن میں مبتلا تھے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں رسول ﷺ کا قیامت تک آنے والے لوگوں کے نام خطاب ہے۔جو قرآن پاک کے بارے میں ہے ۔رسول ﷺ فرماتے ہیں۔

کہ میں نے جو اجر تم سے مانگا ہے وہ تم ہی رکھو۔میرا اجر تو اللہ تعالیٰ کے زمہ ہے۔اوروہ ہر چیز پر پر گواہ ہے۔بے شک میرا رب سچ اوپر سے ڈالتا ہے۔جو سب غیب کا جاننے والا ہے۔سچ آ گیا۔اور جھوٹ نہ پہلے پیدا کرسکتا تھا۔اور نہ دوبارہ پیدا کرسکتا ہے۔رسول ﷺ فرماتے ہیں۔کہ اگر میں گمراہ ہوگیا ہوں تو اس کا نقصان مجھ پر ہوگا۔ااور اگر میں ہدایت پر ہوں تو اس وحی کی وجہ سے ہوں۔جو میرا رب میری طرف وحی کرتا ہے۔اوروہ سننے والا قریب ہے۔اور آپ دیکھیں گے۔جب وہ گھبرائیں گے اور قریب سے ہی پکڑ لیے جائیں گے۔اوروہ کہیں گے۔کہ ہم اس پر یعنی قرآن پاک پر ایمان لائے۔اوروہ اس سے پہلے اس کا کفر کر چکے تھے۔اور دور جگہ سے بغیر دیکھے پھینکتے تھے۔اوران کی خواہشات اوران کے درمیان رکاوٹ ڈال دی جائے گی۔جیسا کہ ان سے پہلے لوگوں کے ساتھ ہوا۔وہ بھی ان کی طرح شک کی الجھن میں مبتلا تھے۔

سورہ البقرہ آیات 2 تا 12 پارہ 1

یہ ایسی کتاب ہے۔جس میں شک کی گنجائش نہیں۔اس میں پرہیزگاروں کے لیے ہدایت ہے۔جو غیب پر ایمان لاتے ہیں۔نماز قائم کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں دے رکھا ہے۔اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔وہ آپ کی طرف نازل شدہ (قرآن) پر ایمان لاتے ہیں اوراس پر بھی جو آپ ﷺ سے پہلے (نبیوں پر) اتاری گئی تھی اور وہ آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔ایسے ہی لوگ اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہیں اور یہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں۔بلاشبہ جن لوگوں نے کفر کیا۔آپ ﷺ انہیں خبردار کریں یا نہ کریں۔ان کے لیے برابر ہے۔وہ ایمان نہیں لائیں گے۔اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں اور کانوں پر مہر لگا دی ہے اوران کی آنکھوں پر پردہ پڑ گیا ہے اوران کے لیے بہت بڑا عذاب ہے۔اورلوگوں میں سے بعض وہ ہیں۔جو کہتے ہیں۔کہ ہم اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان لائے۔مگر وہ ایمان والے نہیں ہیں۔اوروہ ایمان والوں کو اور اللہ تعالیٰ کو دھوکہ دیتے ہیں۔اوروہ شعور نہیں رکھتے۔ان کے دلوں میں بیماری ہے۔اللہ تعالیٰ نے ان کے مرض کو اور بڑھا دیا ہے۔ااوران کے لیے دردناک عذاب ہے اس لیے کہ وہ جھوٹ بولتے ہیں۔جب ان سے کہا جاتا ہے۔کہ زمین میں فساد نہ کرو تو وہ کہتے ہیں۔کہ ہم تو اصلاح کرنے والے ہیں۔خبردار رہو یہی فساد کرنے والے ہیں۔ مگر وہ شعور نہیں رکھتے۔اور جب ان سے کہا جاتا ہے۔کہ اس طرح ایمان لاؤ جس طرح اور لوگ ایمان لائے ہیں۔تو کہتے ہیں جس طرح بیوقوف لوگ ایمان لائے ہیں۔خبردار رہو۔وہ خود ہی بے وقوف ہیں۔لیکن وہ علم نہیں رکھتے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے اِن آیات میں دو قسم کے لوگوں کو دکھایا ہے۔ایک قسم اُن لوگوں کی ہے جو کامیاب ہونے والے ہیں۔ان کا عمل اس پیکج پر مشتمل ہے ۔ یہ پرہیزگار ہیں۔جو غیب پر ایمان لاتے ہیں ۔جو غیب یعنی قرآن پاک پر ایمان لاتے ہیں۔ یہ قرآن پاک کی ہدایت پر ہیں. نماز قائم کرتے ہیں اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے انہیں دے رکھا ہے۔اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔وہ آپ ﷺ کی طرف نازل شدہ قرآن پر ایمان لاتے ہیں اوراس پر بھی جو آپ ﷺ سے پہلے نبیوں پر اتاری گئی تھی اوروہ آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔ایسے ہی لوگ اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہیں اور یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔

پھر اللہ تعالیٰ دوسری قسم کے لوگوں کو دکھا رہا ہے۔جنہوں نے کفر کیا ہے۔یعنی جنہوں نے فرقے بنائے ہیں۔اور قرآن پاک سے مرتد ہو چکے ہیں۔

آپ ﷺ انہیں قرآن پاک سے خبردار کریں یا نہ کریں ۔اُن کے لیے برابر ہے۔وہ ایمان نہیں لائیں گے۔اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں اور کانوں پر مہر لگا دی ہے اوران کی آنکھوں پر پردہ پڑ گیا ہے اوران کے لیے بہت بڑا عذاب ہے اورلوگوں میں سے بعض وہ ہیں۔جو کہتے ہیں۔کہ ہم اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان لائے۔مگر وہ ایمان والے نہیں

ہیں۔اور وہ ایمان والوں کواور اللہ تعالیٰ کو دھوکہ دیتے ہیں۔اور وہ شعور نہیں رکھتے۔ان کے دلوں میں بیماری ہے۔اللہ تعالیٰ نے ان کے مرض کواور بڑھادیا ہے۔ااور انکے لیے دردناک عذاب ہے اس لیے کہ وہ جھوٹ بولتے ہیں

جب ان سے کہا جاتا ہے۔کہ زمین میں فساد نہ کرو۔تو وہ کہتے ہیں۔کہ ہم تو اصلاح کرنے والے ہیں۔خبردار رہو یہی فساد کرنے والے ہیں۔ مگر وہ شعور نہیں رکھتے۔اور جب ان سے کہا جاتا ہے۔کہ اس طرح ایمان لاؤ جس طرح اور لوگ ایمان لائے ہیں۔تو کہتے ہیں جس طرح بیوقوف لوگ ایمان لائے ہیں۔خبردار رہو۔وہ خود ہی بے وقوف ہیں ۔لیکن وہ علم نہیں رکھتے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں کہ جولوگ کافر ہیں یعنی جنہوں نے فرقے بنائے ہیں۔اور مرتد ہو چکے ہیں۔رسول ﷺ انہیں قرآن پاک سے خبردار کریں یا نہ کریں اُن کے لیے برابر ہے۔یعنی یہ فرقہ پرست رسول ﷺ کی نہیں سنتے یعنی مرتد ہیں۔اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں اور کانوں پر مہر لگادی ہے اور ان کی آنکھوں پر پردہ پڑ گیا ہے اور ان کے لیے بہت بڑا عذاب ہے۔اور لوگوں میں سے بعض وہ ہیں۔جو کہتے ہیں۔کہ ہم اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان لائے۔مگر وہ ایمان والے نہیں ہیں۔اور وہ ایمان والوں کواور اللہ تعالیٰ کو دھوکہ دیتے ہیں۔اور وہ شعور نہیں رکھتے۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں ایمان والے لوگ بھی دکھائے گئے ہیں۔یہ پرہیزگار ہیں۔جو غیب پر ایمان لاتے ہیں ۔جو غیب یعنی قرآن پاک پر ایمان لاتے ہیں۔ یہ قرآن پاک کی ہدایت پر ہیں. نماز قائم کرتے ہیں اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے انہیں دے رکھا ہے۔اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔وہ آپ ﷺ کی طرف نازل شدہ قرآن پر ایمان لاتے ہیں اور اس پر بھی جو آپ ﷺ سے پہلے نبیوں پر اتاری گئی تھی اور وہ آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔ایسے ہی لوگ اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہیں اور یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔ ان آیات میں کفر کرنے والے یعنی فرقے بنانے والے مرتد لوگوں کے بارے میں تفصیل سے بات چیت کی گئی ہے۔اور رایمان والوں کے بارے میں بھی مکمل جواب ہے۔کہ یہ کامیاب ہونے والے لوگ ہیں اور کوئی بات چھپی ہوئی نہیں ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا۔کہ رسول ﷺ نے قرآن پاک زریعے کامیاب اور ناکام ہونے والے لوگوں سے خبردار کیا۔

سورہ جن آیات 26 تا 28 پارہ 29

اللہ تعالیٰ غیب کا علم جاننے والا ہے۔پس وہ اپنے غیب پر کسی پر ظاہر نہیں کرتا۔مگر سوائے اپنے پسندیدہ رسول کے۔تو بیشک اس کے آگے اور پیچھے محافظ یعنی فرشتے لگادیتا ہے۔تاکہ وہ معلوم کریں کہ اُنہوں نے اپنے رب کے پیغام پہنچادیے ہیں۔اور ان کے سارے معاملات اس کے احاطہ علم میں ہے۔اور اُس نے ہر چیز کو گن رکھا ہے۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا۔کہ اللہ تعالیٰ جب اپنے کسی رسول کو غیب کا علم دینا چاہتے ہیں۔تو اس کے آگے اور پیچھے فرشتے لگادیتے ہیں۔تاکہ فرشتے معلوم کریں کہ رسول نے غیب کا علم لوگوں تک پہنچادیا ہے۔جو وحی کا علم ہوتا ہے۔اور لوگوں تک پہنچانے کے لیے ہوتا ہے۔رسول ﷺ نے ہم تک غیب کا علم یعنی وحی کا پیغام پہنچادیا ہے۔مگر ہم نے اس وحی کو چھوڑ کر اپنی پسند کے فرقے پکڑ لیے۔اور وحی کی الف ب بھی نہیں جانتے۔اور فرقے بنالیے۔اور رسول ﷺ کی روزمرہ زندگی کی باتوں کو وحی کی جگہ دے دی۔اگر رسول کی روزمرہ کی زندگی ہی اصل دین تھا۔تو اللہ تعالیٰ کو رسول کیساتھ فرشتے لگانے کی کیا ضرورت تھی۔انسان کی ہدایت کی تکمیل کے لیے ہمیشہ رسول اللہ تعالیٰ کی وحی کا پیغام لائے۔پھر جنہوں نے اس کو قبول کیا وہ ایمان والے کہلائے۔مسلم یعنی اللہ تعالیٰ کے فرمابردار کہلائے۔اور جنہوں نے اس کو قبول نہ کیا ان پر اللہ تعالیٰ کا عذاب آگیا۔

آپ نے دیکھا کہ وحی کا علم غیب کا علم ہوتا ہے۔اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے۔اپنے پیغام کے لیے منتخب کرتا ہے۔پھر پیغام پہنچانے والے کے ساتھ فرستوں کو کردیتا ہے تاکہ وہ معلوم کریں کہ پیغام پہنچانے والے نے االلہ تعالیٰ کا پیغام لوگوں تک پہنچادیا ہے۔یعنی اللہ تعالیٰ کا دین پہنچادیا ہے۔یہ دین غیب کا علم ہوتا ہے۔یہ سچا دین ہوتا ہے۔جیسے قرآن پاک تورات انجیل زبور وغیرہ۔لوگوں سے قیامت والے دن رسول ﷺ کے اعمال کے بارے میں سوال نہیں ہوگا۔

سورہ اعراف آیت پارہ 9

وہ آپ ﷺ سے پوچھتے ہیں کہ گویا آپ اس کی تلاش میں رہتے ہیں۔کہہ دو کہ بیشک اس کا علم تو میرے رب کے پاس ہے۔مگر اکثر لوگ نہیں جانتے۔

کہہ دو کہ میں اپنی جان کے لیے بھی کسی نفع یا نقصان کا اختیار نہیں رکھتا۔مگر اسقدر کہ جتنا اللہ تعالیٰ کو منظور ہو۔اگر میں غیب جانتا تو اپنے لیے بہت سا فائدہ حاصل کر لیتا۔میں تو

صرف لوگوں کوخوش خبری سنانے والا اور ڈرانے والا ہوں جو ایمان رکھتے ہیں۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا۔کہ لوگوں نے آپ ﷺ سے قیامت کے بارے میں پوچھا۔تو اس کے جواب میں آپ ﷺ نے فرمایا۔کہ اگر میں غیب جانتا تو اپنے لیے بہت سا فائدہ حاصل کر لیتا۔میں تو صرف ان لوگوں کو خوش خبری سنانے والا اور ڈرانے والا ہوں جو ایمان رکھتے ہیں۔یعنی جو قرآن پاک کو سچ ماننے اور اس کی اطاعت کرنے والے ہیں۔

سورہ ھود 120 تا 123 پارہ 12

اور رسولوں کے قصوں میں جو ہم آپ سے بیان کرتے ہیں۔ ان سے آپ کے دل کو ثابت قدم رکھتے ہیں۔اور ان کے قصوں میں جو بات آپ تک پہنچتی ہے۔وہ سچ ہے۔اور ایمان لانے والوں کے لیے نصیحت اور یاد دہانی ہے۔

اور کہہ دو اُن سے جو ایمان نہیں لاتے۔کہ تم اپنے جگہ عمل کیے جاوٗ۔بے شک ہم اپنی جگہ عمل کیے جاتے ہیں۔اور انتظار کرو بے شک ہم بھی انظار کرتے ہیں۔اور زمین اور آسمانوں کے تمام غیب اللہ تعالیٰ جانتے ہیں۔اور اسکی طرف سب کے سب کام لوٹائے جاتے ہیں۔بس اسی کی غلامی کرو اور اسی پر بھروسہ کرو۔اور جو کچھ آپ کر رہے ہیں اس سے آپ کا رب بے خبر نہیں ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا۔کہ ان آیات میں ہم سے پہلے اللہ تعالیٰ کا خطاب ہے۔پھر رسول ﷺ کا خطاب ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔اور رسولوں کے قصوں میں جو ہم آپ سے بیان کرتے ہیں۔ ان سے آپ کے دل کو ثابت قدم رکھتے ہیں۔اور ان کے قصوں میں جو بات آپ تک پہنچتی ہے۔وہ سچ ہے۔اور ایمان لانے والوں کے لیے نصیحت اور یاد دہانی ہے۔

اللہ تعالیٰ کے خطاب کے بعد رسول ﷺ کا خطاب ہے۔۔آپ ﷺ ان لوگوں سے خطاب کر رہے ہیں جو ایمان لانے والے نہیں ہیں۔اور انہیں نصیحت بھی کر رہے ہیں۔ رسول ﷺ فرماتے ہیں ۔کہ تم اپنی جگہ عمل کیے جاوٗ۔بے شک ہم اپنی جگہ عمل کیے جاتے ہیں۔اور انتظار کرو بے شک ہم بھی انظار کرتے ہیں۔اور زمین اور آسمانوں کے تمام غیب اللہ تعالیٰ جانتے ہیں۔اور اسکی طرف سب کے سب کام لوٹائے جاتے ہیں۔بس اسی کی غلامی کرو اور اسی پر بھروسہ کرو۔اور جو کچھ آپ کر رہے ہیں اس سے آپ کا رب بے خبر نہیں ہے۔

آئیں دیکھتے ہیں۔کہ فرقوں کے نام نہاد مفسروں کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا کیا کہتے ہیں

سورہ قلم آیات 35 تا 53 پارہ 29

بیشک پرہیزگاروں کے لیے ان کے رب کے پاس نعمتوں والی جنتیں ہیں۔تو کیا ہم فرمابرداروں کو مجرموں کی طرح کر دیں گے۔تمھیں کیا ہو گیا ہے۔تم کیسے فیصلے کرتے ہو۔کیا تمھارے پاس کوئی کتاب ہے۔جس میں تم پڑھتے ہو۔یقیناً اس میں تم کو اپنی پسند کی باتیں مل جاتیں ہیں۔یا تم ہم سے قیامت تک کی قسمیں لے چکے ہو۔کہ جس چیز کا تم حکم کرو گے۔وہ تم کو ملے گی۔ان سے پوچھیے کہ ان باتوں کا ان میں دعوے دار کون ہے۔کیا انہوں نے اللہ تعالیٰ کے شریک بنا رکھے ہیں۔اگر ایسا ہے۔تو چاہیے کہ اپنے شریکوں کو لے آئیں۔اگر وہ سچے ہیں۔جس دن پنڈلی سے پردہ اُٹھایا جائے گا۔اور لوگوں کو سجدے کے لیے بلایا جائے گا۔تو یہ لوگ سجدہ نہ کر سکیں گے۔ان کی آنکھیں جھکی ہوئی ہوں گی۔اُن پر زلت چھا رہی ہو گی۔اور وہ دنیا میں سجدوں کی طرف بلائے جاتے تھے۔اور وہ صحیح اور سالم تھے۔بس مجھے اور ان کو چھوڑ دیجیے جو اس کلام کو جھٹلاتے ہیں۔ہم ان کو آہستہ آہستہ اس طرح تباہی کی طرف لے جائیں گے۔کہ ان کو خبر بھی نہیں ہو گی۔اور میں ان کو ڈھیل دے رہا ہوں۔ بیشک میری تدبیر بڑی زبردست ہے۔کیا آپ ﷺ ان سے کوئی اجر چاہتے ہیں۔کہ وہ اس تاوان سے دبے چلے جاتے ہیں۔یا ان کے پاس غیب ہے۔کہ اسکو لکھ لیتے ہیں۔بس اپنے رب کے حکم کے لیے آپ صبر کریں۔اور مچھلی والے یونس کی طرح نہ ہو جانا جس نے اپنے رب کو پکارا۔اور وہ غم سے بھرا ہوا تھا۔اگر آپ کے رب کا اُس پر فضل نہ ہوتا۔تو وہ چٹیل میدان میں ڈال دیا جاتا۔اور وہ ملامت زدہ ہوتا۔پھر اس کو آپ کے رب نے چن لیا۔اور اس کو صالحوں میں سے کر دیا۔جب کافر قرآن پاک کو سنتے ہیں۔تو آپ ﷺ کو ایسی نظروں سے دیکھتے ہیں کہ آپ کو اپنی نظروں سے ڈگمگا دیں ۔اور وہ کہتے ہیں۔کہ یہ تو ایک مجنوں ہے حالانکہ یہ قرآن تو تمام جہان والوں کے لیے ایک نصیحت ہے۔

خواتین حضرات

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ مسلم اور مجرموں کے درمیان قیامت آنے سے پہلے ہی فیصلہ سنا رہے ہیں۔اور یہی فیصلہ قیامت والے دن بھی

ہوگا۔ کیونکہ قرآن پاک اللہ تعالیٰ کی سچی باتیں ہیں۔ اوران میں تبدیلی نہیں ہوسکتی۔ اور نہ ان میں کوئی تبدیلی کرسکتا ہے۔فرقہ پرستوں کے پاس ان کے نام نہاد مفسروں کی کتابیں ہیں۔جس میں فرقہ پرستوں کواپنی پسند کی باتیں مل جاتیں ہیں۔ اور فرقہ پرست وہ کہانیاں اللہ تعالیٰ کے بارے میں سناتے ہیں۔مثلاً قیامت کے دن اللہ تعالیٰ جس کو چاہے گا جنت میں لے جائیگا۔اور کوئی کتنا بھی اچھا کیوں نہ ہو اللہ تعالیٰ کسی برائی کو پکڑ کر غلط فیصلہ کر لیگا۔اسلیے کہ اللہ تعالیٰ جو چاہے گا وہ کرے گا۔فرقہ پرست وہ مشرک ہیں جن کے رب نام نہاد مفسر ہیں۔ جواس طرح کی غلط ملط کہانیاں ان کوسناتے رہتے ہیں۔ان نام نہاد مفسروں نے قرآن پاک کے مقابلے میں اپنی کتابیں قرآن پاک کوجھٹلانے کے لیےان کو دے رکھی ہیں۔اس طرح قرآن پاک کوجھٹلانے کا کام جاری ہے۔ان نام نہاد مفسروں کی کیا حیثیت ہے۔کیاان کے پاس غیب کا علم ہے۔غیب کا علم اللہ تعالیٰ اپنی کتاب کے علم کو کہتے ہیں۔جوصرف اللہ تعالیٰ اپنے رسولوں کو دیتے ہیں۔جس میں اللہ تعالیٰ کے وعدےاور قسمیں ہوتیں ہیں۔جو یہ نام نہاد مفسر باتیں کرتے ہیں کیا انہوں نے اللہ تعالیٰ کے شریک بنا رکھے ہیں۔کہ انہوں نے بھی ان کو غیب کا علم یعنی اپنی کتاب دے رکھی ہے۔نعوز باللہ اپنی طرف سے ان کے پیغام پہنچانے والے بنے ہوئے ہیں۔اگرایسا ہے۔تو چاہیے کہ اپنے شریکوں کو اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں لے آئیں۔اگر وہ سچے ہیں۔

بیشک پرہیزگاروں کے لیےان کے رب کے پاس نعمتوں والی جنتیں ہیں۔پرہیزگار کا مطلب ہے قرآن پاک کے سچ کو ماننے والےاور قرآن پاک سے اپنی اصلاح کرنے والے۔ان کے لیےاللہ تعالیٰ کے پاس نعمتوں والی جنتیں ہیں۔یہ مسلم یعنی اللہ تعالیٰ کے فربردار لوگوں کا انجام ہوگا۔جبکہ فرقہ پرست جنھوں نے قرآن پاک کوجھٹلا کر فرقے بنا رکھے ہیں۔جس دن پنڈلی سے پردہ اُٹھایا جائے گا۔اور لوگوں کو سجدے کے لیے بلایا جائے گا۔تو یہ لوگ سجدہ نہ کرسکیں گے۔ان کی آنکھیں جھکی ہوئی ہوں گی۔اُن پر زلت چھا رہی ہوگی۔اور وہ دنیا میں سجدوں کی طرف بلائے جاتے تھے۔اور وہ صحیح اور سالم تھے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔بس مجھےاوران کو چھوڑ دیجیے جواس کلام کوجھٹلاتے ہیں۔ہم ان کو آہستہ آہستہ اس طرح تباہی کی طرف لے جائیں گے۔کہ ان کو خبر بھی نہیں ہوگی۔اور میں ان کو ڈھیل دے رہا ہوں۔بیشک میری تدبیر بڑی زبردست ہے۔فرقہ پرست جو قرآن پاک کوجھٹلانے میں لگے ہوئے ہیں۔اللہ تعالیٰ ان کواس طرح تباہی کی طرف لے جائیں گے۔کہ ان کو پتہ بھی نہیں چلے گا۔فرقہ پرست اللہ تعالیٰ کو کس طرح کا سجدہ کرتے ہیں۔جس میں الفاظ کے معنی کا بھی پتہ نہیں ہوتا۔بغیر سمجھے کا سجدہ۔اصل دلی سجدے تو اپنے نام نہاد مفسر کو کرتے ہیں۔جیسے وہ نماز سکھاتے ہیں۔ان کی مرضی کی ساری نماز پڑھتے ہیں۔کیا یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی مرضی کی نماز پڑھتے ہیں۔تمام فرقے والے دوسروں کی نماز کو غلط ثابت کرتے ہیں۔کیاان کے نام نہاد مفسر کے کہنے سے ان کی نماز قبول ہو جائیگی۔وضو کا طریقہ یہ نام نہاد مفسر بتاتے ہیں۔نماز کا طریقہ یہ مفسر بتاتے ہیں۔قرآن پاک کا مطلب یہ مفسر بتاتے ہیں۔دنیا کے سارے کام یہ بتاتے ہیں پھر یہ دوسرے مفسروں کوقبول کیوں نہیں کرتے۔اُن کے پیچھےان کی نماز کیوں نہیں ہوتی۔ان کے جنازے پڑھنے سے ان کے نکاح کیوں ٹوٹ جاتے ہیں۔اس لیےان کی نماز نہیں ہوتی کہ وہ ان کے مفسر کے بتائے ہوئے طریقے پر نہیں ہوتی۔ان کے نکاح بھی اسی لیے ٹوٹتے ہیں۔کہ ان کا مفسر کہتا ہے۔کیا انہوں نے اپنے مفسر کو رب نہیں بنایا۔جس طرح مفسر نکاح جوڑتا ہے۔پھر جڑ جاتا ہے۔یہ سارے کام ان فرقوں کے مفسر کرتے ہیں۔اس طرح لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے لائے ہوئے قرآن پاک کو چھوڑ کر ان مفسروں کی کتابیں پکڑ رکھی ہیں۔رسول ﷺ توان کے پاس غیب کا علم یعنی قرآن پاک لائے تھے۔جس میں سارے طریقے تھے۔یہ قرآن پاک کو پکڑ نہیں سکے۔کیا رسول ﷺ نے ان سے کوئی اجر یعنی پیسے مانگ لیے ہیں۔یا اس کے بدلے میں کوئی تاوان مانگ لیا تھا۔کہ قرآن پاک ان کی دسترس سے باہر ہو گیا تھا۔

ن آیات میں اللہ تعالیٰ رسول ﷺ کو بڑے پیار سے لوگوں کے نامناسب رویے پر سمجھا رہے ہیں۔کہ لوگوں کے برے رویے پر صبر کریں۔اور یونس کی طرح بے صبرے نہ ہوں۔

ان آیات کو بہت غور سے پڑھیں اور بار بار پڑھیں۔جو حال پہلے لوگوں کا تھا وہ حال آج بھی لوگوں کا ہے۔زرا فرقہ پرستوں کو قرآن پاک کی آیات تو دکھائیں۔اور پھران کی حالت دیکھیں کہ کس کس طرح اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول ﷺ کو جھٹلاتے ہیں۔اور کس طرح کوشش کریں گے کہ آپ کے قدم ڈگمگا دیں۔کافروں کا یہ رویہ رسول ﷺ کے ساتھ تھا اور آج بھی یہی رویہ فرقہ پرستوں کا قرآن پاک کے ساتھ ہے۔یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ صرف اپنی کتاب کو کتاب سمجھتے ہیں۔اور اپنے مقابلے میں کسی کی کتاب کو کچھ نہیں سمجھتے کیونکہ اللہ تعالیٰ صرف ایک ہے۔اور کتاب بھی ایک ہے۔اور بس۔رسول ﷺ کی لائی ہوئی آیات دیکھ کر فرقہ پرست ان کوجھٹلانے کے لیے تڑپ تڑپ جاتے ہیں۔کان کھول کر سن لو۔ایسے تمام لوگوں کو جواب ہے۔یہ قرآن تو تمام جہان والوں کے لیے ایک نصیحت ہے۔اور یہ کسی کے باپ دادے کی جاگیر نہیں ہے۔

سورہ انعام۔آیات 50 تا 51۔پارہ 7

آپ ﷺ کہہ دیجئے کہ میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ تعالیٰ کے خزانے ہیں نہ ہی میں غیب جانتا ہوں اور نہ ہی میں یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں میں تو صرف اس کی اطاعت کرتا ہوں جو مجھ پر وحی کیا جاتا ہے آپ ﷺ کہہ دیجئے کہ کیا اندھا اور آنکھوں والا برابر ہوسکتے ہیں کیا تم غور نہیں کرتے۔اوران لوگوں کو قرآن پاک کے ذریعے خبردار کیجیے جواس بات سے ڈرتے ہیں کہ اپنے رب کے سامنے جمع کیا جائے گا اور اللہ تعالیٰ کے سوا ان کا کوئی ولی اور سفارش کرنے والا نہ ہوگا۔تاکہ پرہیز

گاری اختیار کریں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں پہلے رسول ﷺ کا خطاب ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ کا خطاب ہے۔ جو رسول ﷺ سے ہے۔
پہلے رسول ﷺ کا خطاب سنتے ہیں رسول ﷺ فرماتے ہیں۔
کہ نہ تو میرے پاس خزانے ہیں اور نہ میرے پاس غیب کا علم ہے اور نہ ہی میں فرشتہ ہوں بس میں تو اس کی اطاعت کرتا ہوں جو مجھ پر وحی کی جاتی ہے۔ پھر رسول ﷺ فرماتے ہیں کیا اندھا اور آنکھوں والے برابر ہو سکتے ہیں کیا تم غور نہیں کرتے۔

خواتین وحضرات!

نبی ﷺ نے خزانے کو ریجیکٹ کر دیا۔ غیب کے علم کو ریجیکٹ کر دیا اور فرشتہ ہونے کو بھی ریجیکٹ کر دیا اور وحی کو امر کر دیا یعنی قرآن پاک کو امر کر دیا کہ خود بھی وہ وحی کی اطاعت کرتے ہیں اور فرقہ پرست ایسے اندھے لوگ ہیں کہ انہوں نے اس چیز یعنی قرآن کی اطاعت نہیں کی بلکہ ان چکروں میں پڑ گئے ہیں کہ رسول کو خزانہ کی چابیاں دیں گئی یا نہیں دیں گئی۔ ان کے پاس غیب کا علم تھا یا نہیں تھا۔ رسول ﷺ انسان تھے یا نور تھے
رسول ﷺ فرماتے ہیں کیا اندھا اور آنکھوں والے برابر ہو سکتے ہیں کیا تم غور نہیں کرتے۔
فرقہ پرست تو اندھے ہیں۔ کہ ان کو قرآن پاک میں اُلٹا نظر آتا ہے۔ رسول ﷺ ان کو کیا بتاتے ہیں۔ اور یہ کیا لوگوں کو بتا رہے ہیں۔ قرآن پاک کی اطاعت نہیں کرتے حالانکہ رسول ﷺ اسی قرآن پاک کی اطاعت کرتے ہیں
۔اس طرح فرقہ پرست رسول ﷺ کو جھٹلاتے ہیں۔ اور قرآن پاک کو جھٹلا کر فرقوں میں مست ہیں۔ ایسے تمام لوگوں کے لیے پھر آگے اللہ تعالیٰ رسول ﷺ سے فرما رہے ہیں۔ اور ان لوگوں کو قرآن پاک کے ذریعے خبردار کیجئے جو اس بات سے ڈرتے ہیں کہ اپنے رب کے سامنے جمع کیا جائے گا اور اللہ تعالیٰ کے سوا ان کا کوئی ولی اور سفارش کرنے والا نہ ہوگا۔ تاکہ پرہیزگاری اختیار کریں۔

خواتین وحضرات۔

کیا نام نہاد مفسر یا فرقہ پرست رسول ﷺ کے ذریعے لائے گئے غیب کے علم یعنی قرآن پاک کو مانتے ہیں۔ ہرگز نہیں۔ وہ دین اسلام یا دین مسلم سے کفر کر چکے ہیں۔ اسلام سے مرتد ہو چکے ہیں وہ تو رسول ﷺ کے روزمرہ معمولات کو دین سمجھتے ہیں۔ اور سمجھتے ہیں۔ کہ لوگوں سے رسول ﷺ کے روزمرہ کے معمولات کا حساب لیا جائیگا۔

سورہ جن آیات 26 تا 28 پارہ 29

اللہ تعالیٰ غیب کا علم جاننے والا ہے۔ پس وہ اپنے غیب پر کسی پر ظاہر نہیں کرتا۔ مگر سوائے اپنے پسندیدہ رسول کے۔ تو بیشک اس کے آگے اور پیچھے محافظ یعنی فرشتے لگا دیتا ہے۔ تاکہ وہ معلوم کریں کہ اُنہوں نے اپنے رب کے پیغام پہنچا دیے ہیں۔ اور ان کے سارے معاملات اس کے احاطہ علم میں ہے۔ اور اُس نے ہر چیز کو گن رکھا ہے۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا۔ کہ اللہ تعالیٰ جب اپنے کسی رسول کو غیب کا علم دینا چاہتے ہیں۔ تو اس کے آگے اور پیچھے فرشتے لگا دیتے ہیں۔ تاکہ فرشتے معلوم کریں کہ رسول نے غیب کا علم لوگوں تک پہنچا دیا ہے۔ جو وحی کا علم ہوتا ہے۔ اور لوگوں تک پہنچانے کے لیے ہوتا ہے۔ رسول ﷺ نے ہم تک غیب کا علم یعنی وحی کا پیغام پہنچا دیا ہے۔ مگر ہم نے اس وحی کو چھوڑ کر اپنی پسند کے فرقے پکڑ لیے۔ اور وحی کی الف ب بھی نہیں جانتے۔ اور فرقے بنا لیے۔ اور رسول کی باتوں کو وحی کی جگہ دے دی۔ اگر رسول کی روزمرہ کی زندگی ہی اصل دین تھا۔ تو اللہ تعالیٰ کو رسول کے ساتھ فرشتے لگانے کی کیا ضرورت تھی۔ انسان کی ہدایت کی تکمیل کے لیے ہمیشہ رسول اللہ تعالیٰ کی وحی کا پیغام لائے۔ پھر جنہوں نے اس کو قبول کیا وہ ایمان والے کہلائے۔ مسلم یعنی اللہ تعالیٰ کے فرمابردار کہلائے۔ اور جنہوں نے اس کو قبول نہ کیا ان پر اللہ تعالیٰ کا عذاب آگیا۔ قرآن پاک خالص وحی کی صورت میں موجود ہے۔ جسے فرقہ بنانے والوں نے قبول نہیں کیا۔ اس طرح یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے عذاب کے مستحق بن چکے ہیں۔ اُسی طرح جس طرح لوط کی قوم میں سے جس نے رسول کے زریعے لایا گیا پیغام قبول کیا وہ ایمان والے بن گئے اور باقی سارے کافریعنی نافرمان ثابت ہوئے۔ سی طرح جس طرح لوط کی قوم میں سے جس نے رسول کے زریعے لایا گیا پیغام قبول کیا وہ ایمان والے بن گئے اور باقی سارے کافریعنی نافرمان ثابت ہوئے۔ جن پر عذاب آیا
اسی طرح جس طرح نوح کی قوم میں سے جس نے رسول کے زریعے لایا گیا پیغام قبول کیا وہ ایمان والے بن گئے اور باقی سارے کافریعنی نافرمان ثابت ہوئے۔

اسی طرح جس طرح موسیٰ کی قوم میں سے جس نے رسول کے زریعے لایا گیا پیغام قبول کیا وہ ایمان والے بن گئے اور باقی سارے کافریعنی نافرمان ثابت ہوئے۔جن پر عذاب آیا۔اسی طرح جس طرح عیسیٰ کی قوم میں سے جس نے رسول کے زریعے لایا گیا پیغام قبول کیا وہ ایمان والے بن گئے اور باقی سارے کافریعنی نافرمان ثابت ہوئے ۔جن پر عذاب آیا۔

اسی طرح جس طرح محمد ﷺ کی قوم میں سے جس نے رسول کے زریعے لایا گیا پیغام قبول کیا وہ ایمان والے بن گئے اور باقی سارے کافریعنی نافرمان ثابت ہوئے۔جن پر عذاب قیامت تک کے لیے موخر کر دیا گیا اور ان کے بعد قیامت تک آنے والے لوگوں کے لیے بھی فیصلے کے دن تک موخر کر دیا گیا

آپ نے دیکھا

کہ وحی کا علم غیب کا علم ہوتا ہے۔اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے۔اپنے پیغام کے لیے منتخب کرتا ہے۔پھر پیغام پہنچانے والے کے ساتھ فرستوں کو کر دیتا ہے تا کہ وہ معلوم کریں کہ پیغام پہنچانے والے نے االلہ تعالی کا پیغام لوگوں تک پہنچا دیا ہے۔یعنی اللہ تعالیٰ کا دین پہنچا دیا ہے۔یہ دین غیب کا علم ہوتا ہے۔یہ سچا دین ہوتا ہے۔جیسے قرآن پاک تورات انجیل زبور وغیرہ۔

ایمان لانیا مسلم بننے کا طریقے صرف چند مثالیں دوں گی۔باقی پوری تفصیل کیلیے اسلام یا مسلم کسے کہتے ہیں اس کتاب کو دیکھیں۔

❁ سورہ یونس آیات 90 تا 91 پارہ 11

اور ہم نے بنی اسرائیل کو دریا سے پار کر دیا۔پھر فرعون اور اس کے لشکر نے سرکشی اور زیادتی سے ان کا پیچھا کیا۔یہاں تک کہ فرعون ڈوبنے لگا۔تو اس نے کہا۔کہ میں ایمان لاتا ہوں۔کہ اُس زات کے سوا کوئی معبود نہیں۔جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے ہیں۔اور میں فرمابرداروں میں سے ہوں یعنی مسلم ہوں ۔اب ایمان لاتا ہے حالانکہ اس سے پہلے تو نافرمانوں میں سے تھا۔اور فساد کرنے والوں میں سے تھا۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا ان آیات میں فرعون ڈوبتے وقت اسلام لا رہا ہے یعنی مسلم بن رہا ہے ۔مگر اس کے ایمان کو اللہ تعالیٰ نے قبول نہیں کیا۔کیونکہ وہ اس سے پہلے اللہ تعالیٰ کا نافرمان تھا۔

❁ سورہ اعراف آیت 126 پارہ 9

اور تم ہم سے کس بات کا انتقام لیتے ہو۔کیا صرف اس بات سے کہ ہم اپنے رب کی آیات پر ایمان لائے۔جب وہ ہمارے پاس آئیں۔اے ہمارے رب ہم پر صبر ڈال دے ۔اور ہمیں مسلم کی حالت میں موت دے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا ان آیات میں فرعون کے دربار میں جادوگر اسلام قبول کر رہے ہیں۔یعنی مسلم بن رہے ہیں۔وہ کہتے ہیں۔اور تم ہم سے کس بات کا انتقام لیتے ہو۔کیا صرف اس بات سے کہ ہم اپنے رب کی آیات پر ایمان لائے۔جب وہ ہمارے پاس آئیں۔اے ہمارے رب ہم پر صبر ڈال دے ۔اور ہمیں فرمابرداری کی حالت میں موت دے۔

یعنی ہم اپنے رب کی آیات پر ایمان لائے۔اور ہمیں فرمابرداری کی حالت میں موت دے۔

❁ سورہ یونس آیت 84 پارہ 11

اور موسیٰ ؑ نے کہا۔اے میری قوم اگر تم اللہ تعالیٰ پر ایمان لائی ہو۔تو تم اسی پر بھروسہ کرو۔اگر تم مسلم ہو۔یعنی اگر تم فرمابردار ہو۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ موسیٰ ؑ اپنی قوم سے خطاب کر رہے ہیں اور فرماتے ہیں۔اے میری قوم اگر تم اللہ تعالیٰ پر ایمان لائی ہو۔یعنی اللہ تعالیٰ کی آیات کو سچ مانتی ہو اور اس کی اطاعت کرتی ہو تو تم اسی پر بھروسہ کرو۔اگر تم اللہ تعالیٰ کی فرمابردار ہو۔یعنی مسلم ہو

۔آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کی آیات کی اطاعت ہمیں مسلم اور ایمان والا بناتی ہے۔

❁ سورہ یوسف آیات 101 تا 104 پارہ 13

اے میرے رب تو نے مجھے حکومت کا ایک بڑا حصہ عطا فرمایا۔اور باتوں کی تعبیر سکھائی۔اے زمین اور آسمانوں کے پیدا کرنے والے۔تو ہی دنیا اور آخرت میں میرا ولی ہے۔مجھے

مسلم کی حالت میں موت دے ۔اور صالحین کے ساتھ شامل کر۔
یہ غیب کی خبریں ہیں۔جو ہم آپ کی طرف وحی کرتے ہیں۔اور آپ اس وقت ان کے پاس موجود نہ تھے۔جب وہ جمع ہوئے تھے اور اپنے کام کی چال چل رہے تھے۔اگر تم کتنا ہی چاہو لوگ اکثر لوگ ایمان لانے والے نہیں ہیں۔اور تم ان سے کوئی اجر نہیں مانگتے اور یہ قرآن تو تمام جہانوں کے لیے نصیحت ہے۔

سورہ محمد۔آیات 1 تا 3 پارہ 26

جن لوگوں نے کفر کیا اور دوسروں کو اللہ تعالیٰ کے راستے سے روکا۔اللہ تعالیٰ نے ان کے اعمال ضائع کر دیے۔اور جو لوگ ایمان لائے اور صالح عمل کرتے رہے اور جو کچھ محمد ﷺ پر نازل ہوا ہے اس پر ایمان لائے وہی ان کے رب کی طرف سے سچ ہے اللہ تعالیٰ ان کی برائیاں دور کر دے گا اور ان کا حال درست کر دے گا یہ اس لئے کہ کافروں نے تو جھوٹ کی اطاعت کی اور ایمان والوں نے اُس سچ کی اطاعت کی جو ان کے پروردگار کی طرف سے نازل ہوا اس طرح اللہ تعالیٰ لوگوں سے ان کی مثالیں بیان کرتا ہے۔

خواتین وحضرات!!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ ایمان والا اُسے کہہ رہے ہیں جس نے قرآن پاک کو سچ سمجھا اور اس کی اطاعت کی تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہ مٹا دے گا اور اس کی حالت سنوار دے گا۔یہ اللہ تعالیٰ نے ایمان والے یعنی قرآن کو سچ سمجھنے والے اور اس کی اطاعت کرنے والے کی حالت بتائی۔

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں کفر اور ایمان کی مکمل تشریح کی گئی ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جن لوگوں نے کفر کیا یعنی فرقے بنائے اور دوسروں کو اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے روکا اللہ تعالیٰ نے ان کے اعمال ضائع کر دیے یعنی جن لوگوں نے قرآن پاک جیسے سچ کی اطاعت نہیں کی اور دوسروں کو بھی قرآن پاک سے روکا اللہ تعالیٰ ان کے اعمال ضائع کر دیں گے اور جو لوگ ایمان لائے یعنی جنہوں نے محمد ﷺ پر نازل ہونے والے سچ یعنی قرآن کی اطاعت کی۔اللہ تعالیٰ ان کے گناہوں کو مٹا دے گا اور ان کی حالت درست کر دے گا اس کی وجہ اللہ تعالیٰ یہ بیان کرتے ہیں کہ کافروں یعنی فرقہ پرستوں نے تو جھوٹ کی اطاعت کی اور ایمان والوں نے اُس سچ کی اطاعت کی۔جو ان کے پروردگار کی طرف سے نازل ہوا اس طرح اللہ تعالیٰ لوگوں سے ان کی مثالیں بیان کرتا ہے۔۔ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے دونوں کی حالت کو ٹھیک ٹھیک بیان کر دیا تا کہ کوئی وہم یا شک نہ رہے۔

خواتین وحضرات

کیا آپ نے کبھی سوچا ہے۔کہ فرقہ پرست کس طرح اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے روکتے ہیں۔

جب آپ اپنے کسی متعلقہ فرقے کی تفسیر پڑھتے ہیں۔تو آپ ذرا غور کریں کہ کسی آیت کو بھی خود پر لاگو نہیں کرتے۔کبھی کسی کا نام لیں گے۔اور کبھی کسی کا نام لے دیں گے۔اور اس طرح قرآن پاک سے روکتے ہیں۔حالانکہ قرآن پاک قیامت تک آنے والے ہر انسان کی ہدایت کے لیے آیا ہے۔اللہ تعالیٰ نے سورہ البقرہ کے آغاز میں فرما دیا۔کہ اس کتاب میں کوئی شک نہیں اس میں پرہیز گاروں کے لیے ہدایت ہے

خواتین وحضرات

قرآن پاک میں پرہیز گاروں کے لیے ہدایت ہے۔فرقہ پرستوں ں کے لیے تو ہدایت نہیں ہے۔کیونکہ وہ تو قرآن پاک سے ہدایت حاصل نہیں کرتے۔کیونکہ وہ تو قرآن پاک کے سچ کو نہیں مانتے۔ وہ تو قرآن پاک کی ایک بات کو بھی نہیں مانتے۔ان کا کام اللہ تعالیٰ کو جھٹلانے کے سوا اور کوئی کام نہیں ہے۔رسول ﷺ کو جھٹلانے کے سوا کوئی کام نہیں ہے۔ان لوگوں نے اپنے مفسروں کو سچا کر دیا ہے۔اور اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول ﷺ کو جھٹلا دیا ہے۔اسی لیے قرآن پاک انہیں کافر کہہ رہا ہے۔

اِن آیات سے ثابت ہوا کہ قرآن پاک کے سچ کو سمجھنے کے لیئے تعلیم کتنی ضروری ہے اور اردو میں سمجھنا کتنا ضروری ہے اور قرآن پاک کے سچ کی اطاعت کے بغیر ہم ایمان والے نہیں بن سکتے بلکہ کافر ہیں ان آیات میں دوٹوک جواب ایمان والوں کے بارے میں موجود ہے کہ یہ ایمان والے لوگ ہیں۔اس کے علاوہ باقی سب کافر ہیں۔

سورہ زخرف آیات 66 تا 69 پارہ 25

جولوگ قیامت کے انتظار میں ہیں کہ ان پر اچانک آجائے اوران کوخبر تک نہ ہو۔اس دن سب دوست ایک دوسرے کے دشمن ہونگے ۔سوائے پرہیز گاروں کے ۔اے میرے غلاموں آج تمہیں کوئی خوف نہیں ہےاور نہ تم غمگین ہوگے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو ہماری آیات پرایمان لائے اورفرمانبر دار بن کررہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ قیامت والے دن پرہیز گاروں سے کہے گا اے میرے غلاموں آج تمہیں نہ کوئی خوف ہے اور نہ پریشانی ہوگی یہ وہ لوگ ہیں۔ جوایمان لائے یعنی جنہوں نے قرآن پاک کو سچ سمجھا اوراس کی اطاعت کی اور فرمانبردار بن کررہے۔

آپ نے غور کیا کہ قرآن پاک کے فرمابردار کوایمان والا کہا جاتا ہے۔بس ثابت ہوا کہ قرآن پاک کی اطاعت اور فرمابرداری کرنے والے کوایمان والا کہا جاتا ہے ۔یعنی اطاعت وفرمابرداری کا ایک ہی مطلب ہے۔

آئیں خواتین وحضرات اب نام نہاد مفسروں اورفرقہ پرستوں کا رسول ﷺ سے سلوک دیکھتے ہیں۔

سورہ کہف آیت 50 پارہ 15

اوور جب ہم نے فرشتوں سے کہا تھا۔ کہ تم آدم کوسجدہ کرو۔تو سب نے سجدہ کیا۔مگر ابلیس نے نہ کیا۔وہ جنات میں سے تھا۔اُس نے اپنے رب کے حکم کی نافرمانی کی ۔تو کیا تم اس کواوراسکی اولاد کومیرے سوا ولی بناتے ہو۔حالانکہ وہ تمھارا دشمن ہے۔ظالموں کے لیے بہت بُرا بدلہ ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔کہ اللہ تعالیٰ کہہ رہے ہیں ۔کہ شیطان نے میری بات نہ مان کرنافرمانی کی ۔تم ایسے نافرمانوں کومیرے علاوہ ولی نہ بنانا۔اللہ تعالیٰ کے تمام نافرمان جوقرآن پاک کی باتوں کا مطلب اُلٹ بتاتے ہیں۔ جواللہ تعالیٰ کی آیات کوجھٹلاتے ہیں۔ایسے لوگ شیطان ہیں اور شیطان کی اولاد ہیں۔ یہ لوگ ظالم ہیں ۔اور ہمارے دشمن ہیں۔

خواتین وحضرات

شیطان نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی تھی ۔تو نام نہاد مفسروں نے کونسی فرمابرداری کی ہے۔اللہ تعالیٰ نے سورہ ال عمرآن کی آیات 102 تا 103 کے پہلے حصے میں حکم دیا ہے۔ اے ایمان والو اللہ تعالیٰ سے ڈرو ۔جیسا کہ ڈرنے کا حق ہے۔ مرتے دم تک مسلم رہنا۔یعنی میرا فرمابردار رہنا۔ سب مل کر اللہ تعالیٰ کی رسی یعنی قران پاک کومظبوطی سے پکڑنا ۔اور فرقے نہ بنانا۔

خواتین وحضرات

نام نہاد مفسروں نے جب فرقے بنالیے تومسلم نہ رہے۔یعنی اللہ تعالیٰ کے فرمابردار نہ رہے۔اسلام سے نکل گئے ۔یعنی کافر بن گئے ۔یعنی نافرمان بن گئے ۔جس طرح شیطان نافرمان بنا تھا۔دونوں نے ایک ہی کام کیا ہے۔فرمابردار یعنی مسلم تو تب تھا۔کہ اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کرلیتا۔قرآن پاک کومظبوطی سے پکڑ لیتا۔مفسروں نے شیطان کی فرمابرداری کی ہے۔شیطان کے قدموں کی اطاعت کی ہے۔اور فرقہ پرستوں نے اسی کواپنا ولی یعنی مددگار بنالیا۔ایسے ظالموں کے لیے بہت برا بدلہ ہے۔انہوں نے قرآن پاک کے متضاد سارے کام کر کے شیطان کوخوش کیا ہے۔اللہ تعالیٰ کا توانہوں نے غضب ہی سمیٹا ہے۔

خواتین وحضرات

اللہ تعالیٰ نے کہا تھا ۔کہ مجھ سے ڈرنا ۔اور میرا فرمابردار رہنا۔نام نہاد مفسراللہ تعالیٰ سے بلکل نہیں ڈرے ۔نہ صرف یہ کام خود کیا بلکہ اس کام کے لیے فرقے بنالیے اور نافرمان بن گئے نہ صرف خود یہ کام کیا بلکہ اس کومشن بنالیا۔ تاکہ مرنے کے بعد بھی شیطان کا مشن جاری رہے۔اور شیطان کے قدموں کی اطاعت کرتے رہیں۔تو کیا آپ اللہ تعالیٰ کے دشمنوں کی اطاعت کریں گے۔دشمنی تو معاشرے کا ایک حصہ ہے۔ بلکہ اس دشمنی کا سبب اللہ تعالیٰ کے پیغام سے دشمنی ہوتی ہے۔

سورہ رعد آیات 16 تا 19 پارہ 13

آپ ﷺ کہہ دیں۔کہ آسمانوں اورزمین کا رب کون ہے۔ آپ ﷺ کہہ دوکہ اللہ تعالیٰ ہے آپ ﷺ کہہ دو۔کہ کیا تم نے اللہ تعالیٰ کے سوا ان کواولیاء بنا رکھا ہے۔جواپنے لیے نہ نفع کی قدرت رکھتا ہے۔اور نہ نقصان کی قدرت رکھتا ہے۔آپ ﷺ کہہ دو کہ کیا اندھے اورانکھوں والے برابر ہوسکتے ہیں۔یا کیا اندھیرا اور روشنی برابر ہے۔یا جولوگ اللہ تعالیٰ کے شریک بناتے ہیں۔انہوں نے بھی اللہ تعالیٰ کی طرح کچھ پیدا کیا ہے۔کہ ان پرتخلیق مشتبہ ہوگئی ہے۔کہہ دیجیے کہ اللہ تعالیٰ ہی ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے۔اور وہ ایک

ہے زبردست ہے۔
اُس نے آسمان سے پانی نازل کیا۔ پھراس سے ندی نالے اپنی اپنے اندازے کے مطابق بہہ نکلے۔ پھر سیلاب پر جھاگ اوپر آ گیا۔اور جس چیز کو آگ میں زیور یا کسی چیز کے بنانے کے لیے پگھلاتے ہیں۔اس پر ویسا ہی جھاگ اوپر آ جاتا ہے۔اسی طرح اللہ تعالیٰ سچ اور جھوٹ کی مثال بیان کرتا ہے۔ پھر جھاگ تو سوکھ کر یونہی ضائع ہوجاتا ہے۔لیکن لوگوں کے کام کی چیز جو نفع دیتی ہے۔وہ زمین میں باقی رہتی ہے۔اللہ تعالیٰ مثالیں بیان کرتا ہے۔
جنہوں نے اپنے رب کو قبول کرلیا۔ان کے لیے بھلائی ہے۔اور جن لوگوں نے اُسے قبول نہ کیا۔اگر وہ ان سب چیزوں کے مالک بھی ہوں۔جو زمین میں ہیں۔اور اُس کے ساتھ اس کے برابر اور بھی ہوجائیں۔تو وہ ضرور اپنی رہائی کے لیے دے ڈالیں۔ان سے بدترین قسم کا حساب لیا جائے گا۔اور ان کا ٹھکانہ دوزخ ہے۔اور وہ بہت بُری جگہ ہے۔کیا وہ انسان جو یہ علم رکھتا ہے۔کہ جو کچھ آپ ﷺ پر آپ کے رب کی طرف سے نازل ہوا ہے۔سچ ہے۔وہ اُس کی طرح ہوسکتا ہے۔جو اندھا ہے۔بیشک عقل والے ہی نصیحت حاصل کرتے ہیں۔
خواتین وحضرات
آپ نے دیکھا۔کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ یعنی سچ کی مثال بیان کرتا ہے۔سچ اللہ تعالیٰ کا بھی صفاتی نام ہے اور قرآن پاک کا بھی۔
دنیا کی ساری باتیں قرآن پاک کے مقابلے میں جھوٹ ہیں اور قرآن پاک کی باتیں سچ ہیں۔جب قیامت آئے گی۔تو سارے کلام ختم ہوجائیں گے سوائے قرآن پاک کے قرآن پاک کی باتیں سونا ہیں اور باقی باتیں جھاگ ہیں۔
اسی طرح اللہ تعالیٰ کی زات خالق کی ہے اور باقی تمام جھوٹ ہے۔ ہر چیز ختم ہوجانے والی ہے سوائے اللہ تعالیٰ کی زات کے۔اس طرح اللہ تعالیٰ سونا ہے۔یعنی باقی رہنے والی زات ہے اور اس کے علاوہ باقی جھاگ ہے۔

سورہ فاطر آیت 10 پارہ 22
اور جو عزت چاہتا ہو تو عزت ساری اللہ تعالیٰ کے لیے ہے۔اس کی طرف پاک کلام چڑھتا ہے۔اور صالح اعمال اسے اوپر اُٹھاتے ہے اور جو لوگ بری تدبیریں کرتے ہیں۔ان کے لیے سخت عذاب ہے۔اور ان لوگوں کی سب تدبیریں ناکام ہوجائیں گی۔
خواتین وحضرات
آپ نے دیکھا۔کہ اللہ تعالیٰ کہہ رہے ہیں۔اور جو عزت چاہتا ہو تو عزت ساری اللہ تعالیٰ کے لیے ہے۔اس کی طرف پاک کلام یعنی قرآن پاک پر عمل کا اجر چڑھتا ہے
۔اور صالح اعمال اسے اوپر اُٹھاتے ہے اور جو لوگ بری تدبیریں
کرتے ہیں۔ان کے لیے سخت عذاب ہے۔اور ان لوگوں کی سب تدبیریں ناکام ہوجائیں گی۔

احاطہ کتاب

قرآن پاک رسول کی آواز ہے۔

سورہ انبیاء آیات 45 پارہ 17
آپ ﷺ کہہ دو کہ بے شک میں تمھیں وحی کے زریعے خبردار کررہا ہوں۔اور بہرے پکار کو نہیں سنا کرتے جب انہیں خبردار کیا جاتا ہے۔
خواتین وحضرات
آپ نے دیکھا کہ رسول ﷺ قیامت تک آنے والے لوگوں سے خطاب کررہے ہیں۔رسول ﷺ فرماتے ہیں۔کہ بے شک میں تمھیں وحی کے زریعے خبردار کررہا ہوں اور بہرے پکار کو نہیں سنا کرتے جب انہیں خبردار کیا جاتا ہے۔
خواتین وحضرات
یہ قرآن پاک رسول کی آواز ہے۔

رسول ﷺ نے قیامت تک اس وحی کے زریعے خبردار کیا ہے۔مگر مرتد یعنی فرقہ پرست رسول ﷺ کی پکار نہیں سنتے۔

سورہ رعد۔آیت 19۔پارہ نمبر 13

کیا وہ انسان جو علم رکھتا ہے کہ جو کچھ آپ ﷺ پر آپ کے رب کی طرف سے نازل ہوا ہے۔وہ سچ ہے اُس کی طرح ہو سکتا ہے جو اندھا ہے بے شک عقلمند ہی نصیحت پکڑتے ہیں۔

خواتین وحضرات!

اللہ تعالیٰ نے دو انسان دکھائے۔اور پھر پوچھا کہ کیا وہ دونوں ایک جیسے ہیں۔ایک انسان وہ ہے۔جس کے پاس قرآن پاک کا سچا علم ہے۔اور دوسرا وہ ہے۔جو اندھا ہے۔یعنی جس کے پاس قرآن پاک کا سچا علم نہیں ہے۔وہ بھی اندھے کی طرح ہے۔کیونکہ دنیا میں رہنے کے لیے دونوں کے پاس روشنی نہیں ہے۔ کیا آپ نے اس مثال سے عقل حاصل کی۔کیا ہم اندھے ہیں یا قرآن پاک کا سچا علم جاننے والے اور اس کی قدر کرنے ولے ہیں۔

سورۃ مدثر۔آیات 48 تا 56۔پارہ نمبر 29

اس وقت سفارش کرنے والوں کی کوئی سفارش ان کے کسی کام نہ آئے گی۔آخر ان لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ یہ اپنی نصیحت یعنی قرآن پاک سے منہ موڑ رہے ہیں۔جسے وہ جنگلی گدھے ہوں۔جو شیر سے ڈر کر بھاگ پڑتے ہیں۔بلکہ ان میں سے تو ہر ایک یہ چاہتا ہے کہ اسے کھلی ہوئی کتاب دی جائے۔ہرگز نہیں بلکہ یہ آخرت سے نہیں ڈرتے۔ہرگز نہیں یہ تو ایک نصیحت ہے۔اب جس کا دل چاہے اسے قبول کرے اور یہ کوئی سبق حاصل نہ کریں گے۔مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ ایسا ہی چاہے۔وہی اس بات کا اہل ہے کہ اس سے ڈرا جائے اور وہی معاف کرنے کا اہل ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں قیامت والے دن کوئی ان کے کسی کام نہیں آئے گا۔کیونکہ لوگ قرآن پاک کی نصیحت سے منہ موڑے ہوئے ہیں۔آخر ان کو کیا ہو گیا ہے کہ یہ اپنی نصیحت یعنی قرآن سے منہ موڑے ہوئے ہیں۔جیسے وہ جنگلی گدھے ہوں۔جو شیر کی آہٹ سے بھاگ پڑتے ہیں۔

ان آیات میں لوکوں کا رویہ قرآن پاک سے دکھایا گیا ہے کہ لوگ قرآن پاک سے اس طرح ڈرتے ہیں جیسے جنگلی گدھے شیر سے ڈرتے ہیں۔جنگلی گدھے تو شیر سے اس لیے ڈرتے ہیں کہ وہ انہیں پھاڑ کر کھا جاتا ہے مگر یہ لوگ قرآن پاک سے کیوں ڈرتے ہیں۔یہ قرآن پاک تو لوگوں کے لیے نصیحت ہے۔اب جس کا دل چاہتا ہے اسے قبول کرے۔

سورہ بقرہ آیات 119 تا 121۔پارہ 2

بیشک ہم نے آپ ﷺ کو سچ کے ساتھ خوشخبری سنانے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے۔آپؐ سے جہنم والوں کے بارے میں سوال نہ ہوگا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں کہ آپؐ سے جہنم میں جانے والوں کے بارے میں کوئی سوال نہ ہوگا۔کیونکہ آپؐ کو سچ یعنی قرآن پاک کے ساتھ ڈرانے والا اور خوشی والی باتوں سے آگاہ کرنے والا رسول بنا کر بھیجا گیا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ جس کے پاس قرآن پاک کا سچا علم نہیں ہوگا۔ایسے جنگلی گدھے جو جہنم میں جانے والے ہیں۔ان کے بارے میں رسول ﷺ سے سوال نہیں ہوگا۔ کیوں کہ انہوں نے رسول ﷺ کی پکار کو دنیا میں سنا ہی نہیں۔وحی کو سنا ہی نہیں۔اور بہرے بنے ہوئے تھے۔ اور قرآن سے نصیحت نہیں پکڑتے تھے۔اس لیے رسول ﷺ کا ان سے کوئی تعلق نہیں۔

سورہ انعام۔آیت 159 پارہ 8

بیشک جن لوگوں نے اپنے دین میں فرقے بنا لیے اور گروہ بن گئے ہیں آپ ﷺ کا ان سے کوئی تعلق نہیں بیشک ان کا معاملہ اللہ تعالیٰ کا ہے پھر وہ ان کو خود بتائے گا کہ وہ کیا کر رہے تھے۔

خواتین وحضرات !

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے فرقہ بنانے والے لوگوں سے رسول ﷺ کی لاتعلقی کا اعلان کر دیا ہے رسولؐ کا ایسے لوگوں سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ یاد رکھیں کہ فرقے بنانے والے لوگ رسولؐ کے کچھ نہیں لگتے یہ اعلان لاتعلقی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہمارا تعلق رسول ﷺ سے قائم ہو تو آج ہی فرقہ چھوڑ کر توبہ کر کے اللہ تعالیٰ کی رسی کو مظبوطی سے پکڑ لیں۔ ہمیں کب سمجھ آئے گی کہ رسول ﷺ اللہ تعالیٰ کی کتاب لے کر آئے تھے۔